هُوالکل ۷۸۶ یامُعین

تسخیر مہروقہر

ہر دکھ کی دوا، تمام دُنیا کے نامور مشائخ کے مجرب

اعمال حزب البحر

نوشتہ

امام المشائخ، مرشد کامل، شمس العلماء مصوّر فطرت

حضرت خواجہ سیّد حسن نظامی دہلویؒ

خواجہ حسن نظامی میموریل سوسائٹی

خواجہ ہال، درگاہ حضرت خواجہ سیّد نظام الدّینؒ اولیاؒ نئی دہلی

نقول لوٗ الحمد للہ رب العلمین ہ والصلوۃ والسلام علی عبدہٖ المحمود الحامد المحمد الامر والمامور والاربین اللہ الاحد ط اللہ یصلی علیہ والملٰئکۃ یصلون علیہ والافلاک والارواح الظاہر والباطن کلھم یصلون ویسلمون علی النبی ط۔

فیا ایھا الذین اٰمنوا و یا ایھا الذین اسلموا صلوا علیہ وسلموا علیہ وعلی اٰلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین ط۔

اما بعد! یہ رسالہ دعائے حزب البحر کے طریق عمل اور مختلف تشریحات کے لیے مرتب کیا جاتا ہے، طبقہ صوفیائے کرام میں اور ان لوگوں میں جو اگرچہ صوفی نہیں ہیں مگر عملیات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ حزب البحر سینکڑوں برس سے لاکھوں آدمیوں کے ورد میں رہتی چلی آئی ہے۔

دنیائے اسلام میں حزب البحر کے ہزارہا ایسے عامل گزرے ہیں جن کے کمالات کے افسانے اگر بیان کیے جائیں تو نئی روشنی کے لوگ چھی کہہ کر تیوری پر بل ڈال لیں یا مسکرائیں اور منہ پھیر لیں اور کہیں سب توہمات کی باتیں ہیں اور دماغی کمزوریاں ہیں لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ زمین کے اوپر درحقیقت حزب البحر کے بڑے بڑے عامل گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں، جو اس دعا کی تاثیر سے عادت اور فطرت کے خلاف عجیب و غریب کرشمے دکھا سکتے ہیں یعنی اس دعا کی قوت سے بڑے سے بڑے طاقتور انسان کو ہلاک کرسکتے ہیں اور غیبی خزانوں پر قبضہ پا سکتے ہیں اور جس سنگ دل جفا کار کو مطیع و فرماں بردار اور کوڑیا غلام بنانا چاہیں بنا سکتے ہیں۔

ملک شام کے شہروں اور بلاد افریقہ میں خصوصاً مراکو میں فن اعمال کے کامل بکثرت موجود ہیں، ہندوستان میں بھی کمی نہیں ہے مشہور اور اونچی دکانوں کی نسبت

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اعمالِ حزب البحر

تسخیرِ مہر و قہر!

نئی روشنی والوں کے لیے اطمینان

دلوں کے لیے پیامِ تسلّی

یَا عِبَادَ اللهِ! اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ط

اَيُّهَا النَّاسُ! اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ط

اَللهُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط اَللهُ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْبَرَّ وَالْبَحْرَ ط هُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَالرُّوْحَ عَلَيْكُمْ بِاِذْنِهِ اَلْاَكْبَرُ ط فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ط مَا يَفْتَحِ اللهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ط ذٰلِكُمُ اللهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَلَهُ الثَّنَآءُ وَالتَّحِيَّاتُ كُلُّهَا ط

تو کہہ نہیں سکتا کہ ان میں پکوان پھیکے ہیں یا میٹھے ہیں۔ لیکن یہ دعویٰ ذاتی مشاہدات کی بنا پر کر سکتا ہوں کہ ہندوستان کے ظلمات میں جگہ جگہ آبِ حیات کے چشمے بہہ رہے ہیں۔

یہ تو سب مانتے ہیں کہ انسان کا وجود بجائے خود ایک چھوٹی سی دنیا ہے، مخلوقات کے ہر حصے کا نمونہ پیکرِ انسان میں موجود ہے۔ اور یہ جو کچھ رات دن، روشنی، تاریکی، سردی گرمی، تری، خشکی کے جلوے بیرونی دنیا میں ابنِ آدم دیکھ رہا ہے یہ سب اس کے اندر اگر وہ دیکھے تو پائے جاتے ہیں۔ جس طرح وہ اپنے جسم کے ظاہری انتظام کے لیے ہاتھوں سے پکڑتا، پیروں سے چلتا، آنکھوں سے دیکھتا، کانوں سے سنتا، ناک سے سونگھتا، زبان سے چکھتا اور بولتا ہے۔ اور جس طرح دماغ سے سوچ کر روٹی، کپڑے گھر بار کے لیے ساز و سامان کرتا ہے۔ اسی طرح اس کے جسم کے اندر ایک چیز ہے جو اندرونی آنکھوں سے دیکھتی ہے، اندرونی کانوں سے سنتی ہے اندرونی پاؤں سے چلتی ہے، اندرونی زبان سے چکھتی ہے اور اندرونی دماغ سے قوائے باطن پر حکمرانی کرتی ہے۔ اہلِ طب کی اصطلاح میں اس کو طبیعت کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ طبیعت مدبرِ بدن ہے، یعنی ہمارے جسم کی بادشاہت اور حکمرانی کی تدبیریں طبیعت کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ خود مختار ہے اور نئی روشنی کی پارلیمنٹ وہاں نہیں پائی جاتی۔ شخصی حکومتوں کی طرح شاہ بدن طبیعت کو وزیروں اور مشیروں کی ضرورت ہے۔ لیکن حکم احکام میں وہ کسی کی پابند نہیں ہے۔

اربابِ شریعت اور طریقت کی اصطلاح میں اس طاقت کا کچھ اور نام رکھا گیا ہے۔ حضرت امام فخر الدین رازیؒ، درّ المکنون میں فرماتے ہیں۔

"ہر آدمی کے ساتھ ایک نفسِ فلکی پیدا کیا گیا ہے۔ جو اس کی اندرونی حالتوں کا نگراں ہے"

دوسری جگہ فرمایا ہے "جو شخص علم و فلسفہ کا کمال حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو

نفس فلکی کا مسخر کرنا لازمی ہے"۔

نفس فلکی کی تسخیر چند طریقوں اور اعمال کے ماتحت ہے، جب یہ مسخر ہو جاتا ہے تو روح فلکی نمودار ہوتی ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں جگہ جگہ آیا ہے، چنانچہ ایک جگہ ارشاد فرمایا:- " نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ " دوسری جگہ ارشاد ہے" فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ " انہی فلکی ارواح کا نام شریعت کی زبان میں ملائکہ، جبرئیل عزرائیل، اسرافیل، میکائیل وغیرہ ہے۔

یہ آسمانی روحیں بحکم ربانی جسم انسانی کے اندر طبیعت، نفس مطمئنہ، نفس فلکی یا اور جو نام مقرر کر لیا جائے حکومت کرتی ہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ ملائکہ کا وجود خارجًا کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ میں اس وقت کائنات کی تاثیر پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جن ذرائع سے عالم باطنی میں تاثیرات کی دنیا آباد کی ہے۔ ان کا بیان کرنا مقصود ہے۔

ظاہر میں ہم دیکھتے ہیں، پانی ہمارے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔ سورج کھیتی کی پرورش کرتا اور پھلوں کو پکاتا ہے۔ اسی لیے قرآن شریف میں ارشاد ہوا کہ ہم نے تمھارے لیے ہوا، سورج، پانی وغیرہ کو مسخر کر دیا ہے۔ مگر ان کی تسخیر پر بھروسہ کر کے کنوئیں سے پانی کھینچ کر کھیت میں نہ دے، یا چھت کے سائے کے نیچے دیواروں کی آڑ میں یہ سمجھ کر کاشتکاری شروع کر دے کہ پانی، ہوا، سورج میرے مسخر ہیں، پانی خود بخود آجائے گا۔ سورج کی روشنی آپ سے آپ گھر کے اندر پہنچے گی، اور ہوا دیواروں کے پردے کے اندر خود ہی آجائے گی۔ تو یہ اس کی سخت نادانی ہو گی، کیونکہ خدا نے ہر چیز کی تسخیر انسان کے کسب اور عمل پر منحصر رکھی ہے، جب تک سورج کی روشنی، کنوئیں کے پانی اور آسمان کی ہوا کو اسباب ظاہری سے حاصل نہ کیا جائے گا، ان کا ہاتھ آنا محال ہو گا۔ اسی طرح طبیعت انسانی کو مدبّر

اور پرورش کنندہ جسم ہے، لیکن جب تک ظاہری ہاتھوں سے کماکر اور دانتوں سے چباکر غذا نہ کھائی جائے گی، طبیعت اندرونی انتظام ہرگز نہ کر سکے گی۔

ایسے ہی طبیعت کی اندرونی تربیت کے لیے ایک دوسری غذا درکار ہوتی ہے جو اس کے باطنی دماغ، آنکھ، ناک اور ہاتھ پاؤں میں طاقت دیتی ہے اور وہ غذا ذکر الٰہی دعائیں اور اعمال عبادت ہیں۔ چونکہ ہر مخلوق کی حیات ظاہری اور باطنی کا انحصار اس کے خالق پر ہے، اس واسطے جب انسان جو باعتبار وجود ظاہری شکل مخلوق ہے۔ خدا کا ذکر کرتا ہے۔ اپنی امیدوں کا مرکز اس کو سمجھتا ہے۔ اور یقین کرتا ہے کہ جو کچھ کریگا خدا کرے گا، جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے، تو اس کی روح فلکی میں ایک خاص قوت اور استعداد پیدا ہوگی۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ خدا کی سب طاقتیں اس کے وجود منور میں منعکس ہونے لگیں گی۔ اور پھر اس میں یہ قدرت ہو جائے گی کہ وہ دیکھے جس کو خدا دیکھتا ہے اور وہ کرے جو خدا کرتا ہے۔ حدیث قدسی میں اس کو یوں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے اور عبادات ومجاہدہ سے مجھ تک پہنچتا ہے تو میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں۔ وہ مجھ سے دیکھتا ہے، میں اس کی زبان بن جاتا ہوں وہ مجھ سے بولتا ہے وغیرہ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت اور اعمال حسنہ سے جب انسان میں یزدانی صفات پیدا ہو جاتی ہیں تو لامحالہ وہ دعائیں اور اعمال جن میں خدا پرستی اور خدا شناسی کے جلوے ہوں ان میں یقیناً ان آثار کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ اور یہی آثار وہ تاثیریں ہیں جن کے وجود کو دعا تعویذ میں ہم تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔

جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سب نیک و بد خدا کے اختیار میں ہے تو ہم کو یہ بھی

ماننا چاہیے کہ خدا کا ذکر کرنے اور اس سے دعا مانگنے میں ضرور اثر ہوگا۔

مادی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ الفاظ اپنا اثر فوراً دکھا دیتے ہیں۔ مثلاً کسی کی خوشامد کی جائے تو باوجود غیظ و غضب کے وہ نرم ہو جاتا ہے، اور کسی کو برا بھلا کہا جائے تو وہ طیش میں آگ بگولہ بن جاتا ہے، یا مثلاً ایک بات اگر معمولی حیثیت اور معمولی قابلیت کا آدمی اپنے الفاظ میں کہے اور وہی بات ایک دوسرا لائق و فائق شخص اپنے الفاظ میں ادا کرے تو آخر الذکر کا اثر پہلے سے زیادہ ہوگا، گو مقصود دونوں کا ایک تھا لیکن الفاظ اور حیثیت کے فرق نے اثر میں فرق ڈال دیا۔ یا مثلاً ایک شعر کسی بری آواز والے کی زبان سے نکلے تو سننے والے پر اس کا اتنا اثر نہ ہوگا جتنا ایک خوش گلو اور شعر سے واقف کار آدمی کے پڑھنے سے ہوگا۔

اسی پر اعمال و دعاؤں کو قیاس کرنا چاہیے۔ کہ جن لوگوں نے اپنی طبیعت کو باطنی مجاہدات اور ریاضت سے مضبوط کر لیا ہے، وہ اپنا باطنی اثر نہایت عمدگی سے کام میں لا سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف جنھوں نے کسب اور عمل سے روح میں کوئی کمال پیدا نہیں کیا، وہ کوئی نمایاں کام نہیں کر سکتے۔ آج کل کے مادی زمانے میں الفاظ کی طاقت ہے، اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ جتنا کوئی شخص اپنے خیال اور ارادے کو لفظوں میں ادا کرنے پر قادر ہوگا اتنا ہی اس کو فائدہ پہنچے گا، ان دنوں حکومتیں تلوار، بندوق توپ، و سنگین کے بل پر نہیں چلتیں، بلکہ لفظی سیاست پر ان کا دار و مدار ہے جس حکومت میں حاکم و محکوم کے درمیان لفظوں کی عمدگی سے استعمال کرنے والے اور سیاسی نشیب و فراز کے موافق الفاظ کو ادا کرنے والے زیادہ ہیں، وہی حکومت کامیاب اور بامراد سمجھی جاتی ہے۔ عملیات میں بھی یہی ہے کہ جس شخص کے پاس کوئی ایسا عمل ہے جس کی

بندش اور الفاظ عبد و معبود کے تعلقات کے قریب اور موافق ہوں ان کا اثر بہت ہوتا ہے۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض اعمال اور دعائیں ایسی ہیں جن کے الفاظ اور ترتیب مہمل اور بے معنی مگر تاثیر لاجواب ہوتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک بادشاہ کسی امیر وزیر کی زبان سے کوئی مدعا سننا چاہیے تو آداب و القاب کی عبارت میں سنتا ہے۔ اور اس کا مقصد پورا کرتا ہے لیکن اگر کوئی دیہاتی یا دہقانی اپنی بے ربط و بے سر و پا زبان میں اظہار مطلب کرتا ہے۔ تو وہ بھی محروم نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی مختلف شانیں ہیں۔ اس کو جس طریق سے پکارا جائے اور جس حیثیت کا شخص اس کو پکارے وہ اس کو جواب دیتا ہے۔

یہاں مقصود یہ ہے کہ دعا اور عمل کی تاثیر کو ثابت کیا جائے، سو یہ بات بالکل نمایاں ہو گئی کہ عملیات کسب اور ریاضت اور دعا خلوص و صداقت سے کی جائے تو اس میں ضرور اثر ہوتا ہے۔

حزب البحر میں تمام اوصاف موجود ہیں۔ اور اس کے الفاظ بھی نہایت اعلیٰ ہیں۔ اس کی ترتیب بھی نہایت موزوں ہے۔ اس کے مطالبات بھی انسان کی تمام ضروریات ظاہری اور باطنی پر حاوی ہیں۔ آدمی کو دنیا میں ایک چیز کی ضرورت ہے۔ جس کے نام خوشی، سرور، اطمینان، شانتی، نروان، وغیرہ ہیں۔ گویا خوشی ایک مقصود ہے۔ جو مختلف ذرائع سے حاصل کی جاتی ہے، دوستی، دشمنی، اسی خوشی کی خاطر ہے۔ عشق و محبت کا سلسلہ سرور و اطمینان کی بنیاد پر ہے۔ خواہش اولاد، طلب عزت سب کا نتیجہ خوشی ہے۔ ایک آدمی دست غیب کا خواہشمند ہے۔ یعنی وہ چاہتا ہے کہ خدا کے غیبی خزانے سے اتنا اس کو ملے کہ وہ خوب اچھا کھائے، اچھا پہنے، اچھے مکان میں رہے۔ اچھی سواری میں سوار ہو

نوکر چاکر اس کی خدمت کے لیے حاضر رہیں، یہ خواہش اس کو کیوں ہوتی ہے؟ اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ جب یہ سامان ہوں گے تو لوگ اس کی عزت کریں گے اور جب عزت کی جائے گی تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے دل میں ایک خوشی کی کیفیت پیدا ہوگی، اور آدمیوں میں باہمی دشمنی بھی ان ہی وجوہات سے قائم ہوتی ہے۔ یعنی ایک شخص دوسرے کو اچھا کھاتا پہنتا اور خوش و خرّم دیکھنے سے حسد کرتا ہے اور حسد باعث دشمنی بن جاتا ہے یا ایک شخص دوسرے کی عزت و آبرو نہیں دیکھ سکتا، گویا اس کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ نعمت جس کا نتیجہ خوشی ہے مجھ کو نصیب ہوتی، اس کو نہ ہوتی۔ یا اولاد جو اس کے ہاں ہے کاش میرے ہاں ہوتی۔ قصّہ مختصر دنیا کے کارخانے میں جو کچھ ہو رہا ہے خواہ دینی ہو یا دنیاوی خوشی اور اطمینان کے لیے ہو رہا ہے۔ اور چونکہ کامل خوشی اور اطمینان بغیر اس کے حاصل نہیں ہو سکتا کہ انسان کی روح ذات الہٰی سے تقرب حاصل کرے، اس واسطے حزب البحر میں انسان کی تمام ضرورتوں اور حاجتوں کو مدنظر رکھ کر جو اس کو پیش آتی ہیں قرآن و حدیث سے الفاظ لے کر یہ دعا مرتب کی گئی ہے، آخر میں حزب البحر کا بزبان اردو جو مفہوم لکھا گیا ہے اس کو پڑھ کر وہ لوگ جن کو عربی زبان نہیں آتی وہ میرے دعوے کی تصدیق کریں گے، کہ دعائے حزب البحر میں کوئی چیز ایسی باقی نہیں رکھی گئی جس کی ضرورت انسان کو پیش آتی ہے یعنی آدمی کی سیاسی، تمدنی، ملکی، روحانی، علمی، عشقی تمام خواہشوں کا خیال رکھ کر یہ دعا مرتب کی گئی ہے۔

یہ امر مصنّف کی لیاقت باطنی اور مکاشفہ لدنّی کو ظاہر کرتا ہے، کہ جس فقرے میں کوئی مقصد ادا کیا ہے تو اس کے قریب میں ایک ایسی آیت جس کا تعلق اس مقصد سے ہو یا جس کی برکت اس مراد کے شامل حال ہو لکھ دی ہے۔ کہنے کو یہ ایک ذہنی قابلیت کہی

جائے گی۔ لیکن درحقیقت اس کو ذہن وذکاوت سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ ایک غیبی تائید ہے جو مصنّف حزب البحر کو عطا ہوئی تھی۔

حزب البحر کی ضرورت اس زمانے کو

میرا عقیدہ ہے کہ آج کل کے زمانے میں جب کہ ایشیائی قومیں خصوصاً ہندوستانی مسلمان زوال دولت وحکومت کے سبب پریشانی وافسردگی میں مبتلا ہیں۔ حزب البحر جیسی بے مثل اور بے نظیر دعا کا گھر گھر رواج ہونا چاہیے۔ مگر وہ رواج ایسا ہو کہ لوگ اس کی عظمت و حقیقت اور اس کی تاثیر کو اچھی طرح سمجھیں اور محض عربی الفاظ کے اوپر نہ رہیں، اس کے معانی بھی ذہن نشین کریں۔ تاکہ دلوں میں ذوق اور محبت الٰہی پیدا ہو، اور جس قوم کے افراد میں خدا پر بھروسا اور توکل کرنے کی عادت جاری ہوگی وہ بہت جلد اوج ترقی پر پہنچ جائے گی، گو آج کل کے بعض ایشیائی یورپ کی مادی ترقیوں کو دیکھ کر یہ سمجھنے لگے ہیں کہ روحانی باتوں کا عقیدہ پستی اور زوال کی طرف لے جاتا ہے لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے ایشیا کی روحانی قومیں محض اس لیے تباہ وبرباد ہوئیں کہ انھوں نے اپنے مذاہب میں تمادی ایام کے بعد ذاتی اغراض کو شامل کر کے روحانیت کو بالکل خلط ملط کر دیا، مذہب کا یہ منشاء ہرگز نہ تھا کہ خدا اور اس کی غیبی عنایتوں پر بھروسہ کر کے دنیا کے کام چھوڑ دیئے جائیں، نہیں۔ دنیا کے کام اسی طریقے اور اسلوب سے ہونے چاہئیں، جس طرح دنیا میں ہوتے ہیں، مگر ان کی تکمیل کا بھروسہ خدا پر رکھنا چاہیے، اور وہ بھروسہ یوں ہی کہہ دینے سے حاصل نہیں ہو جاتا ہے اس میں کسب اور عمل کی ضرورت ہے۔ اور وہ کسب اور عمل یہی ہیں کہ جن میں سے ایک دعا حزب البحر کو آج بتایا جاتا ہے۔

حزب البحر حضرت قطب الاولیاء علی ابن عبد اللہ ابو الحسن الشاذلی کی تصنیف ہے۔ جو قریہ غمارا میں ۵۷۱ھ میں پیدا ہوئے، اور ۶۵۶ھ میں بمقام صحرائے عیذاب ساحل کے قریب رحلت فرمائی۔ اگرچہ یہ دعا شاذلیہ خاندان کے ایک بزرگ کی ہے۔ لیکن تمام خاندانوں کے بزرگوں اور مشائخ عظام نے اس کا ورد اپنے ہاں جاری رکھا ہے چنانچہ ہندوستان میں سلسلہ قادریہ، نقشبندیہ چشتیہ، سہروردیہ، کے نامور منتسلین میں اس کے رواج کے ثبوت موجود ہیں اور آج تک کوئی گھرایسا نہیں ہے جس کی ملک میں کسی سلسلہ کی نسبت سے وقعت کی جاتی ہو۔ اور وہاں حزب البحر کا عمل جاری نہ ہو۔ اب آخر زمانے میں قطب وقت حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادیؒ حزب البحر کے بہت بڑے عامل تھے۔ ایسے ہی حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ بھی اس کے ممتاز عاملوں میں سے تھے، پھلواری شریف میں عارف کامل حضرت شاہ بدرالدین چشتی قادریؒ اور قبلہ وکعبہ حضرت مولانا سید شاہ سلیمان صاحب چشتی قادریؒ، اور گولڑہ شریف میں قبلہ وکعبہ حضرت مولانا پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامیؒ حزب البحر کے خاص عاملین مانے جاتے تھے، غدر سے پہلے دہلی میں کئی بزرگ حزب البحر کے بہت بڑے عامل تھے جن کے قصے جگہ جگہ مشہور ہیں۔ ذیل میں چند واقعات درج کیے جاتے ہیں جن کا تعلق غدر سے پہلے اور بعد کے زمانے سے ہے۔ امید ہے کہ ناظرین ان واقعات کو غور سے دیکھیں گے۔ اور ان کے دل میں حزب البحر کی صداقت و عظمت پیدا ہو گی۔

حزب البحر نے پھانسی سے زندہ اُتار لیا!

راقم درویش سے حضرت والد ماجد نے فرمایا کہ جب غدر ہوا اور انگریزوں نے دہلی کے سامنے پہاڑی پر مورچے لگائے تو درگاہ شریف حضرت محبوب الٰہیؒ میں ایک بہت اچھے درویش رہتے تھے۔ جو حزب البحر کے عامل تھے اور ان کے کمالات کی بڑی دھوم تھی، کسی نے ان سے عرض کیا کہ جناب آپ کا عمل کس دن کام آئے گا، اسلامی حکومت تہلکے میں پڑی ہوئی ہے، اور مسلمان گرداب بلا میں پھنسے ہوئے ہیں، دعائے حزب البحر پڑھیے تاکہ کفار پر آسمانی ہلاکت نازل ہو، اور مسلمان ان کے پنجے سے رہائی پائیں، یہ سن کر شاہ صاحب آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا میاں حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا قصہ سنا ہے حضرت موسیٰؑ صاحب شریعت تھے، پیغمبر تھے، خدا سے باتیں کرتے تھے ان تمام درجوں کے باوجود چند خاص بھید اور قدرت کے راز ان سے مخفی رکھے گئے تھے، چنانچہ جب خضرؑ کا ساتھ ہوا، اور حضرتؑ نے کشتی میں سوراخ کر دیا۔ تو حضرت موسیٰؑ شرع پیغمبری کے تقاضے سے ظاہری قصور کو دیکھ کر ناراض ہونے لگے، اور فرمایا کہ جن لوگوں نے بغیر کرایہ لیے ہم کو ناؤ میں سوار کر لیا، ان کو خواہ مخواہ نقصان پہنچانا اور کشتی کو عیب دار بنا دینا، خاص کر یہ کہ تمام اہل کشتی کو ڈبو دینے کا سامان کر دینا کونسی آدمیت کی بات ہے۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا تم ان غیبی باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ میرا تمہارا ساتھ نبھنا مشکل ہے، میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میری باتوں میں دخل نہ دینا اگر تم کو میرے ساتھ رہنا ہے تو صبر و اطمینان سے چپ چاپ ساتھ چلے آؤ، پوچھ گچھ سے سروکار نہ رکھو، حضرت موسیٰؑ نے معذرت کی، اور کہا آئندہ ایسا نہیں ہونے کا۔

کشتی سے اتر کر چلے، دیکھا چند لڑکے کھیل رہے ہیں. ان میں جو لڑکا سب سے زیادہ خوبصورت تھا. اس کو حضرت خضرؑ نے اٹھا کر زمین پر دے مارا اور چھری سے ذبح کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ کو کہاں تاب تھی، بے قرار ہو کر بولے، ہا ہا، اس معصوم بچے نے تمہارا کیا کیا تھا، تم نے ناحق ایک بے گناہ کو مار ڈالا، خضرؑ بولے، دیکھو میں نہ کہتا تھا، پھر تم نے دخل در معقولات کی، موسیٰؑ نے کہا مجھ سے غلطی ہوئی، اب آئندہ نہ پوچھوں گا۔

آگے بڑھے اور ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں نے ان دونوں کو نہ ٹھہرنے دیا نہ کھانے پینے کی خبر لی. مجبوراً یہ دونوں بھوکے پیاسے بستی کے باہر ایک دیوار کے نیچے پڑے، صبح اٹھے دیکھا کہ وہ دیوار بہت جھکی ہوئی ہے۔ قریب ہے کہ گر پڑے، حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا، آؤ اسے ٹھیک کر دیں، چنانچہ دونوں نے مل کر دیوار کو سیدھا کر کے بنا دیا۔ جب بنا چکے تو حضرت موسیٰؑ نے کہا تم نے بھی کیسا فضول کام کیا ہے، جن گاؤں والوں نے روٹی ٹک کو نہ پوچھا ان کے ساتھ یہ سلوک، کاش محنت کے بدلے گاؤں والوں سے بطور مزدوری کے کچھ لے لیتے۔ حضرت خضرؑ نے کہا لیجیے جنابؑ بس خدا حافظ، میرا تمہارا ایک جگہ گزر ہونا مشکل ہے میں پہلے ہی کہتا تھا کہ تم سے صبر نہ ہو سکے گا اور میری باتوں میں دخل دو گے، لو میں ان تینوں باتوں کا بھید تم کو بتلائے دیتا ہوں، سنو! خدا کے بہت سے کام ایسے ہیں جن کا عمل درآمد ایک مخفی جماعت کے ہاتھ میں ہے، اور میں اسی آخری گروہ میں ہوں۔

کشتی کا واقعہ یہ ہے کہ اس کے مالک بہت غریب اور نیک پارسا لوگ تھے، جن کی گذر اوقات کا انحصار ناؤ کے کرائے پر تھا، جس مقام پر یہ کشتی جا رہی تھی، اس کے راستے میں ایک ایسا شہر آتا تھا جہاں کا بادشاہ بڑا ظالم تھا، اور نئی کشتیوں کو چھین لیتا تھا، اس

واسطے میں نے اس کشتی میں سوراخ کر کے عیب دار بنا دیا، تاکہ یہ غریب اس کے ظلم سے محفوظ رہیں، اور ظالم کشتی کو عیب دار دیکھ کر نہ چھینے۔

لڑکے کے قتل کی یہ وجہ ہے کہ لڑکے کے والدین بہت پارسا اور نیک تھے، مگر یہ لڑکا بڑا بدنصیب اور شریر اور بدوضع ہوتا، حکم الٰہی ہوا کہ اس کو مار ڈالو، ہم اس کے بدلے ماں باپ کو ایک اور لڑکی دیں گے جس کے بطن سے پیغمبر پیدا ہوگا۔

دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس کے نیچے چند یتیموں کا خزانہ تھا، دیوار گر پڑتی تو یتیموں کا حق دوسرے لے جاتے۔ اس واسطے میں نے اس کو بنا دیا۔

شاہ صاحب نے فرمایا، یہ قصہ قرآن شریف میں ہے، سب مسلمانوں کا اس پر ایمان ہے، مگر اس میں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا کو اس کی کیا ضرورت تھی کہ کشتی کو عیب دار کرا کے ظالم سے بچایا اور بچے کو قتل کرا کے اس کے والدین پر رحمت کی اور دیوار بنوا کر خزانے کو محفوظ کیا، حالانکہ اس میں طاقت تھی کہ اپنی قدرت سے ظالم کا دل پھیر دیتا۔ بچے کو نیک بنا دیتا، دیوار کو نہ گرنے دیتا، مگر اس نے ایسا نہیں کیا، اور ظاہرداری کے اسباب سے انتظام کرایا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اسباب پر پیدا کیا ہے، کوئی چیز بغیر سبب کے ذریعہ اور وسیلہ کے نہیں ہے۔ کفار کا اس ملک میں آنا مسلمانوں کی حکومت کو زیر و زبر کرنا اور مسلمانوں کو خانماں ویران بنانا یہ سب باتیں عالم اسباب کے ماتحت ہیں، ان میں دخل دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کا خضرؑ کے کاموں دخل دینا تھا۔ بے شک۔

حزب البحر توپوں کو بند کر سکتی ہے

تلواروں اور سنگینوں کو بے کار کر سکتی ہے، دشمنوں کو آن کی آن میں بے نام و نشان بنا سکتی ہے۔ مگر جب تک کہ مشیت الٰہی کا اشارہ نہ ہو، کسی عامل کی مجال نہیں ہے، جو ایک حرف زبان سے نکال سکے۔ یاد رکھو کہ ہم نے اپنے اعمال سے یہ وقت خود بلایا ہے، پس کوئی طاقت نہیں جو اس کو ٹال سکے۔

والد صاحب قبلہ فرماتے تھے، کہ جب دہلی فتح ہو گئی، اور انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تو وہ شاہ صاحب درگاہ سے غائب ہو گئے، مہینہ بھر کے بعد ایک دن میں نے دیکھا، عصر کے وقت درگاہ کی باؤلی میں وضو کر رہے ہیں، میں نے کہا شاہ صاحب کہاں تھے؟ بہت دن میں نظر آئے، بولے جیل خانے میں تھا، پندرہ دن انگریزوں نے قید میں رکھا، روزانہ مٹکلف صاحب (مٹکاف) آتے اور جیل خانہ میں سے قیدیوں کو چھانٹ چھانٹ کر لے جاتے اور دار پر لٹکاتے تھے، ایک دن مجھ کو بھی لے چلے، میرے ہمراہ ایک اور مولوی صاحب تھے، وہ کہنے لگے کہ تمھاری حزب البحر کس دن کام آئے گی، تم کو اپنی جان کی پروا نہیں ہے، مگر میرے چار بچے ہیں۔ دو ان میں سے بہت کم سن ہیں۔ اور دو لڑکیاں جوان ہیں۔ جن کا میرے بعد خبر نہیں کیا حشر ہو، خدا کے لیے میرے واسطے کچھ کرو، کہ جان بچ جائے، میں نے کہا۔ مولانا یہ تو شہادت ہے، آپ ناحق گھبراتے ہیں۔ بال بچوں کا خدا حافظ ہے، صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے۔

یہ سنکر مولوی صاحب جن کے ہاتھ میرے ہاتھ کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، بے اختیار رونے لگے، اور کہا ہاں جناب سچ کہا واقعی میری غلطی ہے، جو موت سے گھبراتا

ہوں، مگر کیا کروں کہ بشریت کا تقاضہ ہے کہ بیوی بچوں کا خیال دامنگیر ہے، ورنہ جس وقت دھاوے میں شریک ہوا تھا تو بڑھ بڑھ کر فیر کرتا تھا، اس وقت تک موت کچھ چیز نہ معلوم ہوتی تھی، بلکہ شہید ہونے کا دل میں ارمان تھا۔

مجھ کو مولوی صاحب کے حال پر ترس آیا، اور راستہ میں چلتے چلتے حِزْبُ الْبَحْرُ شروع کی۔

پھانسی گھر کے پاس پہنچے تو تین بار پڑھ چکا تھا، کیونکہ جیل خانے سے پھانسی گھر ذرا فاصلے پر تھا، وہاں دیکھا کہ سینکڑوں مسلمان رسیوں میں بندھے کھڑے ہیں، افسر بید کا اشارہ کرتا جاتا ہے اور لوگ ان غریبوں کو پھانسی پر لٹکاتے جاتے ہیں بعض تو چپ چاپ چڑھ جاتے ہیں، بعض روتے ہیں، آہ و بکا کرتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ الٰہی تو دیکھتا ہے کہ ہم ناحق بے قصور مارے جاتے ہیں۔

ہمارے گھر والے تیرے سپرد ہیں

کیونکہ اب تیرے آسرے کے سوا کوئی نظر نہیں آتا، جوان بیکسوں کی خبرگیری کرے سب مٹ گئے اور جو باقی ہیں وہ بھی مٹا دیئے جائیں گے۔

اتنے میں دیکھا کہ ایک شخص اکڑ کر کھڑا ہو گیا، اور اس نے افسر سے کہا میں موت سے نہیں ڈرتا، مگر تجھ کو ڈراتا ہوں، اپنے انجام سے ڈر اور ان لاانتہا بے گناہوں کو نہ ستا۔ صاحب نے کہا! ہم نے خوب تحقیق کر لیا ہے، تم وہ لوگ ہو جنھوں نے سرکار کمپنی کے خلاف بغاوت کی اور ہتھیار اٹھائے، یہ سنکر اس مسلمان نے کچھ بڑابڑانا شروع کیا، اور دیوانوں کی طرح انگریزوں کو برا بھلا کہنے لگا، سپاہیوں نے جلدی سے اس کو

کھینچ کر رسی گلے میں ڈال دی اور پھانسی پر لٹکا دیا۔

آخر ہماری جماعت کی باری آئی، ہم سب چھ آدمی تھے، صاحب نے پہلے میری طرف بید کا اشارہ کیا، اس کے بعد مولوی صاحب کی جانب سپاہیوں نے فوراً ہم دونوں کو کھول لیا۔ باقی چار آدمیوں کو رہائی کا حکم مل گیا، اب تو مولوی صاحب کے چہرے پر زردی کھنڈ گئی، وہ کہنے لگے، واہ اچھی حزب البحر ہے جو اس کے عامل ہیں، جنھوں نے اس کو پڑھ کر رہائی مانگی تھی وہ تو پھانسی پر چڑھتے ہیں، اور جن کو اس سے کچھ سروکار نہ تھا، ان کو چھٹکارا مل گیا، مولوی صاحب کی اس بے صبری پر میں نے ان کو ملامت کی اور کہا کہ تم یقین رکھو کہ :۔

حزب البحر کی تاثیر خالی نہ جائے گی

تم ضرور رہائی پاؤ گے، یہ بھی خدا تعالیٰ کا امتحان ہے، کہ تھوڑی دیر تمہارے دل کو ذرا خوف میں مبتلا کر دیا، قصہ مختصر سپاہیوں نے مجھ کو اور مولوی صاحب کو تختے پر لے جا کر کھڑا کیا، گلے میں رسّی ڈالی، چہرے پر ٹوپ چڑھایا، اب تو مولوی صاحب بے قرار ہو گئے، اور پکار کر کہنے لگے، جھوٹے بناوٹی، باتونی فقیر! کہاں ہے وہ تیری حزب البحر؟ اتنا کہنے پائے تھے کہ تیسرا حکم سنا دیا گیا، اور تختہ کھینچ لیا گیا، مولوی صاحب پھانسی پر لٹک گئے، اس کے بعد میرا وار آیا، دو حکم مل چکے تھے، تیسرے پر صاحب میرے قریب آیا، اور سپاہی سے کہا، ٹوپ اُتار دو، اس نے ٹوپ اتارا، اور گلے میں سے پھندا نکالا۔

صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا، دیکھو اگر ہم تم کو رہائی دے دیں تو پھر تو کبھی بغاوت نہیں کرو گے؟ میں یہ بات سن کر مسکرایا اور کہا جناب کیسی بغاوت، کیسی لڑائی،

فقیروں کا یہ کام نہیں ہے، رات کو اللہ اللہ کرنے سے فرصت ہی کہاں ملتی ہے، جو وہ لڑائی کے لیے وقت نکالیں گے، آپ ناحق بدگمانی کرتے ہیں۔ میں ایک پرانی قبر کے اندر دنیا والوں کے جھگڑے سے بچ کر بیٹھا ہوا تھا، آپ کے سپاہیوں نے دیکھ لیا اور پکڑ لائے، صاحب نے کہا اچھا تم کو رہائی۔ میں نے کہا تو جناب ان مولوی صاحب کی لاش بھی مجھ کو عنایت کیجیے، یہ میرے دوست تھے، صاحب نے کہا، اچھا لے جاؤ، میں نے خود پھانسی کا پھندا کھولا، لاش کو اتارا، اور سپاہیوں کی مدد سے چارپائی پر ڈال کر بازار میں لایا۔ اور یہاں سے چار مزدور لے کر چارپائی مولوی صاحب کے گھر لے گیا، بیوی بچے رونے پیٹنے لگے، میں نے ان کو دلاسا دیا، ایک لڑکی نے کہا مجھ کو ابا کا منہ تو دکھا دو میں نے چادر ہٹائی اور چہرہ دکھا دیا، جونہی چہرہ کھلا، میں نے دیکھا آنکھوں کی پلکیں کچھ حرکت کرتی ہیں، اب تو مجھ کو خیال ہوا کہ شاید جان باقی ہے۔ دل پر ہاتھ رکھا تو اس میں بھی خفیف سی حرکت پائی۔ بدن میں گرمی موجود تھی، مجھ کو مولوی صاحب کے جینے کی امید ہو گئی۔

حکیم تو وہاں کہاں تھا، خود ہی کچھ الٹی سیدھی تدبیریں کیں، خدا کی قدرت بارہ گھنٹے میں مولوی صاحب نے آنکھیں کھول دیں، اور ناتواں آواز میں پانی مانگا۔

غرض اسی طرح رفتہ رفتہ وہ تین روز میں اچھے ہو گئے، اس وقت میں نے کہا کہ دیکھا مولانا حزب البحر کی تاثیر کہ موت کے منہ میں سے نکال لائی۔ مولوی صاحب بہت روئے اور توبہ استغفار کرنے لگے کہ میں نے حالت مایوسی میں خبر نہیں کیا کیا کلمے زبان سے کہہ دیئے، خدا مجھ کو معاف کرے۔

سات دن کا فاقہ

حزب البحر کے طفیل روٹی ملی

اسی طرح ایک اور حکایت دہلی کی سنی گئی، کہ غدر سے پہلے ایک صاحب نے جامع مسجد میں حزب البحر کا چلّہ کیا، یہ شخص بہت عیال دار تھے، آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ تھا جب اخراجات خانگی سے پریشان ہوئے اور حصول معاش کے لیے ہر قسم کی کوششیں کر چکے اور کہیں کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی تو ایک صاحب نے ان کو حزب البحر کا وظیفہ بتایا اور کہا سات دن کی زکوٰۃ ہے ۱۱اس کو دے لو، خدا نے چاہا تو خزانۂ غیب سے تم کو روزی عطا ہوگی، انھوں نے کہا مجھے عمل پڑھنے سے انکار نہیں، لیکن اگر میں عمل پڑھنے بیٹھ گیا تو سات دن میں میرے بال بچوں کا کیا حال ہوگا، اب تو کہیں نہ کہیں سے مانگ تانگ کر لاتا ہوں اور روکھا سوکھا بچوں کے پیٹ میں پڑ جاتا ہے، ان سات دنوں میں کیا ہوگا۔ ان صاحب نے دو روپے جیب میں سے نکال کر ان کو دیئے اور کہا ڈیڑھ روپیہ بیوی بچوں کو دے دو اور آٹھ آنے اپنے لیے رکھو، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا، نوچندی جمعرات تھی، عصر کے وقت جامع مسجد میں آئے، حوض میں وضو کیا، وہاں اور لوگ بھی بیٹھے وضو کر رہے تھے، آٹھ آنے ان کی جیب میں تھے، وضو کر کے اٹھے تو دیکھا کہ پیسے جیب میں ندارد ہیں۔ بڑے گھبرائے کہ پہلی بسم اللہ ہی غلط ہوئی، مگر ارادے کے پکّے تھے، خیال کیا ہرچہ بادا باد بغیر کھائے پیئے پڑھیں گے، چنانچہ اسی رات سے عمل شروع کر دیا اور سوچ لیا کہ اب خدا کھانے کو بھیجے گا تب ہی کھائیں گے، تین روز تو طاقت بحال رہی اور انھوں نے عمل پڑھنا جاری رکھا، مگر چوتھے روز ہاتھ پاؤں اور

زبان نے جواب دے دیا۔ غش آنے لگے، اور یہ بے چارے مسجد کے دالان میں نڈھال ہو کر پڑ گئے۔ اور خیال ہی خیال میں حزب البحر پڑھنی شروع کی، چھٹے دن عالم بیہوشی میں انھوں نے یہ دیکھا کہ پھٹی ہوئی گاڑھے کی چادر جس کو اوڑھے ہوئے تھے کوئی شخص کھینچتا ہے، آنکھ کھول کر دیکھا تو وہ نعل بند تھے، جو جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھے لوگوں کی جوتیوں میں نعل لگایا کرتے تھے، انھوں نے بعض بزرگوں سے سنا تھا کہ یہ شخص دلی کا قطب ہے، مگر ان کو اپنی چادر اتارتے دیکھا تو حیران رہ گئے۔

الغرض نعل بند صاحب چادر لے کر چل دیئے، اور تھوڑی دیر میں گیروے رنگ کر لے آئے، اور لا کر ان کے اوپر ڈال دی اور کہا حزب البحر پڑھتا ہے، خدا پر توکل کرتا ہے، تو ظاہری سبب بھی تو قائم کر۔ تجھ جیسے لوگوں نے جن کو نا خدا پرستی آتی ہے، نہ دنیا پرستی آتی ہے، مجھ کو پریشان کر دیا، یہ کہہ کر ایک لات ان کے ماری، جس کے صدمے سے یہ بے ہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں ہوش آیا تو دیکھا وہ موجود نہیں ہیں، الغرض وہ رات پھر اسی حالت میں گزر گئی۔ دوسرے دن جمعہ تھا، نمازیں جوق جوق خلقت آئی، ایک شہزادے صاحب جو شاید بہادر شاہ کے بیٹے یا بھتیجے تھے، اور ان کو فقیروں سے بڑی محبت تھی، نماز پڑھ کر واپس قلعے کو جانے لگے تو ان کی نگاہ اس رنگین چادر پر پڑ گئی، اور فوراً ان کے پاس آ کر حال پوچھا، ان میں طاقت گویائی کہاں تھی، اشارے سے کہا، بھوکا ہوں، شہزادے صاحب وہیں بیٹھ گئے۔ اور نوکر کو بھیج کر بازار سے تازے لڈو منگوائے اور ایک لڈو توڑ کر ان کے منھ میں دیا اور ایک گھونٹ پانی کا پلایا، دو چار نوالوں کے بعد ان کے ہوش ذرا ٹھکانے آئے اور اٹھ کر بیٹھے، شہزادے نے حکم دیا کہ شاہ صاحب کو ہمارے محل میں لے آؤ، اس کے بعد وہ

قلعے میں چلے گئے، قصہ مختصر شاہ صاحب قلعے میں پہنچائے گئے، اور ان کا شہزادے کے ہاں سے اتنا وظیفہ مقرر ہو گیا، جو ان کے اور بال بچوں کی ضرورت کے لیے کافی تھا، پھر مرتے دم تک کبھی انھوں نے حزب البحر کا ورد نہ چھوڑا۔"

حزب البحر نے دن پھیر دیئے

راقم درویش کو یاد ہے کہ جب اس کی عمر پندرہ سولہ برس کی تھی تو ایک غریب میراثی بدھ کے بدھ درگاہ حضرت محبوب الٰہیؒ میں حاضر ہوا کرتا تھا، اس بے چارے کو گانا بجانا نہ آتا تھا، تاہم برا بھلا جو کچھ جانتا تھا حضور میں پیش کر دیتا تھا۔ ایک دن یہ میراثی درگاہ شریف میں آیا تو دیکھا ایک شاہ صاحب روضۂ شریف کی جالی کے پاس بیٹھے کچھ پڑھ رہے ہیں۔ اس نے عادت کے موافق ان کو جھک کر سلام کیا، اور اپنا مجرا ادا کر کے چلا گیا رات کو ان شاہ صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضور محبوب الٰہیؒ فرماتے ہیں۔ تمھارا حزب البحر کا چلّہ پورا ہو گیا اب تم جو کچھ کام اس سے لو گے خدا اس کو انجام دے گا، ایک کام ہمارا ہے، پہلے اس کو کرو، جو میراثی ہمارے ہاں آٹھویں دن آیا کرتا ہے، یہ بہت مفلس اور غریب آدمی ہے۔ ہمیں اس کا بہت خیال ہے۔ اس لیے تم حزب البحر کا فلاں فلاں حصّہ بطور تعویذ کے لکھ کر رکھ چھوڑو، اب کے بدھ کو میراثی آئے تو وہ تعویذ اس کو دے دینا۔ شاہ صاحب نے یہ خواب مجھ سے بیان کیا۔ میرا وہ زمانہ طالب علمی کا تھا۔ طبیعت میں جوش اور عقلی حجّتیں بہت تھیں۔ اس لیے شاہ صاحب سے ردّ و کد کرنے لگا مگر شاہ صاحب نے برا نہ مانا اور فرمایا میاں گھبراتے کیوں ہو۔ ایک دن تم بھی ان توہمات کی باتوں میں مبتلا ہونے والے ہو۔ میں نے پیرزادہ اور صاحبزادہ سمجھ کر خواب کا ذکر کیا تھا، مجھے خبر نہ تھی کہ تم ان باتوں کے مخالف ہو۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے

تعویذ کب دیا۔ اور آیا دیا بھی یا نہیں۔ کیونکہ پھر آٹھ دن بعد ان کی صورت نظر نہ آئی، دو ہفتے کے بعد، بشیر الدولہ بہادر وزیر اعظم حیدر آباد آستانہ شریف کی زیارت کو حاضر ہوئے اس وقت یہ میراثی مزار شریف کے سامنے بیٹھا گا رہا تھا، بشیر الدولہ کو خبر نہیں کیا بات پسند آگئی، حکم دیا کہ اس کو ہمارے ساتھ حیدر آباد لے چلو ایک روپیہ روزانہ تنخواہ مقرر ہوگئی اور فاقہ مست میراثی بال بچوں کو لے کر حیدر آباد میں جا رہا۔

اگرچہ اس میراثی کے دن دربار محبوبی میں حاضری اور دعا طلبی کے سبب پھرے، تاہم چونکہ حضرت محبوب الٰہیؒ نے عامل صاحب کو حزب البحر کا تعویذ دینے کے لیے ارشاد فرمایا، اس واسطے کہنا چاہیے کہ بتوجہ سلطانی اس میراثی کے دن حزب البحر کے ذریعہ سے پھیرے گئے۔ اور اسی واقعے کے بعد سے راقم فقیر کو عملیات خصوصاً حزب البحر کا عقیدہ پیدا ہوا۔

حزب البحر نے قرضہ اتار دیا

میرے ایک دہلوی دوست بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر پانچ ہزار کا قرضہ ہوگیا تھا، جس بنیئے سے لیا تھا وہ بڑا بے ایمان اور دغا باز تھا، میرے پلے تو شاید ہزار روپے پڑے ہوں گے، مگر اس نے خبر نہیں سود در سود اور کن کن طریقوں سے پانچ ہزار کی رقم بنا کر دعویٰ دائر کر دیا، بزرگوں کی عزت آبرو کا خیال تھا۔ ساری عمر کبھی کچہری میں جانا نہ ہوا تھا، خیال آیا تیرے پاس نہ اتنی جائیداد ہے نہ بیوی کے پاس زیور رہے، نہ اور کوئی سامان ہے جس کے ذریعہ سے قرضہ ادا ہو جائے، اور نوبت کچہری میں جانے کی نہ پہنچے، نہ غیرت تقاضہ کرتی ہے کہ دوستوں کو تکلیف دی جائے، اسی کشمکش و پیچ میں تھا کہ ایک

دوست ملنے آئے، ان سے معلوم ہوا کہ جس افسر کے ہاں مقدمہ ہے وہ پنجاب کے رہنے والے بڑے دین دار اور خدا پرست آدمی ہیں، یہ سن کر مجھے خیال ہوا کہ چلو اب ان کے پاس چل کر سارا دکھڑا رو دیں۔ شاید ان کو رحم آجائے اور کوئی صورت بہتری کی نکلے، چنانچہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد میں ان کے گھر پر گیا، اطلاع کرائی، آدمی خلیق تھے اندر بلالیا، میں نے کہا، اگرچہ یہ بات شرافت کے خلاف ہے، کہ پہلی ملاقات میں میں آپ سے اس مقدمے کی نسبت کہوں جو آپ کے ہاں دائر ہے، مگر مجبور ہوں، عزت اور جان پر بنی ہوئی ہے، عجب نہیں جو خودکشی کا گناہ سرزد ہو جائے، لہذا میری دستگیری فرمایئے، اور اس کے بعد سارا واقعہ من وعن بیان کر دیا۔ ان صاحب نے کچھ دیر تو سکوت فرمایا، اس کے بعد بولے، بھائی میں قانونی امور میں مجبور ہوں، میرے بس کی کوئی بات ہوتی تو دریغ نہ کرتا، تاہم میں تم کو ایک وظیفہ بتاتا ہوں تم سرسہ چلے جاؤ، وہاں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب سالمیؒ کے مزار پر گیارہ دن اس کا چلہ کرو، خدا نے چاہا تو کوئی غیبی کشایش کا راستہ نکل آئے گا، میں نے کہا جناب مجھے کوئی عذر نہیں ہے۔ مگر آج سے پانچویں روز مقدمہ ہے، سرسہ جاؤں گا تو بعد میں مقدمے کی کیا صورت رہے گی، کہنے لگے اس کا فکر نہ کرو، اپنے وکیل سے کہہ جاؤ، وہ پیشی کے روز مہلت کی درخواست کر دے گا۔ اور میں اس کو منظور کر لوں گا۔

چنانچہ انھوں نے دعائے حزب البحر خاص طریقوں کے ساتھ مجھ کو تعلیم فرمائی، اور میں سرسہ پہنچا، اور گیارہ روز تک ہدایت کردہ تعداد کے موافق پڑھتا رہا، مگر کوئی بات نہ معلوم ہوئی، بارہویں روز صبح کو بہت بارش ہوئی، جب مینھ تھم گیا تو دہلی جانے کے ارادے سے اسٹیشن کا راستہ لیا، راستے میں پیشاب کرنے لگا کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے مٹی میں

ایک سبز سبز چیز چمک رہی ہے، فارغ ہو کر اس کے پاس گیا، دیکھا کہ ایک سونے کی انگوٹھی جس پر سبز نگینہ لگا ہوا تھا، بارش کے سبب مٹی اوپر کی علیحدہ ہو گئی تھی اس واسطے وہ مجھ کو نظر آ گئی، پہلے تو میں نے تامل کیا اور سوچا کہ معلوم نہیں کس کی انگوٹھی ہے، لیکن دل نے کہا کہ یہ غیبی عطیہ ہے، اس واسطے اٹھا کر ہاتھ میں پہن لی، اور ریل میں بیٹھ کر دہلی آ گیا، دوسرے دن رات کو پھر اس افسر کے ہاں پہنچا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ انھوں نے انگوٹھی کو دیکھ کر کہا یہ زمرّد کی معلوم ہوتی ہے۔ تم اس کو یہاں چھوڑ جاؤ، کل سویرے جوہری کو بلا کر دکھاؤں گا۔ چنانچہ میں وہ انگوٹھی چھوڑ کر چلا آیا۔

دوسری رات کو پھر گیا تو وہ صاحب بہت خوش اور بشاش لہجے میں بولے، لیجیے مبارک ہو، اس انگوٹھی کے تین ہزار روپے ملتے ہیں۔ تین ہزار کا نام سنکر میں بہت خوش ہوا۔ اور کہا دے دیجیے، چنانچہ اس انگوٹھی کو فروخت کر دیا گیا، اور ان افسر کی مہربانی سے مہاجن نے تین ہی ہزار روپے میں مجھ سے فیصلہ کر کے راضی نامہ داخل کر دیا۔

حزب البحر نے عاشق کی جان بچائی

ریاست جے پور کے ایک ہندو فوجی افسر نے مجھ سے کہا کہ ایک دن اتفاق سے میری نگاہ فلاں ٹھاکر کی لڑکی پر پڑ گئی، عمر کا تقاضہ کہوں یا نہ ماننے کا اتفاق ایک خیال نے دل میں جگہ کر لی۔ والدین زندہ تھے، نوکری پر سے آتا تو والدہ کا دستور تھا کہ سب سے پہلے وہ کھانے کا تقاضہ کیا کرتی تھیں، آج بھی حسب معمول وہی اصرار ہوا، مگر میں نے گرانی معدہ کا عذر کر کے ٹال دیا۔ اور اپنے کمرے میں جا کر خیالی پلاؤ پکانے شروع

کیے، گو ہمارا اور ان ٹھاکر کا خاندان ایک ہی تھا۔ مگر وہ بڑے آدمی تھے، اور میرے والد فوج کے معمولی عہدیدار تھے، اور میں خود ان دنوں کسی بڑے درجے میں نہ تھا، القصّہ ان ہی حالات میں اور الجھنوں میں تین دن گذر گئے، کھانا پینا چھوٹ گیا، چہرہ زرد ہوگیا ہونٹوں پر خشکی آگئی، ہر وقت ٹھنڈے سانس بھرتا تھا اور سوچتا تھا کہ کوئی صورت اس سے ملنے کی نکلے، مگر کوئی پہلو سمجھ میں نہ آتا تھا، اسی اثنا میں ایک مسلمان عطر فروش جو میرا ہم عمر تھا، اور اس سے بے تکلفی کی باتیں کر لیا کرتا تھا، آگیا، مجھ کو اس کے آنے سے بہت خوشی ہوئی، اور بغیر کسی پس و پیش کے سارا بھید اس کے سامنے کھول کر رکھ دیا، عطر فروش اول تو کچھ دیر چپ سا رہا، گویا اس کو کوئی گہرا فکر ہے، اس کے بعد بولا گھبراؤ نہیں، میں اس کا انتظام کرتا ہوں۔ پرسوں میں ان ٹھاکر صاحب کے ہاں عطر لے کر جاؤں گا، تم نوکروں کے سے کپڑے بدل کر میرا صندوقچہ لے لینا۔ ٹھاکر صاحب کے ہاں عورتیں مجھ سے پردہ نہیں کرتیں، سامنے بلا کر عطر خریدتی ہیں۔ اس بہانے سے تم بھی وہاں پہنچ سکو گے۔ اور اس کو دیکھ لو گے۔

ان صاحب کا بیان ہے مجھ کو یہ ترکیب بہت پسند آئی اور مزدور کے لباس میں عطر فروش کے ساتھ وہاں پہنچا، اور مراد پوری ہوئی، یعنی وہ لڑکی بھی دوسری عورتوں کے ساتھ عطر لینے آئی۔ میں نے دیکھا کہ اس کی رنگت بھی زرد پڑگئی ہے۔ اور وہی حال معلوم ہوتا ہے جو کہ میرا ہے۔ جوں ہی نگاہیں چار ہوئیں لڑکی کے منہ سے ایک چیخ نکلی، اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ یہ کیفیت دیکھتے ہی تمام حویلی میں غل مچ گیا۔ نوکر چاکر چاروں طرف سے دوڑ کر آگئے، میں اور عطر فروش دونوں بُت بنے کھڑے تھے، کہ اتنے میں ٹھاکر صاحب اور ان کا لڑکا جو میری فوج میں نوکر تھا، یہ

دونوں بھی اندر کے کمرے سے نکل آئے۔ جوں ہی لڑکے سے میرا آمنا سامنا ہوا سناٹا آگیا اور وہ لڑکا اول تو کچھ حیران سا ہوا، اس کے بعد پہچان کر بگڑا، اور قریب تھا کہ مجھ پر حملہ کرے کہ میں عطر کا صندوقچہ رکھ کر بھاگا، ٹھاکر صاحب کے نوکر میرے پیچھے دوڑے مگر میں ان کے ہاتھ نہ آیا، اور سیدھا مولانا ضیاء الدینؒ کے مزار پر پہنچا، جو حضرت مولانا فخر الدین دہلویؒ کے خلیفہ ہیں۔ اور جن کی درگاہ مشہور خاص و عام ہے، پہلے مجھ کو درگاہوں اور قبروں سے کوئی عقیدت نہ تھی، مگر اس مصیبت کی حالت میں اور کچھ نہ سوجھا، قبر کے پائینتی سر رکھ کر خوب رویا، اور ان خدا کے ولی سے مدد مانگی۔ شام تک اسی درگاہ میں چھپا رہا، اور رات کو اپنے گھر پہنچا، وہاں جا کر سنا کہ معاملہ بہت بڑھ گیا ہے، عطر فروش پولیس کی حراست میں ہے۔ اور ٹھاکر کا بیٹا تلوار لیے پھرتا ہے اس نے قسم کھائی ہے کہ میں اپنی بہن کی آبرو لینے والے کا سر کاٹ کر رہوں گا، اس وقت میرے جی میں آیا کہ ہرچہ بادا باد، اس جینے سے مرنا بہتر ہے، آؤ چلو میں بھی تلوار لے کر ٹھاکر زادے کا ارمان پورا کر دوں، معاملہ اِدھر ہو یا اُدھر، مگر اپنی ماں کا خیال آیا کہ روتے روتے اندھی ہو جائے گی۔ اس واسطے پھر اسی وقت رات ہی کو مولانا صاحبؒ کے مزار پر گیا۔ وہاں دیکھا، مسجد میں ایک صاحب بیٹھے ہوئے وظیفہ پڑھ رہے ہیں، فقیر صورت معلوم ہوتے تھے، اس لیے میں نے ان کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ اور رو رو کر سارا حال سنایا، فقیر صاحب نے فرمایا بچہ گھبرا مت، جا اپنی ماں سے مل آ۔ اور کہدے کہ پانچ روز تک میں گھر نہیں آؤں گا۔ اور اس کے بعد میرے پاس آجائیو، چنانچہ میں پھر واپس گھر آیا، اور بمشکل والدہ سے اجازت لے کر فقیر صاحب کے پاس پہنچا۔

فقیر صاحب مجھے شہر کے ایک ویران محلے میں لے گئے، اور وہاں ایک مسجد کے حجرے میں مجھ کو ٹھہرا دیا، صبح کو انھوں نے دعائے حزب البحر یاد کرانی شروع کی۔ عربی زبان کے لفظ بہت مشکل سے زبان پر چڑھتے تھے، مگر میرے تو دل کو لگی ہوئی تھی۔ دو رات دن کی محنت میں میں نے ان کو یاد کر لیا۔ تیسرے دن فقیر صاحب نے ایک خاص طریقے سے اس کا عمل شروع کرایا۔ جو تین دن میں جاکر ختم ہوا، پانچویں دن فقیر صاحب نے مجھے رخصت کر دیا۔ اور میں گھر آیا، یہاں آکر سنا کہ میرے ماں باپ نے ٹھاکر صاحب اور ان کے گھر والوں سے مل کر بات کو صاف کر لیا ہے، اور چونکہ لڑکی نے اپنے منھ سے کہہ دیا کہ اگر وہاں شادی نہ ہوگی تو میں زہر کھالوں گی، اس لیے ٹھاکر صاحب بھی راضی ہو گئے تھے۔

حاصل مقصد یہ کہ مہینہ بھر کے ساز وسامان کے بعد میری اس لڑکی سے شادی ہوگئی۔ اور حزب البحر کی برکت سے میری جان بھی بچی اور مراد بھی ہاتھ آئی۔ اب یہ دعا اب تک میرے ورد میں ہے۔ اس عطر فروش کو جو اگرچہ مسلمان ہے، مگر میں اپنے سگے بھائی سے بڑھ کر سمجھتا ہوں، وہ بھی حزب البحر کا ورد رکھتا ہے، مگر وہ شاہ صاحب پھر اس مسجد میں نہ ملے، معلوم نہیں کون تھے اور کہاں سے آئے تھے اور کہاں چلے گئے۔

حزب البحر نے طاعونی جھونپڑی سے بچایا

میرٹھ کے ایک مولوی صاحب جو میلاد خواں بھی ہیں، بیان کرتے ہیں، کہ جس زمانے میں طاعون نیا نیا چلا تھا، اور سرکار نے جگہ جگہ اسٹیشنوں پر قرنطینے لگا رکھے تھے، مجھ کو خوش قسمتی یا بد قسمتی سے سفر کا اتفاق ہوا، وہ جو کہتے ہیں کہ کسی چیز کا کھٹکا برا ہوتا

ہے، سارے رستے میں یہ خیال رہا کہ کہیں مجھ کو قرنطینہ میں نہ روک لیں، کیونکہ قرنطینوں کی نسبت عجیب وغریب باتیں مشہور تھیں۔ کوئی کہتا روپے پیسے والے کی موت ہے، جہاں کسی کو ظاہری شکل وصورت سے کھاتا پیتا دیکھا اور ڈاکٹر نے زہر کی گولی دے کر چلتا کیا اور کہدیا کہ طاعون میں مرگیا۔ اور اس کے بعد سب روپیہ پیسہ ہتھیالیا۔ کوئی کہتا میاں غریب کی مشکل ہے، امیر تو لے دے کر چھوٹ جاتے ہیں، کم بخت غریب کی جان پر بن جاتی ہے، ڈاکٹر کو ذرا بھی شبہ ہو جائے تو خیر نہیں، پکڑا اور قرنطینہ کی جھونپڑی میں بند کر دیا، شام کو بند کیا، صبح ندارد، یعنی صبح تک زہر دے کر خاتمہ کر دیا۔

ان خبروں کو سنکر کون شخص ہے جس کو پریشانی اور فکرمندی نہ ہوتی، خاص کر میں کہ وہم و احتیاط کا پُتلا ہوں۔

خدا خدا کر کے اسٹیشن پر پہنچے، جہاں قرنطینہ تھا، ریل ٹھہری مسافر اترنے شروع ہوئے، اب جو غور کرتا ہوں تو دل کی عجب حالت ہے، دھڑ دھڑ کر رہا ہے، سانس اکھڑا جاتا ہے، پیشانی پر پسینے کی یورش ہے، پونچھتا ہوں کہ پھر موجود۔ ہر چند دل کو تسلی دی کہ یہ وقت گھبرانے کا نہیں ہے۔ اگر ڈاکٹر کی نگاہ پڑ گئی اور اس نے پریشان دیکھ لیا تو خیر نہیں، مگر حضرت دل کب مانتے ہیں۔

ایک تو سفر کی تکان اور دوسرے یہ خواہ مخواہ کا خوف، چہرہ ذرا سا نکل آیا، ڈاکٹر کے سامنے پہنچا تو اس نے دیکھتے ہی فوراً کہدیا کہ لے جاؤ جھونپڑی میں، یہ شخص بیمار ہے اور یا عنقریب بیمار ہونے والا ہے۔ یہ سنتے ہی پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی، کلیجہ دھک دھک کرنے لگا، در و دیوار کو حسرت سے دیکھا کہ اب یہاں آنا نصیب ہو گا، جھونپڑی

میں کام تمام ہو جائے گا۔ بال بچوں کا خیال آیا کہ آج تک تو وہ باپ والے تھے، کل یتیم کہلائیں گے۔ افسوس پردیس میں ایسے وقت موت آئی جب کہ کوئی یار، آشنا، عزیز، قریب پاس نہیں۔ خبر نہیں مردے کا کیا حشر ہوگا۔ اور کہاں پھینک دیا جائے گا۔

ڈاکٹر صاحب تو دوسرے مریضوں یا مسافروں کو مریض بنانے میں مصروف ہوئے اور میں نے لوٹا لے کر پانی بھرا، اور وضو کیا، اور وہیں ڈاکٹر کے قریب مصلیٰ بچھا اپنا پرانا ورد حزب البحر کا شروع کر دیا، جب ڈاکٹر صاحب سب کاموں سے فارغ ہو چکے اور لوگوں کو جھونپڑیوں کی طرف لے کر چلے تو مجھ سے بھی کہا اٹھو چلو، مگر میں نے ایک نہ سنی اور دعا خوانی میں مصروف رہا۔ اور گردن جھکائے رکھی۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت منھ بنایا اور نوکروں کو حکم دیا، کہ اس کو زبردستی لے چلو، نوکر عموماً مسلمان تھے۔ انھوں نے کہا، صاحب وظیفہ پڑھتے ہیں ہم نہیں اٹھا سکتے۔

ڈاکٹر نے کہا، ہم نہیں جانتا، کیسا وظیفہ، تم حکم مانے گا، نوکر بولے، آپ کی نوکری کو سلام ہے، ہم ایمان نہیں دینے کے، یہ کوئی مولوی صاحب یا شاہ صاحب ہیں وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ ہم وظیفے کے بیچ میں کیوں کر دخل دیں۔

اب ڈاکٹر صاحب کا یہ عالم تھا کہ جدھر رخ کرتے اور جس کو حکم دیتے تھے وہی تعمیل سے انکار کرتا تھا۔ اول تو بہت سٹ پٹائے مگر پھر کچھ سوچ کر حکم دیا، کہ اچھا اگر یہ تمھارا پیر پادری ہے تو اس کو چھوڑ دو، جھونپڑی میں مت لے جاؤ، یہ کہہ کر ڈاکٹر تو آگے بڑھا اور میں نے سجدۂ شکر ادا کیا، جان بچی لاکھوں پائے مصلّٰے اٹھا کر پلیٹ فارم پر آیا، اور دوسرے وقت کی گاڑی میں سوار ہو کر سیدھا اپنے گھر پہنچا۔

اصل یہ ہے کہ حزب البحر کی برکت تھی جو جان بچ گئی، ورنہ ڈاکٹر اور اس کے نوکر

کب کسی پر رحم کرنے والے ہیں۔

حزب البحر سے تندرستی

دستِ اجل سے رہائی

ایک حیدر آبادی صاحب نے بیان کیا، ان کی صاحبزادی مرض دق میں مبتلا ہوئیں اور صدہا ڈاکٹروں، حکیموں کے علاج کیے، مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، انجام کار سب نے جواب دے دیا کہ مرض کی حالت لا علاج ہے، سترہ برس کی اکلوتی لڑکی آنکھوں کے سامنے گھلی جاتی ہے، ماں باپ کا جو کچھ حال ہوگا، اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں، ہر شخص اندازہ کرسکتا ہے، ایک دن چند حضرات بطور عیادت کے آئے، ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ یہاں عربوں کی فوج میں ایک عرب سپاہی حزب البحر کا عامل ہے، اور مشہور ہے کہ اس کے عمل کے بیسیوں کرشمے مشاہدے میں آئے ہیں۔ غرض بری بلا ہوتی ہے۔ میں ان صاحبوں کو لے کر عرب سپاہی کے پاس پہنچا۔ اور لڑکی کا حال اس سے بیان کیا۔ عرب فوراً میرے ہمراہ چلا آیا۔ اور مجھ سے کہا گیارہ سیر بکری کا دودھ منگواؤ، اتنی مقدار دودھ کی فوراً ملنی مشکل تھی، تاہم کوشش کر کے دودھ فراہم کیا گیا، اس کے بعد ایک برتن میں دودھ مریضہ کے دائیں پہلو میں رکھا گیا اور بائیں طرف ایک برتن میں عرب کے کہنے کے موافق گرم پانی رکھا گیا، اس کے بعد عرب نے حزب البحر پڑھنی شروع کی شاید ۲ دفعہ پڑھنے پایا ہوگا کہ میں نے دیکھا کہ وہ دودھ پکنے لگا اور اس میں سے بھاپ اٹھنے لگی۔ دودھ کی یہ کیفیت دیکھ کر عرب نے اشارہ کیا کہ اس کو ڈھک دو۔ چنانچہ ڈھک دیا گیا۔ یہاں تک کہ سات مرتبہ حزب البحر پڑھی اور اشارہ کیا کہ

لڑکی کے ہاتھ گرم پانی میں ڈبواؤ، جونہی میں نے پانی میں ہاتھ ڈلوائے لڑکی بے چین ہوگئی اور بولی، پانی بہت ٹھنڈا ہے۔ میں نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو واقعی وہ پانی جو تھوڑی دیر پہلے خوب گرم تھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، سات دفعہ پڑھنے کے بعد عرب نے کہا کہ یہ پانی اور دودھ کہیں دفن کرادو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ عرب کا جانا تھا کہ لڑکی کی حالت میں بہتری کے آثار نظر آنے لگے، بخار بالکل جاتا رہا، کھانسی بھی کم ہوگئی، اور رفتہ رفتہ سات دن میں بالکل اچھی ہوگئی، پھر وہ دن ہے اور آج کا دن، خدا کے فضل اور حزب البحر کی برکت سے وہ زندہ سلامت ہے۔

حزب البحر کی برکت سے خود میں نے صحت پائی

راقم درویش آج سے چالیس پچاس برس پہلے کھانسی بخار میں مبتلا ہوا، حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحبؒ نے حرارت دق تجویز کی، اور اسی کا علاج کرتے رہے، لیکن کسی قسم کی کمی کھانسی و بخار میں نہ ہوئی، یہاں تک کہ میں اہل و عیال کے ساتھ درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحبؒ میں چلا گیا۔ کیونکہ وہاں کی آب و ہوا کی بہت تعریف کی جاتی ہے خصوصاً امراض دق و سل میں ڈاکٹر و طبیب وہاں رہنے کو مفید بتاتے ہیں، قطب صاحبؒ میں پندرہ روز میرا قیام رہا، مگر حالت دن بدن ردّی اور خراب ہوتی جاتی تھی۔

ایک دن نقاہت و کمزوری میں بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہوئی، تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی تو دیکھا کہ پلنگ کی پٹی کے پاس میری غم خوار اہلیہ آنسو بہا رہی ہیں اور دوسری طرف خوش دامن صاحبہ دعائے حزب البحر پڑھ رہی ہیں، میری اہلیہ کے بھائی سید اصغر علی صاحب مرحوم قصیدہ بردہ کے عامل تھے، اور ان کی والدہ

بھی اس قصیدے کا ورد رکھتی تھیں اور روزانہ پڑھ کر مجھ پر دم کیا کرتی تھیں، مگر اس بیماری کے دوران میں کسی نے ان کو بتایا کہ حزب البحر پڑھ کر دم کرو، چنانچہ آج وہ اسی کے موافق یہ دعا پڑھ رہی تھیں، شاید انھوں نے ایک دفعہ دعا پڑھی ہوگی کہ کسی نے باہر سے آواز دی کہ کوئی صاحب ملنے آئے ہیں، میں بمشکل اٹھ کر باہر گیا تو معلوم ہوا میرے بھائی مولوی فضل متین صاحب خان بہادر چیف جسٹس ریاست پٹیالہ کے صاحبزادے فضل امین تھے، میری حالت دیکھ کر کہنے لگے، خدا کا فضل ہے آپ تو بالکل اچھے ہیں، میں نے تو اخباروں میں خطرناک حالت کی خبر سنی تھی، میں نے کہا ہاں بھائی مخلص اور دوست کا یہی کام ہے کہ وہ مریض کے وہم کو دور کرے، مگر جو کچھ میری کیفیت ہے میں ہی خوب جانتا ہوں، فضل امین صاحب نے کہا پٹیالے میں ایک شخص ہے جس کو ڈاکٹروں اور طبیبوں نے دق کا مرض بتایا تھا مگر وہ بارہ برس سے زندہ ہے، معمول یہ ہے کہ وہ روزانہ صبح کے وقت تین چار میل پیدل چلتا ہے جس دن یہ چہل قدمی ناغہ ہو جائے اسی دن بخار آجاتا ہے، میں نے یہ واقعہ سن کر ارادہ کیا کہ اب میں بھی چہل قدمی کیا کروں گا، چنانچہ اسی دن آہستہ آہستہ پانچ منٹ تک گھر میں چہل قدمی کی، رات کے وقت اس کا غیر معمولی فائدہ محسوس ہوا، دوسرے دن دس منٹ تک چلا پھرا، یہاں تک کہ پندرہ دن میں دو میل روز چلنے لگا، اور کھانسی بخار بالکل جاتا رہا اگرچہ ظاہر میں یہ سبب ہوا مگر میرا عقیدہ ہے کہ محض حزب البحر کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے عزیزی فضل امین کو بھیجا اور ہولناک خطرے سے نجات ملی۔

بانجھ عورت کے لڑکا!

حزب البحر کی برکت سے

راج شاہی بنگال کے ایک مولوی صاحب نے جو سلسلۂ نظامیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور حزب البحر کے عامل ہیں۔ مجھ سے بیان کیا کہ ہمارے ضلع میں ایک بنگالی زمیندار رہتے ہیں۔ جن کو خدا نے سب کچھ دیا ہے، مگر اولاد نہ ہونے کے سبب بے چارے ہمیشہ غمگین اور افسردہ رہتے تھے، پچیس چھبیس برس کی عمر ہو گئی تھی، بہت سے ڈاکٹروں اور انگریز لیڈیوں کے علاج کیے، مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، سب یہی کہتے تھے کہ تم کو شادی اور کرنی چاہیے، مگر ان زمیندار کو اپنی بیوی سے بہت محبت تھی، اور ان کا دل گوارہ نہ کرتا تھا کہ اس کے اوپر سوکن لائیں، حالانکہ اس نیک بخت نے کئی دفعہ ان سے کہا کہ میں خود تمھاری شادی کرانے کو تیار ہوں، نسل منقطع نہ ہونی چاہیے تم بلا تامل اور نکاح کر لو۔ مگر انھوں نے کبھی اس کو منظور نہ کیا۔ قصہ مختصر ایک روز میرے سامنے اس کا ذکر آگیا۔ مجھ کو حزب البحر کی اجازت حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے، اور میں روزانہ اس کا ورد رکھتا ہوں، زمیندار صاحب کی خاطر سات یوم تک میں نے اس کا چلّہ کیا، آٹھویں دن پانی پر دم کر کے دونوں میاں بیوی کو پلایا۔ خدا کی شان ہے اس بڑی عمر میں برکت حزب البحر سے اللہ تعالیٰ نے اس بانجھ عورت کو بیٹا دیا۔ میں نے اس لڑکے کا نام "ابوالحسن" رکھا، تاکہ صاحب دعائے حزب البحر کے نام سے نسبت رہے۔

الغرض اس قسم کے صدہا واقعات ہیں جو حزب البحر کی نسبت جگہ جگہ سنے گئے۔

یہاں صرف چند درج کیے گئے ہیں، ان واقعات سے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں بڑی بڑی تاثیریں رکھی ہیں، خواہ وہ کلام حزب البحر میں ہو، یا کسی اوردعا میں۔ جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند کریم نے زہر کے ساتھ تریاق، اندھیرے کے ساتھ اجالا، اور پیاس کے ساتھ پانی پیدا کیا ہے، ان کو اس پر بھی یقین ہے کہ ہماری دینی و دنیاوی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے یہ اعمال اور دعائیں نہایت مفید اور موثر ہیں۔ اور ان تکلیفات و مصائب کے علاج ہیں، جو وجود بشری کے ساتھ پیدا کی گئی ہیں۔ اب چند مثالیں اور واقعات مصر و شام، مراکو، طرابلس، سوڈان، الجزائر، ٹیونس، عراق اور حجاز وغیرہ کی بیان کی جاتی ہیں۔ جن سے اس دعائے مقدس کی ہردلعزیزی اور عالم گیر اثر کا اندازہ ہوگا۔

مصری مشاہدے

جون ۱۹۱۱ء میں راقم درویش جب مصر گیا اور وہاں سولہ سترہ روز دارالحکومت قاہرہ میں ٹھہرنے کا موقع ملا، تو صدہا عجیب و غریب مواقع دیکھنے میں آئے، اس سفر کا مقصود مشائخ عظام سے ملنا، ان کے فیوض و برکات حاصل کرنا اور اپنے حلقۂ نظام المشائخ سے ان کا تعارف کرانا تھا۔ اسی ضمن میں اور سیاسی، تمدنی، تاریخی علمی حالات بھی مشاہدے میں آجاتے تھے، جن کا ذکر میرے سفرنامہ مصر و شام میں مفصل موجود ہے۔ یہاں وہ چند باتیں مصری مشاہدات کی لکھی جاتی ہیں، جن کا تعلق اس کتاب سے ہے۔

ایک

ایک روز حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ' کے مزار پر حاضر تھا کہ وہاں کے ایک خادم نے حسب عادت نذرانہ مانگا۔ اور کچھ زیادہ اصرار کرنے لگا۔ میرے پاس اس وقت کچھ موجود نہ تھا، نرمی سے معذرت کی۔ مگر اس نے نامہذب گفتگو شروع کردی یہ دیکھ کر ایک بزرگ شکل عرب سامنے آئے اور اس خادم کو دھکّا دے دیا۔ اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئے، قریب ایک مکان تھا، وہاں لے جاکر بٹھایا، قہوہ اور سگرٹ پیش کیا، اور کہنے لگے کہ ان لوگوں کی زیادتی کا کچھ خیال نہ کیجیے، میں نے کہا نہیں مجھے کچھ خیال نہیں ہے۔ یہ سنکر وہ بزرگ اٹھے اور سیاہ رنگ کا ایک ریشمی ڈورہ لے آئے اور کہنے لگے لیجیے یہ میری طرف سے آپ کی نذر ہے۔ یہ دعائے حزب البحر کا حصار ہے۔ اس کے اندر بیٹھ کر سینکڑوں بزرگوں نے حزب البحر کے چلّے کیے ہیں۔ مجھ کو شیخ کے اس عطیے سے اتنی خوشی ہوئی کہ فوراً جھک کر ان کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ شیخ نے میرا سر اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ اور بہت دیر تک محبت و اخلاص کی باتیں کرتے رہے، آخر میں نے حزب البحر کے چند مقامات ان سے دریافت کیے جس کا انھوں نے جواب شافی عنایت فرمایا۔ اور اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ مصر میں بھی حزب البحر کا بہت چرچا ہے۔

۲
دو

جب مصری اخباروں میں میرے سفر اور مقصد کی کیفیت شائع ہوئی تو ایک

صاحب ہوٹل میں ملنے تشریف لائے۔ اور بہ سبیل تذکرہ فرمانے لگے قاہرہ میں ایک شخص آیا ہوا ہے جو ہمزاد کا عمل جانتا ہے۔ میں نے مسکرا کر کہا یہ کوئی ایسی عجیب بات نہیں۔ ان صاحب نے پوچھا تو کیا آپ بھی اس کو جانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا، یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ ہر شخص عمل ہمزاد جانتا ہو۔ اور اسی وقت اس کے معمولی اور غیر عجیب ہونے کو تسلیم کرے۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ کوئی ایسی خاص اہم چیز نہیں ہے۔ یہ سنکر صاحب موصوف نے چند قلمی ورق جیب سے نکالے جو اردو میں لکھے ہوئے تھے اور جن پر حزب البحر کے وہ قاعدے درج تھے جن سے مختلف حاجات کے لیے ان کے تعویذ لکھے جاتے ہیں، اردو زبان سے ناآشنا ہونے کے سبب ان صاحب کا یہ خیال تھا کہ ان قلمی اوراق میں ہمزاد کا عمل لکھا ہے، میں نے ان اوراق کی نقل لے لی اور ان صاحب کو اس حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ مصر میں یہ پہلا موقع تھا جو مجھ کو معلوم ہوا کہ حزب البحر کے تعویذ بھی لکھے جاتے ہیں۔

۳ تین

شیخ المشائخ حضرت سید توفیق بکری خدیو کے بعد مصر کے سب سے بڑے آدمی باعتبار اختیارات مانے جاتے ہیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ ایک زمانے میں اسلامی جہازوں پر خواہ وہ جنگی ہوں یا تجارتی، یہ عام قاعدہ تھا کہ حزب البحر تانبے کے پتروں پر کندہ کرا کے لگا دی جاتی تھی۔

چار ۴

قاہرہ کے ایک ہوٹل میں مراکو کے ایک بوڑھے بزرگ سے ملاقات ہوئی جو علاوہ صاحب طریقت ہونے کے بہت بڑے تاجر تھے، نوے برس کی عمر ہوگی۔ کانوں سے ذرا کم سنائی دیتا تھا۔ بر سبیل تذکرہ عمل اعمال کا ذکر آگیا۔ فرمانے لگے، مراکو میں حزب البحر کے بڑے بڑے عامل پائے جاتے ہیں۔ اور ان کے کمالات کی صدہا مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔

پانچ ۵

قاہرہ کے جس ہوٹل میں ٹھیرا ہوا تھا، اس کا نام لوکندہ المنتزہ تھا۔ یہ ایک یونانی عیسائی کا ہوٹل تھا۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ یہ بوڑھا یونانی ہاتھ میں تسبیح لیے کچھ پڑھ رہا ہے، میں نے پوچھا کیا تم بھی تسبیح پڑھتے ہو؟ اس نے کہا ہاں بے شک ہمارے ہاں بھی اس کے پڑھنے کا حکم ہے، ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک یونانی پادری آگیا، اس پادری سے ہوٹل والے نے میرے سوال کا ذکر کیا۔ پادری نے ہنس کر کہا تم اجنبی ہو، جب فلسطین بیت المقدس اور شام کے شہروں میں جاؤ گے تو دیکھو گے کہ وہاں عام طور سے عیسائی، یہودی ایسی ہی تسبیحیں ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ جیسے کہ مسلمان اس کے بعد پادری نے دعائے حزب البحر مجھ کو سنائی اور کہنے لگا اگرچہ میں عیسائی ہوں لیکن میں نے ایک خاص کام کے لیے اس کو ایک مسلمان سے سیکھا تھا اور اس کو بہت مفید پایا، اس واسطے آج تک اس کا وظیفہ ترک نہیں کیا، روزانہ ایک دفعہ پڑھ

لیتا ہوں۔

میں نے کہا تمھارے عقائد مذہبی میں اس سے فرق نہیں آتا؟ اس میں تو اکثر باتیں ملت عیسوی کے منافی ہیں۔ بولا نہیں، وہ عیسائی نہیں ہوں جو تین خدا مانتے ہیں۔ یا حضرت عیسیٰؑ کی کو خدا کا فرزند تسلیم کرتے ہیں۔ میرے دل میں حضرت عیسیٰؑ کی ایک برگزیدہ اور کامل انسان کی طرح عظمت ہے، میں ان کے وجود کو اپنی اور ساری دنیا کی نجات کا باعث سمجھتا ہوں، لیکن اس کے ساتھ ہی مجھ کو پیغمبر اسلام کے تقدّس اور بزرگی کا بھی اقرار ہے۔

اور جب سے میں نے اس دعا کی تاثیریں دیکھی ہیں اس وقت سے تو میرے عقائد اسلام کی نسبت بہت اچھے ہو گئے ہیں، اس کے بعد وہ پادری مجھ کو اپنے گرجا میں لے گیا اور چائے کی دعوت کی، گرجا میں جا کر اس نے مجھ کو اپنا حجرہ دکھایا۔ جہاں قرآن شریف بھی موجود تھا۔

تجلّی ربّانی

پادری نے کہا حزب البحر کا ایک عجیب کرشمہ میں نے دیکھا، ایک دن میں اس کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہوا، تو ایک عیسائی لڑکی میرے پاس آئی۔ یہ بڑی پکّی عیسائی تھی، اور کبھی گرجا کی نماز ناغہ نہ کرتی تھی۔ اس کا باپ بیروت میں رہتا تھا اور بڑا مشہور مصنف تھا، مگر یہ لڑکی اپنے بھائی کے پاس جو قاہرہ میں ملازم ہے، رہتی تھی، اور کالج میں پڑھتی تھی۔

اس کو چونکہ مذہبی کتابوں سے بہت رغبت تھی، اس واسطے یہ میرے پاس آئی،

اور بولی۔ اے باپ، خداوند کی تجلّی کیونکر ایک گناہ گار بندہ اس دنیا میں دیکھ سکتا ہے؟ میں نے کہا گناہوں کا اقرار کر اور سچے دل سے نماز پڑھ، لڑکی نے کہا میں مدت سے ایسا ہی کرتی ہوں۔ مگر اے مقدس باپ، میری آنکھ نے کچھ نہیں دیکھا، کیا تم مجھ کو دکھا سکتے ہو؟ میں نے دل میں کہا یہ بہت بے ڈھب مطالبہ ہے، میں کیونکر اس کو تجلّی ربّانی دکھاؤں، اور کیا میں انکار کر دوں؟ اور اس کا دل اپنی طرف سے پھیر دوں؟ میں نے اس کے خوبصورت بالوں پر ہاتھ رکھ کر کہا:۔

بیٹی! جو کچھ میں تجھے بتاؤں تو اس پر عمل کرے گی؟ لڑکی نے جھک کر میرے دامن کو بوسہ دیا۔ اور کہا ہاں اے باپ! میں تمہارے کہنے کو مانوں گی۔ مجھ کو خداوند کی قدوسیت دکھاؤ۔

اس وقت مجھ کو سب سے زیادہ تشویش اس کی تھی، کہ اگر میں حزب البحر بتادوں تو ممکن ہے کہ اس کا دل مجھ سے پھر جائے اور یہ سمجھے کہ مسلمانوں کا قرآن مجھ کو بتادیا کیونکہ وہ مذہب اسلام سے خوب واقف تھی اور عربی کی کتابیں اسلام کے متعلق پڑھا کرتی تھی۔
تاہم میں نے دل مضبوط کر کے دعائے حزب البحر اس کو بتائی اور کہا بیٹی! اس کو تین رات برابر پڑھ اور دیکھ کہ خدا تجھ پر ظاہر ہوگا۔
لڑکی دعا کو دیکھ کر مجھ کو دیکھنے لگی، گویا وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھ پر عتاب کرتی تھی۔

میں نے گردن پھیر کر کہا، اگر تو کمزور ہے تو خداوند کے دربار سے نکل جا، وہ تجھ کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں رکھتا۔ اگر تیرا دل شک کرتا ہے تو جان لے کہ تو محروم قسمت والی لڑکی ہے۔

لڑکی نے کہا باپ! میں حکم مانوں گی، مگر یہ کیا ہے؟ کیا قرآن مجھ کو تجلّی دکھائے گا؟
میں نے کہا خاموش نادان عورت! تو بھید کے قابل نہیں ہے۔ میرے اس کہنے
سے لڑکی کانپ گئی، اور اس نے کہا میں تیار ہوں، تم بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟
تب میں نے اس کو حزب البحر کی ترکیب بتائی، اور اس نے سر جھکا کر تعظیم ادا کی اور
چلی گئی۔

چوتھے دن مجھ کو اس کا انتظار تھا، میرا دل خدا سے کہتا تھا کہ مجھ کو شرمندگی نہ ہو
آخر دروازہ کھلا اور میں نے اس لڑکی کو ہشّاش بشّاش آتے دیکھا، وہ گھٹنوں کے بل میرے
سامنے جھک گئی، اس کے لمبے لمبے بال زمین کے قریب تھے، جب اس نے مجھ سے کہا۔
"میں نے رب کو پا لیا۔ میں نے اس کی تجلی دیکھی، باپ! میں تیرے جوتے پر سر جھکاتی
ہوں۔"

میں نے کہا تو بیان کر، تاکہ میں خداوند کی قدوسیت کا ذکر سنوں۔

بولی تیسری رات جب میں نے اس دعا کو اپنی زبان سے ختم کیا، نیند میرے
بازوؤں پر آگئی، اور میں نے آنکھ بند کر کے سونا شروع کیا۔ اس وقت میں نے دیکھا
آسمان میری طرف جھکا اور اس کے تارے میرے گرد جمع ہونے لگے، چاند، سورج
سونے، چاندی کی پلیٹ میں رکھے ہوئے میرے دائیں بائیں لائے گئے، اس کے بعد
دیکھا کہ میرا یسوع آسمان زمین کے بیچ میں نورانی شعاعوں پر سوار کھڑا ہے، اور مسکرا کر
مجھ سے کہتا ہے، اپنا غریب دل مجھ کو دے، تاکہ میں اس کو بپتسمہ دوں، میں منہ سے کچھ نہ
کہنے پائی تھی کہ ایک بہت زور کی آواز آئی، جیسے کہیں بجلی گرجتی ہے، اور اس کے
ساتھ ہی کچھ چمک سی ہوئی، جس نے میرے کانوں اور آنکھوں کو بے کار کر دیا، جب

میری آنکھ کھلی اور میں نے اپنا چہرہ دیکھا تو بہت روشن تھا جس کے دیکھنے سے دل میں ایک ایسی خوشی ہوئی، جو کبھی میں نے نہ دیکھی تھی، اس کے بعد مجھے یاد نہیں کہ میں نے کیا دیکھا۔ مگر وہ دیکھا جس کو دوبارہ دیکھنے کی ہوس رکھتی ہوں۔

لڑکی کا یہ بیان سنکر میرا دل خوشی و شادمانی سے اچھلنے لگا، اور میں نے اپنے خدا کے آگے سر جھکا کر اس کی حمد میں ایک نغمہ گایا۔

۶ چھ

قاہرہ سے میں طنطا ہوتا ہوا اسکندریہ پہنچا، اسکندریہ میں سنا کہ قصیدہ بردہ کے مصنّف کا اسی شہر میں مزار ہے، رہنما کو ساتھ لے کر میں اس مزار پر گیا، بہت بابرکت اور باأثر جگہ تھی۔ روضہ شریف میں چاروں طرف سنہری حرفوں میں قصیدۂ بردہ لکھا ہوا تھا۔ میں اس کو پڑھ رہا تھا کہ مزار شریف کے پاس میں نے ایک بزرگ صورت عرب کو دیکھا جو دعائے حزب البحر زور زور سے پڑھ رہے تھے، رہنما نے کہا کہ یہ صاحب اسکندریہ کے مشہور عامل ہیں، اور حزب البحر کے عمل سے ہزاروں آدمیوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

میں کچھ دیر ٹھیرا، تاکہ ان سے ملاقات کروں۔ مگر معلوم ہوا کہ دو تین گھنٹے میں فارغ ہوں گے اس لیے چلا آیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسکندریہ میں حزب البحر کا چرچا موجود ہے۔

سات

اسکندریہ سے روانہ ہو کر بیت المقدس پہنچا وہاں بائیس روز ٹھیرنا ہوا اثنائے قیام میں ایک بخاری بزرگ سے بارہا ملنے کا موقع ہوا، یہ وہی بزرگ ہیں جن کا ذکر رسالہ شیخ سنوسی وظہور امام مہدی میں آیا ہے، اور جنھوں نے عجیب و غریب پیشین گوئیاں ظہور حضرت مہدیؑ اور عیسائی حکومت کے مسلمان ہونے کی نسبت کی تھیں۔

ان بخاری بزرگ نے روسی علاقے کے بیسیوں واقعات سنائے ان میں ایک واقعہ حزب البحر کے متعلق بھی تھا، انھوں نے فرمایا جب روسیوں نے بخارا میں اپنا اثر پھیلانا شروع کیا تو چند دور اندیش حضرات نے حفظ ماتقدم کے خیال سے جد و جہد شروع کی۔ کئی جگہ معرکے ہوئے، امیر بخارا گو دل سے چاہتے تھے کہ روس کا اثر ان کے ملک میں نہ ہونے پائے، مگر روسی چالوں اور مکر و فریب کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔

ایک روز دو سو بخاریوں کا قافلہ جمع ہوا۔ اور رات کے وقت روسی چھاونی پر حملہ کیا۔ بخاریوں کو معلوم نہ تھا کہ چھاونی والے خبردار ہیں اس لیے وہ بڑے اطمینان سے بڑھے چلے گئے۔ اور روسیوں نے دانستہ اپنے آپ کو غافل بنا دیا۔ یہاں تک کہ بخاری چھاونی کے اندر داخل ہو گئے۔ جب بخاری افسر کے خیمے کے پاس پہنچے تو چاروں طرف سے سپاہیوں نے گھیر لیا۔ اور گولی چلنے لگی، نہایت سخت خونریزی ہوئی۔ مگر کہاں یہ مٹھی بھر آدمی اور کہاں ہزار ہا روسی۔ ڈیڑھ سو کے قریب بخاری شہید ہو گئے، اور روسی بھی بہت مارے گئے۔

مسلمانوں میں ایک شخص حزب البحر کا عامل تھا، اس نے جب دیکھا کہ باقی ماندہ

مسلمان بھی نہ تیغ ہوا چاہتے ہیں تو حزب البحر کو با آواز بلند پڑھنا شروع کیا، اور جب وہ
وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
پر پہنچے اور تین بار گرج دار آواز میں انھوں نے یہ جملہ کہا سامنے کے تمام سپاہی اوندھے منھ گر پڑے اور بندوقیں ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئیں، یہ دیکھ کر باقی ماندہ سپاہی بھاگے اور یہ مسلمان نہایت اطمینان سے اپنے گھر واپس آئے۔

آٹھ

بخاری بزرگ نے اور بھی کئی قصے حزب البحر کے سنائے، میں نے ان سے دریافت کیا، روس اور بخارا میں اشارات حزب البحر کا وہی طریقہ ہے جو ہندوستان میں ہے؟ انھوں نے فرمایا ہندوستان میں کیا ہے؟ میں نے ان کو دعا سنائی اور اس کے اشارے بتائے، فرمایا، ہاں اسی کے قریب ہے، لیکن بعض مشائخ کو میں نے دیکھا کہ وہ اشارے نہیں کرتے۔

چنانچہ ایک دفعہ میں باکو میں تھا۔ وہاں ایک مسلمان درویش کو دیکھا کہ جنگل میں چشمے کے کنارے یہ دعا پڑھ رہا تھا اور پانی میں کنکر پھینکتا جاتا تھا، اس کو میں نے اشارات کرتے نہیں دیکھا اور نہ اس نے جملوں کی تکرار کی، پڑھتا جاتا تھا اور سامنے کے رکھے ہوئے کنکر پانی میں ڈالتا جاتا تھا۔

میں نے بخاری بزرگ سے پوچھا، تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہ کنکر کیوں ڈال رہا تھا؟ بخاری صاحب نے فرمایا، میں نہیں جانتا، اور نہ میں نے دریافت کیا، کیونکہ وہ برابر اپنے عمل میں مشغول رہا، یہاں تک کہ میں آگے روانہ ہو گیا، معلوم نہیں اس میں کیا اسرار تھا۔

۹ نو

بیت المقدس میں ڈاکٹر ابوالشدید نامی ایک یہودی رہتا ہے جو یہودیوں کی ایک نئی حکومت قائم کرنے کی فکر میں مصروف ہے۔ مسٹر مائرس نامی ایک صاحب امریکن سوسائٹی کے ممبر ہیں اور اردو بھی جانتے ہیں۔ اس وقت میرے ہمراہ تھے، ڈاکٹر ابوالشدید نے کہا ضرورت ہے کہ مسلمان اور یہودی باہم اتفاق کر کے عیسائیوں کا زور توڑ دیں، دنیا میں مسلمانوں کی قوم سب سے زیادہ دلیر اور جنگ جو ہے، اور یہودیوں کی قوم سب سے زیادہ دولتمند ہے، پس چاہیے کہ یہ دونوں طاقتیں مل کر عیسائیوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکیں، اس کے بعد ڈاکٹر ابوالشدید نے یہودیوں کے ان منصوبوں کو بیان کیا جو سمرنا وغیرہ مقامات میں آج کل یہودی انجمنوں کے پیش نظر ہیں باتیں کرتے ہوئے ہم ایک مکان کے پاس سے گزرے جس کی نسبت ابوالشدید نے کہا یہ میرا مکان ہے، تھوڑی دیر یہاں توقف فرمایئے، چنانچہ میں مسٹر مائرس کے ہمراہ اس کے مکان میں گیا، اور تھوڑی دیر ابوالشدید کے قہوے اور سگریٹ کا لطف اٹھایا، جب ہم چلنے لگے تو ڈاکٹر ابوالشدید نے غایت مہربانی سے ایک تختی دکھائی جو غالباً نکل کی دھات کی بنی ہوئی تھی۔ اور روپے کی برابر بیضوی اس کا قطر تھا، اس میں ایک عبرانی زبان میں کچھ عبادت تھی اور دوسری طرف عربی زبان میں مسلمانوں اور یہودیوں کے باہمی معاہدے کے الفاظ تھے۔ اور چند نقوش بطور تعویذ کے اس عبارت کے نیچے کندہ تھے، ڈاکٹر ابوالشدید نے کہا یہ نشان ہے جو مسلمان یہودی اتحاد کے ممبروں کو اپنے پاس رکھنا ہوتا ہے، اس میں جو یہ نقش ہیں۔ یہ ہمارے

ایک مسلمان ممبر کی تجویز سے کندہ کرائے گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان نقوش کی برکت سے ہمارا اتحاد کامیاب اور سرسبز ہوگا۔

میں نے پوچھا آپ کو معلوم ہے کہ یہ نقش کاہے کے ہیں؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا، میں ٹھیک طور سے تو کہہ نہیں سکتا، مگر اتنا جانتا ہوں کہ بلاد افریقہ میں کوئی بزرگ ابوالحسن شاذلی گذرے ہیں اور ان کو جہاز میں طوفان کے وقت خدا کی طرف سے یہ دعا بتائی گئی تھی، جس کی برکت سے خدا نے ان کا جہاز تباہی سے بچا لیا تھا، ہمارے مسلمان ممبر کا یہ خیال ہے کہ آج کل تمام مسلمانوں اور یہودیوں کی زندگی کا جہاز عیسائی سمندر میں تباہی کے قریب آگیا ہے اس واسطے ہم کو مل جل کر کام کرنا چاہیے، اس نشان میں ایک طرف عبرانی عہد نامہ اور توریت کے چند نقوش متبرک ہیں۔ اور دوسری طرف عہد نامہ اور حزب البحر کے نقوش ہیں۔

مجھ کو یہ نشان دیکھ کر از حد تعجب ہوا۔ اول تو یہ امر ہی تعجب خیز تھا کہ مسلمان اور یہودی کیونکر اتفاق کر سکتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر اس گلٹ کے نشان نے متعجب کیا۔

دمشق

بیت المقدس سے روانہ ہو کر یافہ، حیفہ، بیروت دیکھتا ہوا دمشق پہنچا، دمشق بہت پرانی جگہ ہے، جہاں ہزارہا عجیب و غریب اسلامی یادگاریں ہیں۔ دمشق میں مدینے شریف سے واپسی کے وقت زیادہ قیام ہوا تھا، جب مدینہ شریف سے روانگی ہوئی تو ریل میں ایک بزرگ کا ساتھ ہوا تھا، جو شاذلیہ خاندان کے بہت بڑے شیخ

ہیں اور مکہ معظمہ میں رہتے ہیں۔ ان کا اسم گرامی حضرت مولانا محمد ابن شمس الدین محمد المکی الغابی الشاذلی تھا، راستے میں صحبت و ہم نشینی رہی، دمشق پہنچکر ان بزرگ نے اپنے سلسلۂ شاذلیہ کا خلافت نامہ مجھ کو مرحمت فرمایا۔ اور جس قدر اوراد و وظائف اس سلسلے میں ہیں وہ مجھ کو عنایت کیے۔ ان وظائف میں دعائے حزب البحر بھی تھی۔ میں یہ لکھنا بھول گیا کہ جب قاہرہ سے اسکندریہ روانہ ہوا ہوں تو راستے میں کچھ عرصے طنطا میں قیام ہوا تھا، طنطا مصر میں ایک مشہور جگہ ہے۔ جہاں حضرت مولانا سید احمد بدوی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے یہ بزرگ بلاد افریقہ میں ایسے ہی ہردلعزیز اور مقتدائے خاص و عام مانے جاتے ہیں، جیسے ہمارے علاقے میں حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحؒ کی شان ہے۔ جب میں اس متبرک مزار کی زیارت سے فارغ ہوا تو میں نے سنا کہ یہاں ایک بزرگ جو اس خانقاہ کے سجادہ نشیں اور بڑے شہرہ آفاق شیخ ہیں۔ قریب میں رہتے ہیں، ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت دیر تک فیضانِ تکلم اور ارشاد سے فیضیاب ہوتا رہا چلتے وقت ان بزرگ نے جن کا نام نامی حضرت مولانا محمد عبدالرحیم الشاذلی تھا، مجھ کو اپنے سلسلہ کا خلافت نامہ عطا فرمایا، اور اعمال و وظائف بھی اپنے سلسلے کے دیئے، جن میں حزب البحر، حزب الکبیر، حزب الصغیر وغیرہ بہت سی دعائیں تھیں، میری زندگی میں گویا یہ سب سے پہلا موقع تھا، کہ مجھ کو شاذلیہ خاندان کی خلافت نصیب ہوئی۔ اور اس کے فیوض و برکات سے بہرہ اندوز ہوا۔ اس کے بعد دمشق میں حضرت مولانا محمد ابراہیم الغابی المکیؒ الشاذلی سے اسی سلسلے کا دوسرا خلافت نامہ اور حزب البحر کی اجازت حاصل ہوئی۔ اور یہیں دمشق میں شاذلیہ سلسلے کی تیسری خلافت حضرت شیخ ابوالشامات نے جو ملک شام کے سب سے بڑے مشائخوں میں

مانے جاتے ہیں۔ عطا فرمائی۔ انھوں نے بھی وظائف شاذلیہ میں حزب البحر کی اجازت دی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حزب البحر کا ان ملکوں میں اس قدر چرچا ہے کہ بزرگانِ دین اپنے اجازت ناموں میں اس کی اجازت ضرور دیتے ہیں۔

میں نے اوپر وعدہ کیا ہے کہ حجاز وافریقہ وعراق وغیرہ میں وہ تمام قصے جو سفرِ بلاد اسلامیہ میں حزب البحر کی نسبت میں نے سنے ان کو بیان کردوں گا، مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ بہت طویل ہوتا جاتا ہے۔ اور جتنا بھی بیان کیا گیا وہ میرے خیال میں حزب البحر کی ہردلعزیزی اور عالمگیر عظمت وتاثیر ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔ اب زیادہ طول کلامی کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا اصل مقصود شروع کیا جاتا ہے۔

ابتدا میں صاحب حزب البحر کے نہایت مختصر سے حالات جن میں ان کی پیدائش اور وفات کا مجمل سا اشارہ تھا، حضرت مولانا محمد عبدالرحیم الشاذلی الطنطاوی کی کتاب سے لکھے گئے ہیں۔ مگر وہ کافی نہیں ہیں۔ اس واسطے یہاں وہ حالات درج کیے جاتے ہیں، جو حضرت شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی نے عنایت فرمائے ہیں۔ یہ حالات حضرت شاہ صاحب نے ایسے پیرائے میں لکھے ہیں کہ ان میں مصنف کی زندگی پر پڑھنے والے کو بہت کافی عبور ہو جاتا ہے۔ نیز حزب البحر کے وہ خاص خاص نکات بھی جن کا سمجھنا عامل حزب البحر کے لیے لازمی اور ضروری ہے، حل ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ اخیر میں جہاں حزب البحر کا طریق عمل بتایا گیا ہے امور مجمل کی نسبت میں نے بھی کچھ لکھا ہے لیکن حضرت شاہ صاحب کی تشریح عارفانہ، فاضلانہ اور بالکل کامل ومکمل ہے۔ ناظرین کو چاہیے کہ حضرت شاہ صاحب کے اس مضمون کو غور سے پڑھیں۔

دراصل حضرت شاہ صاحب نے میرے استفسار کے جواب میں عرصہ ہوا جب دو نوازش نامے بھیجے تھے، اور اب میں ان کی اجازت سے یہ خطوط درج رسالہ ہذا کرتا ہوں جو یہ ہیں

پہلا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجبی و مخلصی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کثر اللہ تعالیٰ امثالکم فینا، از خادم درویشاں محمد سلیمان قادری چشتی ہدیۂ تسلیم پذیرا فرمایند۔

امابعد دعائے حزب البحر کے متعلق جو حضرت نے استفسار فرمایا ہے، اس کا جواب مشرح بہ تفصیل ذیل ہے، مگر پہلے یہ ضرور خیال شریف میں رہے کہ کسی شخص کی تالیف کردہ دعا ہمارے مشائخوں میں داخلِ حزب و وظیفہ نہیں ہوسکتی۔ جب تک وہ انوار سنت محمدیہ سے منوّر نہ ہولے، مگر یہاں انوار سنّت محض محدثین کی اسناد ظاہری پر منحصر نہیں، بلکہ الہامی وجدانیات اور روحانیت نبویہ، ارشاد کشفیہ محمدیہ سے بھی بجنسہٖ یہ سلسلہ جاری ہے، اور جاری رہے گا، پس مجموعہ دلائل الخیرات و حرز یمانی، و اورادِ فتحیہ، دعائے حزب البحر وغیرہا یہ سب ایک قسم کے ماثورہ ورد ہیں۔ کسی کو روحانیت سے پایا، کسی کو اپنے ذوق وشوق میں ادا کیا، اور روحانیت اقدس سے منظور کرالیا، کسی کو الہام و واردات سے اخذ کیا۔ اور جیسے محدثین کی جمع کردہ دعاؤں میں سند کی ضرورت ہے۔ اسی طرح مشائخوں کی روحانی ماثورہ دعاؤں میں بھی سند کی ضرورت ہے۔ اسی لیے ان حضرات میں اجازت و شجرے کا معمول ہے، اور جس طرح

محدثین کی جمع کردہ دعاؤں میں بوجہ بُعدِ زمانہ و قلت حفظ وغیرہما کے کچھ الفاظ وغیرہ کا یا کمی و بیشی بعض جملات کی ہوتی ہے اسی طرح مشائخوں کے ہاں بھی کچھ اختلاف ہوتا ہے، مگر مبصرین تطبیق یا ترجیح کی کوئی صورت ضرور نکال لیتے ہیں۔

اس تمہید کے بعد اب خاص دعائے حزب البحر کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

حزب البحر

یہ وہ دعا ہے کہ حضرت سیدی ابوالحسن الشاذلی قدس اللہ نفسہٗ جب سمندر میں جہاز پر سوار ہو کر حج کے لیے جا رہے تھے، اور ہوا نے مخالفت کی، لوگ بیم و ہراس میں تھے اور مایوسی کا عالم تھا، اس وقت آپ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے، اور آپ کو یہ دعائے مبارک تلقین فرمائی گئی۔ آپ نے خود پڑھی اور لوگوں سے پڑھوائی اس کی برکت سے ہوا موافق چلی اور سب لوگ منزل مقصود کو پہنچ گئے، جہاز کا نصرانی کپتان اور دیگر غیر مذاہب اشخاص اس کرامت سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ قصّہ عامہ کتب مناقب وسیر و کشف الظنون جلد ۱، صفحہ ۳۳۲ میں بھی مختصر و مطول درج ہے۔

اس حزب کی تمام دعائیں باستثنائے تین دعاؤں کے قریب قریب ماثورہ ہیں جن کا پتہ حدیث کی کتابوں میں ملتا ہے، علمائے ظاہر اپنی نکتہ چینی سے کبھی نہیں رکتے مصر کے علماء باوجودیکہ ان میں محققین ہمارے حضرت سیّدی کے حلقۂ ارادت میں تھے، مثل حضرت شیخ العلماء عزالدّین بن عبدالسّلام اور ابن دقیق العید اور عبدالعظیم مندری محدّث وغیرہم کے۔ مگر پھر بھی دعائے تسخیر وغیرہ کے متعلق حضرت سیّدی پر لوگوں

نے زبان اعتراض کھولی، حضرت نے اس کا جواب ان لفظوں میں دیا۔ وَاللّٰہِ لَقَدْ اَخَذْتُہٗ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَرْفًا بِحَرْفٍ ۔ یعنی یہ الفاظ میں نے خود نہیں تراشے ہیں بلکہ ایک ایک حرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے لیا ہے (تتن کبریٰ امام عبدالوہاب شعرانی، جلد ۱، صفحہ ۲۲۴) اس جواب کے بعد پھر کچھ بولنا محض گستاخی و بے باکی ہے، مصر میں حضرت سیّدی کے معتقدین اور خلفاء نے اس کا ورد شروع کیا۔ اجلّ خلفاؤں میں آپ کے حضرت ابی العباس مرسی ہیں۔ آپ بھی اس حزب کو بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر پڑھا کرتے تھے (یہ فقیر محمد سلیمان بھی دونوں وقت پر مداوم ہے)۔

صحیح نسخہ دُعا

حضرت شیخ عطاء اللہ الاسکندری المحدّث خلیفہ حضرت ابی العباس المرسی نے اپنے حضرت اور اعلیٰ حضرت کے احوال میں ایک کتاب لکھی ہے، جس کا نام "لَطَائِفُ الْمِنَنِ فِیْ مَنَاقِبِ اَبِی الْعَبَّاسِ وَشَیْخِہٖ اَبِی الْحَسَنِ" ہے۔ اور وہ مصر میں چھپ بھی گئی ہے، اس میں یہ دعا اسی طرح ہے، جس طرح میرا طریقۂ ورد ہے۔ ذرا بھی فرق نہیں ہے۔ البتہ میرے ورد میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ زیادہ ہے۔ اس میں نہیں ہے مگر ابن بطوطہ سیاح نے جو یاقوت العرشی خلیفہ حضرت سیدی سے نقل کیا ہے، اس میں یہ حوقلہ بھی داخلہ ہے، اسفار ابن بطوطہ دیکھ لیجیے۔ الغرض میں کہہ سکتا ہوں کہ ہمارا ورد بعینہٖ خلفائے خاص اور خلفاء سے منقول اور اصل کے مطابق ہے، بس اس کو تمام اختلافات ورد پر ترجیح ہے۔ علاوہ ازیں مجھے

اس کی اجازت حضرت شیخ شیوخ العالم حاجی امداد اللہ صاحب چشتی صابری مکیؒ سے ہے۔ اور حضرت موصوف نے حضرت سیدی کے خاندان کے خاص ایک بزرگ سید زین العابدین سے بمقام شہر مکّا اجازت حاصل کی تھی۔ پس بمقتضائے، اَھْلُ الْبَیْتِ اَدْرٰی بِمَا فِیْہِ میں اسی طریقہ ورد کو اور اختلافات پر ترجیح دوں گا۔

اور بزرگوں نے یہ ادب بتایا ہے، کہ انبیاء علیہم السلام کے اسمائے گرامی پر علیہ السلام کہنا چاہیے، اس لیے ہر نبیؑ کے نام مبارک کے ساتھ علیہ السلام ہے جیسا کہ دلائل الخیرات میں پڑھا جاتا ہے، نسخہ لطائف المنن میں نہیں ہے، مگر میں اپنے اس ادب وشوق پر مجبور رہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علیحدہ سے ذکر کی ضرورت نہیں، تمام حزب انہی کا عطیہ، انہی کا فیض اور انہی کا کرشمہ ہے۔ سیدنا موسیٰ وسیدنا ابراہیم وسیدنا داؤد وسیدنا سلیمان علیہم السلام سب کو انہی کے ذریعہ سے جانا ہے ؎

سر خیل توئی و جملہ خیل اند ۔۔۔ مقصود توئی ہمہ طفیل اند!

ظاہر میں ان کے نام کو لاؤ نہ لاؤ، وہ تمہارے ہیں، تم ان کے ہو، دیکھنے والے تو عیسیٰؑ، موسیٰؑ، ابراہیمؑ سب میں انہی کو دیکھتے ہیں۔ اور جہاں پاتے ہیں انہی کو پاتے ہیں ؎

در جملہ جہاں دیدم فیضان محمدؐ را ۔۔۔ دیدیم بہر ذرّہ فرمان محمدؐ را

در کسوتِ ہر زاہد در طاعت ہر عابد ۔۔۔ دیدم بہمہ یکسر شایان محمدؐ را

اے نصر من واحمد یک جانم و دو قالب ۔۔۔ دیدم بہمہ قالب یک جان محمدؐ را

اس مبارک حزب کے فوائد و برکات کیا ہیں؟ اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے

جس کی شان ہے اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَعْطٰی یہ مصائب سے بہترین بچاؤ ہے، اور اس میں تفریج کروب ہے، خود حضرت سیدی (ابو الحسن شاذلیؒ) فرمایا کرتے تھے، لَوْ ذُکِرَ حِزْبِیْ فِیْ بَغْدَادَ اِذًا لَمَا اُخِذَتْ یعنی اگر اہل بغداد میری اس (حزب البحر) کو جاری رکھتے تو کبھی غنیم (ہلاکو) اس کو نہ لے سکتا۔

اور بیسیوں فوائد ہیں اور سینکڑوں برکات ہیں۔ جو اس حزب کے مداوم کو حسب صلاحیت شامل حال ہوتی ہیں۔ مجھے بھی اس کا تجربہ و معائنہ و مشاہدہ ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

اعتصام واختتام

اصل حزب میں داخل نہیں اور نہ قدماء سے منقول ہے، جب یہ ورد عملیات کی صورت میں لایا گیا تو اس فن کے لوگوں نے اس میں یہ اضافہ کیا میں روزانہ اصل دعا پڑھتا ہوں، مگر صفر کے مہینے میں اس کی ادائے زکوٰۃ کرتا ہوں، تو اعتصام واختتام بھی بمصلحت پڑھ لیتا ہوں، اشارات جس طرح میرے شیخ نے بتائے ہیں اسی طرح کیا کرتا ہوں، مگر یہ نہیں جانتا کہ یہ اصل صاحب دعا سے منقول ہے یا متاخرین نے بڑھایا ہے۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ یہ اشارات بے حد مفید ہیں۔ اس سے ملاحظہ معانی جلد ہو جاتا ہے۔ اور تمام دعاؤں میں اصل ملاحظہ معانی ہے، جو لوگ معانی سے بے خبر ہوتے ہیں وہ فقط الفاظ کی برکت سے مشرف ہوتے ہیں، معانی کے انوار ان سے بہت دور رہتے ہیں، آپ ماشاءاللہ اہل علم ہیں آپ کو معانی میں کیا تلقین کروں۔ آپ مجھ سے زیادہ اس میں درّاک ہیں، مگر ہاں چند اشارات کا عرض

کرنا ضرور ہے وہ بزبان قلم غیر مناسب ہے، بوقت ملاقات عرض کردوں گا بسم اللہ آپ کو اجازت ہے، آپ اسے داخل ورد کیجیے۔ وَالْاِسْنَادُ مَجْمُوْعَۃٌ فِیْ ثَبَتِنَا الَّذِیْ جَمَعَہٗ وَلَدِیْ حَسَنٌ وَسَنُرْسِلُہٗ اِلَیْکُمْ اِنْشَاءَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

محمد سلیمان قادری چشتی، از پھلواری

دوسرا خط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدومی حضرت خواجہ حسن نظامی، کثر اللہ امثالکم فینا۔

بعد تحیۂ سلام ودعا مدعا یہ ہے کہ روح افزا نامہ موصول ہوا، آپ اجازت نامہ فقیر بے تکلف داخل کتاب فرمائیے۔

دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں!
گر ما نہ رسیدیم تو شاید برسی

مگر جب کتاب آپ مرتب فرمائیں تو اس میں حضرت سیّد ابوالحسن شاذلیؒ کا کچھ احوال بھی قلم بند فرمائیں، ان کے مقدس حالات وسلسلے میں بعض باتیں نہایت ہی عجیب و غریب ہیں۔ یہ بزرگ سادات بنی حسن سے ہیں۔ ان کے آباء واجداد کا مولد ومنشاء مغرب اقصیٰ (مراقش) ہے۔ مگر حضرت سیّدی مغرب سے نکل کر تونس میں قیام پذیر ہوئے اور علم وفضل میں عرفانی دولت یہیں پائی، حضرت عبدالسلام بن مشیش ان کے مرشد ہیں، اور حضرت موصوف کا طریقہ تمام طرق سے علیحدہ ہے کہ حضرت

جابر جعفیؒ سے ملتا ہے اور وہ حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں عن ابیہ سیدنا علیؑ عن سیدنا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور یہ حضرت جابر جعفیؓ وہ ہیں کہ محدثین ان پر تشیع وغیرہ کی جرح کرتے ہیں، اور یہ اور بھی اس سلسلے کے انصال کی دلیل ہے، اس لیے کہ اکثر خدام وموالی مرتضوی پر تشیع کی جرح کی جاتی ہے۔ حضرت سیدی کی ظاہری آنکھیں نہ تھیں، حضرت سیدی ایک مدت تک تونس میں رہے، پھر وہاں سے اخراج پر مجبور ہوئے، اور مصر میں جلوہ افروز ہوئے، یہاں اسکندریہ، قاہرہ صحرائے عیذاب ان کے عرفانی انوار سے تاباں ہوگیا، حرمین شریفین ویمن میں ان کا غلغلہ بلند ہوا۔ مصری اکابر علماء وعرفان ان کے حلقۂ ارادت میں آئے، ہندوستان میں وہ زمانہ حضرت قطب الاقطاب و باواصاحب قدس اسرارہم کا تھا، اس لیے کہ حضرت سیدی ۵۹۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔ کئی صدی تک مصر و مغرب میں یہ سلسلہ محیط تھا۔ اس سلسلے میں اکابر فقہاء ومحدثین گزرے ہیں، اور حضرت سیدی اور ان کے خلفاء نے حقائق ومعارف علوم ربانی بہت بیان فرمائے ہیں۔ اور لوگوں نے اس سے بے شمار فائدے اٹھائے ہیں۔ حضرت سید مسائل تصوف میں نہایت محققانہ اور مجتہدانہ روش رکھتے تھے، وہ اپنے مریدین کو کسی شیخ کے پاس طالب ہونے سے روکتے نہ تھے۔ بلکہ فرماتے تھے، نَحْنُ لَا نُقَیِّدُ عَلٰی مُرِیْدِنَا اَنَّہٗ لَا یَجْتَمِعُ بِغَیْرِنَا اِنَّمَا نَقُوْلُ لَہٗ اِنْ وَجَدْتَ مَنْہَلًا اَعْذَبَ مِنْ مَنْہَلِنَا فَعَلَیْکَ بِہٖ۔ حضرت ابوالعباس مرسیؒ فرماتے ہیں کہ ہم سب شیوخ زمانہ کے ہاں سیرابی کے لیے جاتے تھے، مگر سچ یہ ہے کہ سوائے اس چشمۂ شیریں کے کہیں سیرابی نہ ہوتی تھی۔

حضرت سید کبھی یہ بھی فرماتے کہ میرا طریقۂ عرفان اہل مشرق و اہل مغرب سے بالکل علیحدہ ہے، ہمارے ہاں شجرے وسند کی ضرورت نہیں، یہاں محض مواہبت اور جذب الٰہی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط ہمارے مربّی ہیں، جو کچھ پایا انہی سے پایا، کبھی فرماتے کہ عبدالسلام ابن مشیش رضؓ میرا ابتدائی مربّی تھا اب ہم اور ہی دریاؤں سے سیراب ہوتے ہیں۔

حضرت سید رضؓ نے پیشین گوئی فرمائی تھی، کہ میرے واسطے پانچ ہیں۔ میرے طریقے کا ایک آفتاب عالم تاب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، اور حضرت سیدی شیخ محمد حنفی شاذلیؒ کا زمانہ آگیا۔ ان کے تصرفات اور کرامات نے بھی عام احاطت پیدا کی اور قطب و غوث کہلاتے تھے۔ مگر جب سے ہندوستان میں حضرت امام ربّانی شیخ احمد سرہندی مجدّد رحمۃ اللہ علیہ کثیر الدعاوی گزرے ہیں اور بعضے اوراد اکات و معارف میں منفرد ہیں یہ بزرگ بھی اسی طرح ہیں۔ یہ حضرت غوث الثقلین رضؓ سے حضرت شاذلیؒ کا درجہ زیادہ بتاتے ہیں۔ اور اسی پر کفایت نہیں، بلکہ فرماتے ہیں کہ اس وقت اگر شیخ عبدالقادر رضؓ ہوتے تو میرا ادب کرتے، یہ اقوال بلا تردید امام شعرانی نے طبقات کبریٰ میں نقل کیے ہیں اور معہذا مقامات اولیاء میں ہم لوگوں کو دخل نہ دینا چاہیے، البتہ جمہور کے خلاف کسی بزرگ کا کوئی مکشوف ہو، تو واجب التاویل ہے، مگر اس کی عظمت و جلالت میں کوئی فرق نہیں۔ حضرت علی وفا مصری بن محمد وفا مصری جو اکابر اس طریقہ علیہ شاذلیہ کے گذرے ہیں۔ وہ اپنے والد قطب زمانہ سید محمد وفا رضؓ کی نسبت فرماتے ہیں۔ سَيِّدِىْ وَوَالِدِىْ صَاحِبُ الْخَتْمِ الْاَعْظَمِ فَالشَّاذِلِىْ وَجَمِيْعُ الْاَوْلِيَاءِ مِنْ جُنُوْدِ مَمْلَكَتِهٖ فَهُوَ يَحْكُمُ وَلَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِىْ سَائِرِ

السَّدَّ وَائِرِ فَلَا يُقَالُ لَنَا لِمَ لَا تَقْرَؤُنَ حِزْبَ الشَّاذِلِيِّ لِأَنَّكُمْ مِنْ أَتْبَاعِهِ۔

۔امام شعرانی یہاں پر کچھ بولے اور یوں کہا کہ "مدّعی ختم ولایت محمدیہ تو ایک جماعت صادق الاحوال گزری ہے، پس میرے خیال میں ہر زمانے میں ایک خاتم ہوتا ہے۔ جس طرح ہر ولی کے لیے ایک خضر ہے" واللہ اعلم بالصّواب (طبقات کبریٰ، جلد ۲، صفحہ ۱۴۱)

میرے مخدوم خواجہ! میں اصل مبحث سے دور چلا گیا، اس لیے اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں، مگر اتنا اور بھی کہا چاہتا ہوں کہ قدماء میں شاذ و نادر اور متاخرین میں بکثرت دعاوی اور اس میں تفرد پایئے گا، مگر اس وجہ سے ان کی بزرگی اور عظمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ پیرزادے عموماً جب اپنے اسلاف کے خلاف کسی بزرگ کا قول سنتے ہیں تو صرف تعجب و سکوت ہی سے کام نہیں لیتے، بلکہ طعن و تشنیع کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ یہ ان کی کم علمی اور قلت نظر کا سبب ہے، ہاں یہ خدا کا ہزار شکر ہے کہ ہمارے سلسلہ سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگان اپنے معارف و حقائق کے ضبط پر ہمیشہ قابو رکھا کیے اور حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلیؒ تک کبھی کسی بزرگ کی زبان سے ایسے کلمات سرزد نہ ہوئے جس سے جماعت صوفیہ میں اختلاف کی گنجائش ہو، معارف توحید بھی پردہ خفا میں تھا اِلَّا لِاَهْلِهٖ وَهُوَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ لَا بِلِسَانِ الْقَلَمِ۔ میرے مخدوم! میں اسی روش کو اسلم سمجھتا ہوں، اور کشف و الہام کا ڈھول بجانا یا اپنی مدرکات و معارف کے مداعی بالکل اپنے پیران کی روش کے خلاف سمجھتا ہوں، میں جناب کے لیے بھی سنوسیہ و شاذلیہ روش سے بہتر اپنی قدیم روش چشتیہ کو سمجھتا ہوں، جس کا پہلا قدم سوز و عشق و وجد و سوختگی ہے، پھر سوختگی کے بعد ایک ابدی

زندگی ہے، جہاں چشم بصیرت سب کچھ دیکھتی ہے، مگر زبان سے ادا نہیں کر سکتی، اسلیے کہ اس کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ یہ سوز و گداز دوسرے طریق میں نہیں، ضرور ہیں مگر ؎

شمع کی بے قراری کو کہاں پاتا ہے پروانا
لرزنا، چپکے رہنا، سر کٹانا، صاف جل جانا

اور یہ بھی کہوں گا کہ ہندوستان میں قادریہ ہوں یا سہروردیہ، یا نقشبندیہ، جن میں وجد و سوز و گداز ہے، وہ ہمارے ہی چشتیہ کا انعکاس ہے، چاہے ان کو اس کا درک ہو یا نہ ہو۔ یہ ہمارے ہی حضرات کی شان ہے ؎

سوختن خود را و طرز سوختن   شمع را پروانہ را آموختم

محمد سلیمان قادری چشتی از پھلواری

قبلہ و کعبہ حضرت شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر فرمایا، اس سے علاوہ علمی حقائق کی معلومات اور ان مسائل خاص کی تشریح کے جن کا جاننا اہل حزب البحر کے لیے ازبس ضروری اور مفید ہے، چند ہدایات ایسی ہیں کہ جن پر مجھ کو اور تمام ان لوگوں کو جن کے کان میں چشتیہ سلسلے کا حلقہ پڑا ہوا ہے، عمل کرنا اور ہر وقت پیش نظر رکھنا لازمی ہے۔

بے شک اس زمانے میں کشف و الہام کے دعوؤں نے آسمان و زمین کو سر پر اٹھا لیا ہے، حالانکہ فقیری کا کوچہ دعوے اور اظہار کا نہیں ہے۔

حضرت شاہ صاحب کے ارشاد ناموں کے بعد اب مرشد عالم مرشدی و مخدومی

حضرت مولانا شاہ بدر الدین چشتی قادریؒ سجادہ نشین پھلواری شریف کا سرفرازنامہ درج کیا جاتا ہے، جس میں حضرت نے حزب البحر کی اجازت کے ساتھ چند خاص طریقے اس کے عمل کے تعلیم فرمائے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ان نعمتوں کو اپنے لیے مخصوص اور مخفی رکھوں، اس واسطے کتاب میں درج کرتا ہوں، تاکہ ہر طالب راہ مولیٰ اور حاجتمند مقاصد دنیا اس سے فائدہ اٹھا سکے، حضرت اقدس کا سرفرازنامہ یہ ہے۔ (ان حضرت نے وصال فرمایا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

دعائے حزب البحر بموافقت روایت و اجازت حضرت حاجی امداد اللہ چشتی صابری قدس اللہ سرہٗ میں نے چھپوایا تھا، تین نسخہ اس کا آج آپ کی خدمت شریف میں روانہ کر دیا ہے اس پر اپنی طرف سے آپ کو اجازت پڑھنے کی، نصاب دینے کی اور دوسروں کو اسی طرح کی اجازت دینے کی اجازت بھی میں نے لکھا دیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس حزب کی تاثیر و منافع سے متمتّع فرمائے۔

میری خاندانی اجازت میں جو مجھے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ محمد علی صاحب حبیب قادری قدس اللہ سرہٗ سے ہے، اس کے نصاب میں تو ترک حیوانات اور دوام پڑھنے میں فقط گائے کا گوشت ترک ہے، مجھے سفر میں (جس زمانے میں اتنا زیادہ سفر ہوا کرتا تھا کہ دوستوں نے رجال الغیب کی پھبتی کہی تھی، غریب و امیر سب کے گھر جانا ہوتا تھا) کسی غریب سے یہ کہنا کہ میں گائے کا گوشت نہیں کھاتا ہوں شرم کی بات معلوم ہوتی تھی، اس لیے اس کے پڑھنے اور نصاب کے دینے کا ارادہ ہی کبھی نہیں کیا،

مکہ معظّمہ زاد اللہ تعالیٰ جلالہٗ وکرامۃً میں جب حضرت عارف باللہ حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ سے مجھے اس کی اجازت ایسی ملی جس میں نصاب کے اندر بھی حیوانات کا ترک نہیں، اور بعد میں بھی گائے کے گوشت سے پرہیز نہیں، تو میں نے حرم شریف کے اندر ہی اس کا نصاب دیا۔ اور واپسی کے بعد مکان پر بھی مکرّر بہت دفعہ نصاب دیا، اور ہر سال ماہ صفر میں پرانے نصاب دیئے ہوئے اور کچھ نئے آدمی خانقاہ کی مسجد میں نصاب دیا کرتے ہیں۔

میں اپنا قدیم خاندانی طریقہ نصاب حزب البحر کا اور انواع حاجات میں جس جس طرح پر پڑھا جاتا ہے، ذیل میں لکھ دیتا ہوں، نصاب تو اس آسان طریقے سے دیجیے، اور دوسروں سے بھی دلوایئے اور بہ حسب ضرورت حاجات میں اس طریقے سے پڑھیے اور پڑھنے کو بتایئے جو ذیل میں تفصیل سے لکھا جائے گا۔

نصاب کا قدیم طریقہ جو کہ تمام ہندوستان کے مشائخ کے خاندان میں ترک حیوانات کے ساتھ معمول اور جاری ہے، وہی طریقہ خاندان مجیبیہ میں بھی ہے۔

ترک حیوانات جمالی وجلالی کرے، روغنوں میں تل کے تیل اور روغن بادام کی اجازت ہے۔ دریا یا تالاب کا پانی استعمال کرے، آب چاہ سے بھی پرہیز کرے، تنہائی میں روزہ رکھ کر پڑھے، ایسی چھری سے جس کا دستہ بھی لوہے کا ہو، اپنے چاروں طرف زمین پر خط کھینچ کر دائرہ بنا دے، سامنے پچھم کی طرف سے شروع کرے، اور داہنے لاکر پیچھے سے جاکر بائیں طرف سے ہوکر ابتدائی خط تک پہنچا کر اس جگہ اس کو زمین میں دھنسا کر چھری کو کھڑی گڑی ہوئی چھوڑ دے، اور قبلہ رُو بیٹھ کر نصاب کی غرض سے آیات اعتصام اور دعائے حزب البحر اور دعائے اختتام کو

بیک وضو پڑھے، عود و لوبان کا بخور جلائے۔

دعوتِ کبیر تین دن میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار، اس حساب سے کہ ہر روز ایکسو بیس ۱۲۰ بار پڑھے تا تین روز ہیں بحسب شرائط تمام کرنے کے بعد قبولیت عمل کے واسطے ایک گائے یا ایک خصی راہ خدا میں قربانی کرے اور صالحین وغیرہ کو کھلائے۔

دعوتِ متوسط بارہ دن میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار تمام کرے، یعنی ہر روز تیس ۳۰ بار پڑھے، اور ہر روز ایک مرغ صدقہ کرے، اور ہو سکے تو کچھ نقد بھی ہر روز صدقہ دے، یہ شرط فقط دعوت متوسط میں ہے۔

دعوتِ صغیر یہ کہ چالیس ۴۰ دن میں یہ تعدادِ مذکور پوری کرے، بعض کا قول ہے کہ چاہے تو چھ دن میں تمام کرے، روزانہ ساٹھ بار کے حساب سے۔

نصاب کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ سال بھر تک بلا ناغہ ایک بار پڑھ لیا کرے اور سوائے گائے کے گوشت کے کسی حلال چیز سے پرہیز نہیں ہے۔

نصاب کے بعد ہر روز ایک بار عصر کی نماز کے بعد پڑھا کرے، اور گائے کے گوشت سے ہمیشہ پرہیز رکھے۔

اگر حصول دولت و مال اور اپنے کاموں کے ثبات و استقلال کی غرض سے پڑھے تو پہلے تین بار اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ آخر سورۃ تک پڑھ لیا کرے، اور اگر کسی بڑی مہم کے سَر اور آسان ہونے کے واسطے پڑھے، تو حزب البحر کے اندر کلام اللہ کی جو آیات ہیں وہ جس سورہ کی آیات ہوں وہاں سے تمام سورۃ تک تمام کرکے پڑھے۔

دشمن کو کمزور کرنے کو اوّل تین بار سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھ کر حزب البحر پڑھے۔

چشم زخم کے دفع کی غرض سے آیت کریمہ اِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ لِلْعٰلَمِیْنَ تک تین بار، سورۃ کافرون تین بار، سورۃ اخلاص تین بار، سورۃ فلق تین بار، سورۃ ناس تین بار پڑھے۔

کسی کو اپنی طرف مائل کرنے اور محبت و تسخیر کے لیے چالیس بار پڑھ کر عرق گلاب پر پھونکے، ہر بار جب اس مقام پر پہنچے وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِیْحًا طَیِّبَةً كَمَا هِیَ فِیْ عِلْمِكَ تو اس آیت کو ستر بار پڑھے یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط اس کے بعد اِلٰهِیْ اَلِّفِ الْمُحَبَّةَ وَ الْمَوَدَّةَ فِیْ قَلْبِ فُلَانَ (مطلوب کا نام) بِنْ فُلَانَةَ (ماں کا نام) اٰمِیْن اٰمِیْن تین بار پڑھے، بعد اس کے بقیہ حزب البحر کو تمام کرے، ہر بار اسی طرح پڑھ کر عرق گلاب پر دم کرے، تین روز پڑھنے کے بعد کسی شیشے میں رکھے، جب مطلوب سے ملاقات کو جائے تو اس عرق کو لے کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر لگائے۔

دفع اعداء کے لیے ہر روز ۳۳ بار پڑھے، اور ہر بار جب اس مقام پہنچے وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا تو اس اسم کو ستر بار پڑھے یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَاهِرُ اس کے بعد کہے:۔

اِدْفَعْ شَرَّ فُلَانَ بِنْ فُلَانَةَ وَاجْعَلْهُ مَشْغُوْلًا بِنَفْسِهٖ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ایک بار

بیمار کی شفا کے واسطے ہر روز پچیس بار پڑھے، اور ہر بار جب اس آیت پر پہنچے، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ الخ۔ اس آیت شریف کو ستر بار پڑھے، وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ، اور کہے یَا شَافِیْ اِشْفِ

فُلَانَ بِنْ فُلَانَ عَنْ جَمِيْعِ الْاَسْقَامِ وَالْاٰلَامِ۔

سفر کی سلامتی اور امن طریق کے لیے سفر کرنے سے پہلے بارہ بار پڑھے اور ہر بار جب اس مقام پر پہنچے بِحَوْلِ اللّٰہِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْنَا تو ستر بار پڑھے یَا حَفِیْظُ اَحْفِظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵۔

بادشاہ اور حکام و دولتمندوں کی تسخیر کی نیت سے ہر روز اکیس بار پڑھے، یَا عَزِیْزُ عَزِّزْنِیْ فِیْ عَیْنِ فُلَانَ بِنْ فُلَانَۃَ اس کے بعد تین بار سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ پڑھے، ان سب کے تمام کرنے کے بعد اس بادشاہ یا حاکم یا دولتمند وغیرہ کے سامنے جاکر دور سے سلام کرے۔

ادائے قرض کے واسطے ہر روز پندرہ بار پڑھے، اور جب اس جگہ پہنچے وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ ۔ تو ستر بار پڑھے، اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

فتح باب رزق کے لیے اکتیس بار عرق گلاب پر پڑھ کر پھونکے، اگر گلاب نہ ملے تو نہر کا پانی جو طلوع آفتاب سے پہلے لایا گیا ہو، اس پر پڑھے اور ہر بار جب اس مقام پر پہنچے اِفْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۵ تو ستر بار قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ، بِغَیْرِ حِسَابٍ تک پڑھے، اور اس عرق یا پانی دم کیے ہوئے سے اپنے دونوں ہاتھ اور منھ دھوئے۔

دعائے حزب البحر کی دس شرطیں ہیں، جس کی رعایت ہر پڑھنے والے کو ضروری ہے:۔ اجازت[1] صحیح، زکوٰۃ[2] صحیح، پاکی جوارح[3]، جمعیت[4] خاطر، پابندی[5] شریعت اکل[6] حلال، خسیس[7] مراد طلب نہ کرنا، اعتصام[8]، اختتام[9]، انتظار[10] ۔

حزب البحر اگر کبھی ناغہ بھی ہو جائے تو مکرر نصاب دے۔

محمد بدر الدین، از پھلواری، ۲۹ شعبان یکشنبہ ۱۳۲۱ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَحَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط

طریقۂ خاص نصاب حزب البحر کا کہ حالت نصاب میں یا بعد نصاب کے لباس اور کھانے پینے میں سوائے ممنوعات شرعیہ کے دوسری کسی چیز سے پرہیز نہیں ہے، بقید تاریخ چھٹی، ساتویں آٹھویں، ماہ صفر کے تین دن تک روزے رکھے اور مسجد میں اعتکاف کرے، اور ہر روز تین بار پڑھے، چاشت کے وقت ایک بار، مغرب کے بعد ایک بار، عشاء کے وقت ایک بار۔

پس چاہیے کہ ۵ صفر کو غروب آفتاب سے پہلے بہ نیت خالص عبادت حق تعالیٰ کے تین روز کے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو، اور بعد نماز مغرب کے ایک بار پڑھے، پھر چھٹی تاریخ بوقت چاشت ایک بار، اور بعد نماز مغرب ایک بار، بعد عشا ایک بار اسی طرح تین روز پڑھے۔

نویں شب کو بعد نماز مغرب اعتکاف سے باہر آئے، اگر بعد نصاب کے روزانہ پڑھنے کا وقت مقرر کرنا ہو تو ایک بار پڑھ کر باہر آئے، اور اگر دوسرا وقت مقرر کرنا ہو تو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور پیشتر سے دعوت کا سامان مہیا کر رکھے، تاکہ اعتکاف سے باہر آکر چند صلحاء کی دعوت کرے، خود بھی ان کے ساتھ کھائے اور کھانا کھلانے کا ثواب حضرت سیدی ابو الحسن علی الشاذلی قدس سرہٗ کی روح پاک کو ہدیہ کرے، اور کسی کو اجازت دینے کے وقت بھی کچھ شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھ کر صالحین کو

کھلانا اس طریقے میں معمول ہے۔

اس طریقے کی اجازت خادم رسول اللہ الامین محمد بدر الدین پھلواروی کو حضرت عارف باللہ حاجی شاہ امداد اللہ صاحب چشتی صابری قدس اللہ سرہ مہاجر سے ہے اور ان کو حضرت خواجہ زین العابدین قدس سرہ سے جو مصنف کے خاندان سے تھے، اجازت ملی تھی۔

پڑھنے کے طریقۂ نصاب میں سورۂ اخلاص تین بار، پھر معوذتین ایک ایک بار، سورۂ فاتحہ ایک بار :-

دعائے اعتصام

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
شروع بنام	اللہ	رحمت والے	بندہ نواز کے

اَللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ	اَلۡحَيُّ	الۡقَيُّوۡمُ ۚ	لَا تَاۡخُذُهٗ
اللہ	نہیں کوئی معبود مگر وہ	زندہ ہے	ہمیشہ قائم رہنے والا	نہیں پکڑتی اسکو

سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ۚ	لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ
اونگھ اور نہ نیند	اسی کے واسطے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے	اور جو کچھ زمین میں ہے

مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ	اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ	يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ
کون ہے وہ جو سفارش کرسکے اس کے پاس	بغیر اسکی اجازت کے	جانتا ہے جو کچھ آگے انکے ہے

وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ	وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ	بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ	اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے	اور نہیں گھیر سکتے	کچھ بھی اسکے علم سے	مگر جسقدر وہ چاہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	وَلَا يَؤُدُهٗ	حِفْظُهُمَا ج
سما لیا ہے اسکی کرسی نے	آسمانوں کو اور زمین کو	اور نہیں تھکاتی اسکو	نگہبانی ان دونوں کی

وَهُوَ الْعَلِيُّ	الْعَظِيْمُ	لَآ اِكْرَاهَ	فِي الدِّيْنِ	قَدْ تَّبَيَّنَ
اور وہ ہی بلند مرتبہ	بڑا	نہیں زبردستی	دین میں	تحقیق ظاہر ہو گیا ہے

الرُّشْدُ	مِنَ الْغَيِّ ج	فَمَنْ يَّكْفُرْ	بِالطَّاغُوْتِ	وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ
راہ پانا	گمراہی سے	سو جو شخص نہ مانے	شیطان کو	اور مان لے اللہ کو

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ	بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ج	لَا انْفِصَامَ	لَهَا ط
پس یقیناً تھام لیا اس نے	بڑا مضبوط کڑا	نہیں ٹوٹنا	واسطے اسکے

وَاللّٰهُ	سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○	اَللّٰهُ وَلِيُّ	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	يُخْرِجُهُمْ
اور اللہ	سننے والا جاننے والا ہے	اللہ دوست دار ہے	ان لوگوں کا جو ایمان لائے	نکالتا ہے انکو

مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ ط	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ
اندھیروں سے	طرف روشنی کے	اور جو لوگ کہ کافر ہوئے	دوست ان کے شیطان ہیں

يُخْرِجُوْنَهُمْ	مِّنَ النُّوْرِ	اِلَى الظُّلُمٰتِ ط	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ ج
نکالتے ہیں ان کو	روشنی سے	طرف اندھیروں کے	یہ لوگ ہیں	آگ کے رہنے والے

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ع	ایک بار	اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ
وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں		مضبوط پکڑتا ہوں میں اللہ کو

اَلْفَتَّاحُ	اَلْقَابِضُ	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ	اَلسَّمِيْعُ	اَلْعَلِيْمُ
جو کھولنے والا ہے	بند کرنے والا ہے	میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے	جو سننے والا	جاننے والا ہے

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ	بِسْمِ اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ ہ
شیطان راندے ہوئے سے	شروع بنام اللہ	رحمت والے	بندہ نواز کے

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا	فَقُلْ	سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ
اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ	جو ایمان لائے ہیں ساتھ نشانیوں ہماری کے	پس تو کہہ	سلامتی ہے اوپر تمہارے

کَتَبَ رَبُّکُمْ	عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ	اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ	مِنْکُمْ
لکھی ہے تمہارے پروردگار نے	اپنی ذات پر مہربانی	یہ کہ تحقیق جو کوئی عمل کرے	تم میں سے

سُوْٓءًۢ بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَاَصْلَحَ
برا کام ساتھ نادانی کے	پھر توبہ کرے پیچھے اس کے	اور نیکی کرے

فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ	وَکَذٰلِکَ	نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ
پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے	اور اسی طرح	جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں

وَلِتَسْتَبِیْنَ	سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ع	قُلْ	اِنِّیْ نُهِیْتُ
اور تاکہ ظاہر ہو جاوے	راہ گنہگاروں کی	کہہ	تحقیق میں منع کیا گیا ہوں

اَنْ اَعْبُدَ	الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط
یہ کہ عبادت کروں	ان لوگوں کی جو پکارتے ہو تم	سوائے خدا کے

قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ	اَهْوَآءَکُمْ	قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا	وَّمَآ اَنَا
کہہ نہیں پیروی کرتا ہیں	خواہشوں تمہاری کی	تحقیق گمراہ ہو جاؤنگا میں اسوقت	اور نہ ہونگا میں

مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ہ	ثُمَّ اَنْزَلَ	عَلَیْکُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ
راہ پانے والوں میں سے	پھر اتارا	تم پر	پیچھے غم کے

أَمَنَةً	نُّعَاسًا	يَّغْشٰى	طَآئِفَةً مِّنْكُمْ	وَطَآئِفَةٌ
امن	اونگھ تھی	کہ ڈھانکتی تھی	ایک جماعت کو تم میں سے	اور ایک جماعت تھی

قَدْ أَهَمَّتْهُمْ	أَنْفُسُهُمْ	يَظُنُّوْنَ	بِاللّٰهِ	غَيْرَ الْحَقِّ
کہ فکر میں ڈالا تھا ان کو	جانوں ان کی نے	گمان کراتے تھے	ساتھ اللہ کے	سوائے حق کے

ظَنَّ	الْجَاهِلِيَّةِ ط	يَقُوْلُوْنَ	هَلْ لَّنَا	مِنَ الْأَمْرِ
گمان	جاہلیت کا	کہتے تھے	کیا ہے واسطے ہمارے	اختیار سے

مِنْ شَيْءٍ ط	قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ	كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط	يُخْفُوْنَ	فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ
کچھ چیز	کہہ تو تحقیق اختیار	سب کا سب واسطے اللہ کے ہے	چھپاتے ہیں	اپنے دلوں میں

مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط	يَقُوْلُوْنَ	لَوْ كَانَ لَنَا	مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ
وہ چیز جو نہیں ظاہر کرتے واسطے تیرے	کہتے ہیں	اگر ہوتا واسطے ہمارے	اختیار سے خوش

مَّا قُتِلْنَا	هٰهُنَا ط	قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ	فِيْ بُيُوْتِكُمْ	لَبَرَزَ الَّذِيْنَ
نہ مارے جاتے ہم	یہاں	کہہ اگر ہوتے تم	بیچ گھروں اپنے کے	البتہ نکل کھڑے ہوتے وہ لوگ

كُتِبَ عَلَيْهِمُ	الْقَتْلُ	إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج	وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ
کہ لکھا گیا ہے ان پر	مارا جانا	طرف خوابگاہوں اپنی کے	اور تاکہ آزمائے اللہ

مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ	وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
اس چیز کو کہ بیچ سینوں تمہارے کے ہے	اور تاکہ خالص کرے اس چیز کو کہ بیچ دلوں تمہارے کے ہے	اور اللہ جاننے والا ہے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط	وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ
سینوں والی بات کو	محمد اللہ کے رسول ہیں	اور جو لوگ ساتھ انکے ہیں

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ	رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ	تَرٰهُمْ	رُكَّعًا	سُجَّدًا
سخت ہیں کافروں پر	رحم دل ہیں آپس میں	دیکھتا ہے تو انکو	رکوع کرنیوالے	سجدہ کرنے والے

يَّبْتَغُوْنَ	فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ	وَرِضْوَانًا ؕ	سِيْمَاهُمْ
چاہتے ہیں	فضل اللہ کا	اور رضامندی اس کی	ان کی نشانی

فِيْ وُجُوْهِهِمْ	مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ	ذٰلِكَ	مَثَلُهُمْ
ان چہروں میں ہے	اثر سے سجدوں کے	یہ ہے	صفت ان کی

فِي التَّوْرٰىةِ	وَمَثَلُهُمْ	فِي الْاِنْجِيْلِ ؕ	كَزَرْعٍ	اَخْرَجَ
توریت میں	اور صفت ان کی	انجیل میں	جیسے کھیتی	نکالے

شَطْأَهٗ	فَاٰزَرَهٗ	فَاسْتَغْلَظَ	فَاسْتَوٰى	عَلٰى سُوْقِهٖ
سوئی اپنی	پس قوی کرے اسکو	پھر موٹی ہو جاوے	پھر کھڑی ہو جاوے	اپنی جڑوں پر

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ	لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ	وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
خوش لگتی ہے کھیتی کرنیوالوں کو	تاکہ غصے میں لاوے اللہ بسبب ان مسلمانوں کے کافروں کو	وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً	وَّاَجْرًا عَظِيْمًا
اور کام کیے اچھے	ان میں سے بخشش کا	اور بڑے ثواب کا

اَلِفْ بَا تَا ثَا جِيْم حَا خَا دَالْ ذَالْ رَا زَا سِيْن شِيْن صَادْ ضَادْ طَا ظَا عَيْن
غَيْن فَا قَافْ كَافْ لَامْ مِيْم نُوْن وَاوْ هَا يَا۔

؎ يَا رَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ۔

؎ پروردگار ہمارے لیے سہل اور آسان کر اور مت سختی کر ہم پر اے رب ہمارے۔

دعائے حزب البحر

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ه
شروع بنام	اللہ	رحمت والے	بندہ نواز کے

يَا اَللّٰهُ	يَا عَلِيُّ	يَا عَظِيْمُ	يَا حَلِيْمُ	يَا عَلِيْمُ	اَنْتَ رَبِّيْ
اے اللہ	اے بلند	اے بڑے	اے خطاپوش	اے جاننے والے	توہی میرا رب ہے

وَعِلْمُكَ حَسْبِيْ	فَنِعْمَ الرَّبُّ	رَبِّيْ	وَنِعْمَ الْحَسْبُ
اور تیرا علم مجھ کو کافی ہے	پس کیسا اچھا رب ہے	میرا رب	اور کیسا اچھا ہے بھروسہ

حَسْبِيْ	تَنْصُرُ	مَنْ تَشَآءُ	وَاَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ه
بھروسہ میرا	تو مدد کرتا ہے	جس کی چاہے	اور تو	غالب ہے	بندہ نواز ہے

نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ	فِي الْحَرَكَاتِ	وَالسَّكَنٰتِ	وَالْكَلِمٰتِ
ہم مانگتے ہیں تجھ سے بچاؤ	حرکتوں میں	اور خاموشیوں میں	اور بولنے میں

وَالْاِرَادَاتِ	وَالْخَطَرٰتِ	مِنَ الظُّنُوْنِ	وَالشُّكُوْكِ
اور ارادوں میں	اور خطروں میں	بدگمانیوں سے	اور شکوک سے

وَالْاَوْهَامِ	السَّاتِرَةِ	لِلْقُلُوْبِ	عَنْ مُّطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ
اور توہمات سے	جو پردے ڈال دیں	دلوں پر	غیب کے دیکھنے سے

فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ	وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا
پس تحقیق آزمائے جارہے ہیں مومن بندے	اور زیر وزبر ہو رہے ہیں سخت زلزلوں سے

وَاِذْ يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اور کہہ رہے ہیں	منافق لوگ	اور وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے

مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	اِلَّا غُرُوْرًا	فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا
کہ ہم سے جو وعدہ کیا تھا اللہ نے اور اسکے رسول نے	وہ بس یوں ہی تھا	پس جمادے ہم کو اور مدد کر ہماری

وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ	كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ	لِمُوْسٰى ١
اور مسخر کر ہمارے لیے دریا	جیسے کہ مسخر کیا تونے دریا کو	موسیٰ

عَلَيْهِ السَّلَامُ	وَسَخَّرْتَ النَّارَ	لِاِبْرَاهِيْمَ	عَلَيْهِ السَّلَامُ
علیہ السلام کے لیے	اور مسخر کیا تونے آگ کو	ابراہیم	علیہ السلام کے لیے

وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ	لِدَاوٗدَ	عَلَيْهِ السَّلَامُ
اور مسخر کیا تونے پہاڑوں اور لوہے کو	داؤد	علیہ السلام کے لیے

وَسَخَّرْتَ الرِّيْحَ	وَالشَّيٰطِيْنَ	وَالْجِنَّ
اور مسخر کیا تونے ہوا کو	اور شیطانوں کو	اور جنات کو

لِسُلَيْمٰنَ	عَلَيْهِ السَّلَامُ	وَسَخِّرْ لَنَا	كُلَّ بَحْرٍ
سلیمان	علیہ السلام کے لیے	اور مسخر کر ہمارے لیے	ہر دریا کو

ف١ اس جگہ آسمان کی طرف انگشت شہادت سے تین بار اشارہ کرے ١٢

هُوَلَكَ	فِى الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ	وَالْمُلْكِ	وَالْمَلَكُوْتِ
جو تیرا ہو	زمین پر اور آسمان پر	اور ملک ہیں	اور ملکوت ہیں
وَبَحْرُ الدُّنْيَا وَبَحْرُ الْاٰخِرَةِ		وَسَخِّرْلَنَا	كُلَّ شَيْءٍ
اور دنیا کے دریا ہیں	اور آخرت کے دریا ہیں	اور مسخر کر ہمارے لیے	ہر چیز کو
	يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ		
	اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں ہے حکومت ہر چیز کی		

لہ كٓهٰيٰعٓصٓ ، كٓهٰيٰعٓصٓ ، كٓهٰيٰعٓصٓ

اُنْصُرْنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۵	چھوٹی انگلی کھولے
مدد کر ہماری	کہ تو ہی سب سے اچھا مدد گار رہے	
وَافْتَحْ لَنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۵	اس کے برابر والی انگلی کھولے
اور کھول دے ہم پر	کہ تو ہی سب سے اچھا کھولنے والا ہے	
وَاغْفِرْ لَنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۵	درمیانی انگلی کھولے
اور معافی دے ہمکو	کہ تو ہی سب سے اچھا معافی دینے والا ہے	
وَارْحَمْنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۵	انگشت شہادت کھولے
اور رحم کر ہم پر	کہ تو ہی سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے	

لہ ہر حرف پر ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرلے، ابتدا خنصر سے اور انتہا ابہام پر کرے، پھر دوسری بار اسی ترکیب سے کھولے تیسری بار پھر بند کرے اور عبارت آیندہ کے ہر فقرے پر ایک انگلی کھولے ۱۲

وَارْزُقْنَا	فَاِنَّكَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝	انگوٹھا کھول کر ہاتھ پھیلائے
اور روزی دے ہمکو	کہ تو ہی سب سے اچھا روزی دینے والا ہے	

وَاهْدِنَا	وَنَجِّنَا	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝	وَهَبْ لَنَا
اور ہدایت دے ہمکو	اور نجات دے ہمکو	ظالموں کی قوم سے	اور عنایت کر ہم کو

مِنْ لَّدُنْكَ	رِيْحًا طَيِّبَةً	كَمَا هِيَ	فِيْ عِلْمِكَ	وَانْشُرْهَا
اپنے پاس سے	ہوا اچھی	جیسا کہ وہ	تیرے علم میں ہے	اور پھیلا اس ہوا کو

عَلَيْنَا	مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ	وَاحْمِلْنَا بِهَا	حَمْلَ الْكَرَامَةِ
ہم پر	اپنی رحمت کے خزانوں سے	اور اٹھا ہمکو اس ہوا کے ساتھ	اٹھانا بزرگی کا

مَعَ السَّلَامَةِ	وَالْعَافِيَةِ	فِي الدِّيْنِ	وَالدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ ط
ساتھ سلامتی کے	اور عافیت کے	دین میں	اور دنیا میں	اور آخرت میں

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا	اُمُوْرَنَا
کہ تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے	یا اللہ آسان کردے ہم پر	ہمارے کام

مَعَ الرَّاحَةِ	لِقُلُوْبِنَا	وَاَبْدَانِنَا	وَالسَّلَامَةِ	وَالْعَافِيَةِ
ساتھ راحت کے	واسطے ہمارے دلوں کے	اور بدنوں کے	اور سلامتی کے	اور عافیت کے

فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا	وَكُنْ لَّنَا صَاحِبًا	فِيْ سَفَرِنَا
ہمارے دین میں اور ہماری دنیا میں	اور ہو ہمارے لیے مونس	ہمارے سفر میں

وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا	وَاطْمِسْ	عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا
اور خلیفہ ہمارے گھروں میں	اور مٹا دے	چہرے ہمارے دشمنوں کے

وَامْسَخْهُمْ	عَلٰى مَكَانَتِهِمْ	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	الْمُضِيَّ
اور مسخ کردے دشمنوں کو	ان کی جگہوں میں	پس نہ طاقت رکھ سکیں	گذرنے کی

وَلَا الْمَجِیْءَ	اِلَيْنَا	وَلَوْ نَشَآءُ	لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ
اور نہ آنے کی	ہماری طرف	اور اگر ہم چاہیں	تو بے نور کردیں آنکھیں ان کی

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ	فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝	وَلَوْ نَشَآءُ	لَمَسَخْنٰهُمْ
پھر وہ دوڑیں راستے کی طرف	مگر کیونکر دیکھ سکیں	اور اگر ہم چاہیں	تو البتہ مسخ کردیں انکو

عَلٰى مَكَانَتِهِمْ	فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا	وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝
ان کی جگہوں پر	پھر نہ طاقت رکھ سکیں گذرنے کی	اور نہ پیچھے لوٹ سکیں

يٰسٓ ۝	وَالْقُرْاٰنِ	الْحَكِيْمِ ۝	اِنَّكَ	لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
یاسین	قسم ہے قرآن	حکمت والے کی	یقیناً تو	پیغمبروں میں سے ہے

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	تَنْزِيْلَ	الْعَزِيْزِ	الرَّحِيْمِ ۝	لِتُنْذِرَ قَوْمًا
سیدھے راستے پر ہے	(یہ قرآن) اُتارا ہوا ہے	(اللہ) غالب	و مہربان کا	تاکہ ڈراوے تم ان لوگوں کو

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ	فَهُمْ	غٰفِلُوْنَ ۝	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
کہ نہیں ڈرائے گئے ہیں باپ انکے	پس وہ	بے خبر ہیں	یقیناً سچ ہوئی بات

عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ	فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا	فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ
ان میں سے اکثر پر	اس لیے کہ وہ نہیں مانینگے بیشک کردیئے ہم نے	ان کی گردنوں میں

اَغْلٰلًا	فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ	فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝	وَجَعَلْنَا
طوق	اور وہ طوق انکی ٹھوڑیوں تک ہیں	اس لیے وہ سر اونچا کیے ہوئے ہیں	اور کی ہم نے

مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	سُدًّا	وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سُدًّا	فَاَغْشَيْنٰهُمْ
ان کے آگے سے	ایک دیوار	اور ان کے پیچھے سے ایک دیوار	پس ڈھانک دیا ہم نے انکو

فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝	شَاهَتِ الْوُجُوْهُ	شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
اس لیے نہیں دیکھ سکتے	بدشکل ہوئے چہرے	بدشکل ہوئے چہرے

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ	داہنے ہاتھ کی
بدشکل ہوئے چہرے	پشت ہر بار زمین پر مارے

وَعَنَتِ	الْوُجُوْهُ	لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط	وَقَدْ خَابَ
اور جھک گئے	چہرے	سامنے زندہ قائم رہنے والے کے	اور تحقیق ناکام رہا

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ه	طٰسٓ	طٰسٓمٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ
وہ شخص جس نے اٹھایا ظلم کا بوجھ	طا سین	طا سین میم	حا میم عین سین قاف

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ	لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط	وَقَدْ خَابَ
اور جھک گئے چہرے	سامنے زندہ قائم رہنے والے کے	اور تحقیق ناکام رہا

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ه	طٰسٓ	طٰسٓمٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ
وہ شخص جس نے اٹھایا ظلم کا بوجھ	طا سین	طا سین میم	حا میم عین سین قاف

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ	لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط	وَقَدْ خَابَ
اور جھک گئے چہرے	سامنے زندہ قائم رہنے والے کے	اور تحقیق ناکام رہا

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ه	طٰسٓ	طٰسٓمٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ
وہ شخص جس نے اٹھایا ظلم کا بوجھ	طا سین	طا سین میم	حا میم عین سین قاف

؎ قرآن شریف میں سَدًّا ہے، مگر یہاں سُدًّا پڑھا جائے گا۔ حسن نظامی۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ	يَلْتَقِيَانِ ۙ	بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝
جاری کیا دو دریاؤں کو	کہ باہم ملتے ہیں	ان دونوں میں ایک حجاب ہے کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا

حٰمٓ داہنی طرف کہے حٰمٓ بائیں طرف کہے حٰمٓ آگے کہے حٰمٓ پیچھے کہے حٰمٓ نیچے کی طرف کہے حٰمٓ اوپر آسمان کی سمت کہے حٰمٓ دونوں ہاتھوں پر دم کر کے سر سے پاؤں تک بدن پر پھیرے۔

حُمَّ الْاَمْرُ	وَجَآءَ النَّصْرُ	فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ۝
گرم کیا گیا کام	اور آئی مدد خدا تعالیٰ کی	پس ہم پر فتحیاب نہ ہوں گے ہمارے دشمن

حٰمٓ ۝	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۙ ۝
حامیم	اُتاری ہوئی کتاب ہے	اللہ	غالب جاننے والے کی طرف سے

غَافِرِ الذَّنْبِ	وَقَابِلِ التَّوْبِ	شَدِيْدِ الْعِقَابِ	ذِى الطَّوْلِ ط
بخشنے والا گناہوں کا	اور قبول کرنیوالا توبہ کا	سخت عذاب کرنے والا	قوت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط	اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝	بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا	تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا
نہیں کوئی معبود اسکے سوا	اسی کے پاس ہے ٹھکانا	بسم اللہ ہمارا دروازہ ہے	سورۃ تبارک ہماری دیوار ہے

يٰسٓ سَقْفُنَا	كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا	حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا
سورہ یٰسٓ ہماری چھت ہے	کلمہ کٓھٰیٰعٓصٓ ہماری کفایت ہے	کلمہ حٰمٓ عٓسٓقٓ ہماری حمایت ہے

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ط	وَهُوَ	السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	بعد اس کے سات بار یہ پڑھے
پس جلد کفایت کریگا تجھکو اللہ ان سے	اور وہ	سننے والا جاننے والا ہے	

سِتْرُ الْعَرْشِ	مَسْبُوْلٌ	عَلَيْنَا	وَعَيْنُ اللّٰهِ	نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا
پردہ عرش کا	لٹکا ہوا ہے	ہم پر	اور خدا کی آنکھ	دیکھنے والی ہے ہماری طرف

بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْنَا	وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝
خدا کی قدرت کے ساتھ نہ قدرت پائے گا ہم پر کوئی	اور اللہ ان کے چاروں طرف گھیرا ڈالے ہوئے ہے

بَلْ هُوَ	قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ	فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝	بعد اس کے تین بار یہ پڑھے
بلکہ وہ	قرآن ہے بزرگ	لوح محفوظ میں	

فَاللّٰهُ	خَيْرٌ حَافِظًا ص	وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝
پس اللہ	بہتر ہے نگہبانی کرنے والا	اور وہ بڑا بندہ نواز ہے رحم کرنے والوں میں

پھر تین بار یہ پڑھے	اِنَّ وَلِيِّ َۧ اللّٰهُ	الَّذِيْ	نَزَّلَ الْكِتٰبَ
	یقیناً میرا دوست اللہ ہے	جس نے	نازل فرمائی کتاب

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝	پھر سات بار یہ پڑھے	حَسْبِيَ اللّٰهُ
اور وہ دوست رکھتا ہے نیکوں کو		کافی ہے مجھ کو اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط	عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ	وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝
نہیں کوئی معبود مگر وہ	اسی پر بھروسہ کیا میں نے	اور وہی ہے مالک عرش عظیم کا

پھر تین بار یہ پڑھے	بِسْمِ اللّٰهِ	الَّذِيْ	لَا يَضُرُّ	مَعَ اسْمِهٖ
	ساتھ نام اللہ کے	وہ اللہ	کہ نہیں ضرر پہنچاتی	اس کے نام کے ساتھ

شَيْءٌ	فِي الْاَرْضِ	وَلَا فِي السَّمَآءِ	وَهُوَ السَّمِيْعُ
کوئی چیز	زمین میں	اور نہ آسمان میں	اور وہ سننے والا

	الْعَلِيْمُ ۝	
	جاننے والا ہے	

پھر تین بار	وَلَاحَوْلَ	وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	الْعَلِىِّ	الْعَظِيْمِ ط
یہ پڑھے	اور نہیں ہے بچنا گناہوں سے	اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ	برتر	بزرگ کے

سُبْحٰنَ	رَبِّكَ	رَبِّ الْعِزَّةِ	عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝
پاک ہے	پروردگار تیرا	مالک عزت کا	اس چیز سے کہ وہ بیان کرتے ہیں

وَسَلٰمٌ	عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ج	وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اور سلام ہو	پیغمبروں پر	اور سب تعریف اللہ رب العلمین کیلیے زیبا ہے

پھر تین بار یہ	وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى	عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ	مُحَمَّدٍ
درود پڑھے	اور رحمت نازل فرمائے اللہ تعالیٰ	اپنی بہترین مخلوق پر	جو محمدؐ ہیں

وَّاٰلِهٖ	وَاَصْحَابِهٖ	اَجْمَعِيْنَ ط	بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝
اور انکی آل پر	اور اصحاب پر	سب پر	اپنی رحمت کے ساتھ اے ارحم الرحمین

دعائے اختتام

يَا اَللّٰهُ	يَا نُوْرُ	يَا حَقُّ	يَا مُبِيْنُ	اَكْسِنِىْ	مِنْ نُوْرِكَ
اے اللہ	اے نور	اے حق	اے مبین	پہنا مجھ کو	اپنے نور سے

وَعَلِّمْنِىْ مِنْ عِلْمِكَ	وَفَهِّمْنِىْ عَنْكَ	وَاَسْمِعْنِىْ مِنْكَ
اور سکھا مجھ کو تو اپنے علم سے	اور سمجھ دے مجھ کو اپنی طرف سے	اور سنا تو مجھ کو اپنی طرف سے

وَاَبْصِرْنِیْ بِكَ	اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ	یَا سَمِیْعُ	یَا عَلِیْمُ
اور دکھلا تو مجھ کو ساتھ اپنے	بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے	اے سننے والے	اے جاننے والے

یَا حَلِیْمُ	یَا عَلِیُّ	یَا عَظِیْمُ	اِسْمَعْ دُعَآئِیْ	بِخَصَآئِصِ لُطْفِكَ
اے بردبار	اے بلند مرتبہ	اے بزرگ	سن تو میری دعا کو	اپنی خاص مہربانی سے

اٰمِیْنَ	اٰمِیْنَ	اٰمِیْنَ ۝
میری دعا قبول کر	میری دعا قبول کر	میری دعا قبول کر

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	التَّآمَّاتِ كُلِّهَا	مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط
پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلمات خدا کے	جو پورے کامل ہیں سب کے سب	برائی اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا	مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط
پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلمات خدا کے جو پورے کامل ہیں سب کے سب	برائی اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا	مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط
پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلمات خدا کے جو پورے کامل ہیں سبکے سب	برائی اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے

یَا عَظِیْمَ السُّلْطَانِ	یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ	یَا دَآئِمَ النِّعَمِ
اے بڑے غلبے والے	اے ہمیشہ احسان کرنیوالے	اے ہمیشہ نعمت دینے والے

یَا بَاسِطَ الرِّزْقِ	یَا وَاسِعَ الْعَطَایَا	یَا دَافِعَ الْبَلَایَا
اے فراخ کرنیوالے روزی کے	اے کشادہ کرنیوالے بخششوں کے	اے دور کرنیوالے بلاؤں کے

یَا حَاضِرًا	لَیْسَ بِغَآئِبٍ	یَا مَوْجُوْدًا عِنْدَ الشَّدَآئِدِ
اے وہ ذات کہ حاضر ہے	کسی وقت غائب نہیں	اے وہ ذات کہ موجود ہے سختیوں کے وقت

يَا مُجْمِلَ السِّرِّ	يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ	يَا لَطِيفَ الصُّنْعِ
اے اچھا رکھنے والے بھید کے	اے پوشیدہ مہربانی کرنیوالے	اے پاکیزہ کار

يَا حَلِيمًا	لَا يَعْجَلُ	يَا جَوَّادًا لَّا يَبْخَلُ	اِقْضِ حَاجَتِیْ
اے بردبار	کہ نہیں جلدی کرتا	اے بڑے سخی کہ نہیں بخل کرتا	پوری کر میری حاجت

بِرَحْمَتِكَ	يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
اپنی مہربانی سے	اے زیادہ مہربان مہربانوں سے	اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ	الْمَكْنُوْنِ	السَّلَامِ	الْمُنَزَّلِ
ساتھ تیرے نام کے جو مخزون ہے	پوشیدہ ہے	سلام ہے	اتارا گیا ہے

اَلْقُدُّوْسِ	الْمُطَهَّرِ	الطَّاهِرِ	يَا دَهْرُ	يَا دَيْهَارُ	يَا دَيْهُوْرُ
پاک ہے	پاکیزہ ہے	پاک ہے	اے دہر	اے دیہار	اے دیہور

يَا اَزَلُ	يَا اَبَدُ	يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ ۝	وَلَمْ يُوْلَدْ ۝	وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
اے ازل	اے ابد	اے وہ ذات جو پیدا نہیں ہوئی	اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا	اور نہیں ہے اس کا

كُفُوًا اَحَدٌ ۝	يَا مَنْ لَّمْ يَزَلْ	يَا هُوَ	يَا هُوَ	يَا هُوَ
کوئی ہم جنس	اے وہ ذات کہ اسکو ہمیشگی ہے	یا ہو	یا ہو	یا ہو

مَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	يَا كَانُ	يَا كَيْنَانُ	يَا رُوْحُ
اے وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ	اے ثابت اپنی ذات میں	اے موجود اپنی ذات میں	اے عالم کیلئے روح

يَا كَائِنُ قَبْلَ كُلِّ كَوْنٍ	يَا كَائِنُ	بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ
اے وہ ذات کہ موجود تھی پہلے ہر وجود سے	اے وہ ذات کہ موجود رہیگی	بعد ہر موجود کے

اِهْيًا اَشْرَاهِيًا اَذُوْنِيْ اَصْبَاؤُتْ	يَا مُجَلِّيْ	عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ
(یہ الفاظ عبرانی کے ہیں)	اے روشن کرنیوالے	بڑی بڑی چیزوں کے

سُبْحٰنَكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ	فَاِنْ تَوَلَّوْا
پاکی ہے درگزر کرنے تیرے پر باوجود قدرت تیری کے	پس اگر روگردانی کریں کفار

فَقُلْ	حَسْبِيَ اللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط	عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ	وَهُوَ
تو کہہ تو	مجھ کو اللہ کافی ہے	اسکے سوا کوئی معبود نہیں مگر صرف وہی	اسی پر میرا بھروسہ ہے	اور وہ

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝	لَيْسَ كَمِثْلِهٖ	شَيْءٌ ط	وَهُوَ السَّمِيْعُ
عرش عظیم کا مالک ہے	نہیں ہے اس کی مثل	کوئی چیز	اور وہ سب کچھ سنتا

الْعَلِيْمُ ۝	اَللّٰهُمَّ صَلِّ	عَلٰى مُحَمَّدٍ	وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
جانتا ہے	اے اللہ رحمت نازل فرما	محمدؐ پر	اور آل محمدؐ پر

كَمَا صَلَّيْتَ	عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ	وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	اِنَّكَ حَمِيْدٌ
جیسے کہ رحمت نازل کی تونے	ابراہیم پر	اور آل ابراہیم پر	بیشک تو قابل ستائش

مَجِيْدٌ ۝	اَللّٰهُمَّ	بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ	كَمَا بَارَكْتَ
بزرگی والا ہے	یا اللہ	برکت نازل فرما محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر	جیسے کہ برکت نازل کی تونے

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ	وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	اِنَّكَ حَمِيْدٌ	مَّجِيْدٌ ۝
ابراہیم پر	اور آل ابراہیم پر	بیشک تو قابل ہر ستائش	بزرگی والا ہے

اور روزانہ پڑھنے میں نہ اعتصام کی ضرورت ہے نہ دعائے اختتام کی، مجرد دعائے حزب البحر کو پڑھا کرے، اور جب کوئی مشکل پیش آئے یا حاکم و سلطان کے آگے جانا ہو تو سات بار دعائے حزب البحر پڑھے اور اس کے بعد ایک بار اس دعا کو پڑھے اور حاجت چاہے یا اس حاکم کی مہربانی اللہ سے چاہے۔

دعائے خاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا بُدُّوحُ
شروع بنام اللہ رحمت والے بندہ نواز کے قسم دیتا ہوں تجھ کو اے بُدوح

بِالسَّبْعِ الْهَوَاوِيَّةِ بِالسَّبْعِ الْاَرْضِيَّةِ شُمُوْخُ اَشْمَخَتْ
سات ہواؤں کی اور قسم دیتا ہوں تجھکو سات زمینوں کی شموخ اشمخت

طَآئِشُ طَاشَتْ يَا بُدُّوحُ يَا بَاسِطُ يَا وَدُوْدُ اُبْسُطِ النِّعْمَةَ
طائشُ طاشت اے بُدوح اے کشائش کرنیوالی، اے نوازش کرنیوالی، کھولدے نعمت کو

وَذَلِّلِ النَّكْبَةَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ
اور دور کردے نکبت کو اے حنان اے منان اے اللہ اے اللہ اے اللہ

اِسْتَجِبْ دُعَآئِیْ بِفَضْلِكَ
قبول کر میری دعا کو اپنے فضل سے

ایک دوسرے بزرگ کا ارشاد

مرشد عالم حضرت مولانا سیّد شاہ بدر الدین چشتی قادری سجادہ نشین پھلواری

شریف کے مفصل ارشاد نامے کے بعد ایک دوسرے بزرگ کا ارشاد نقل کیا جاتا ہے اگرچہ اس بعض باتیں وہی ہیں جن کا بیان قبلہ شاہ صاحب کے ارشاد میں آگیا ہے، لیکن میں نے تبرکاً بعینہٖ وبلفظہٖ اس ارشاد کو بھی پورا نقل کر دیا ہے: تاکہ طالب خود ان جدید باتوں کو اخذ کر سکے، جو اس ارشاد میں ہیں۔

یہ ارشاد نامہ حضرت مولانا سید محمد علی صاحب بانی وسابق ناظم ندوۃ العلماء کا ہے جو انھوں نے بمقام بھوپال جناب مولوی نواب سید نورالحسن خاں صاحب کو تلقین فرمایا تھا۔

حضرت مولانا سید محمد علی صاحب کو اس کی اجازت حضرت مولوی شاہ غلام محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی ہے، مولانا سید محمد علی صاحب کے فرمودہ طریق نصاب وغیرہ کو تو لفظاً لفظاً نقل کر دیا ہے، لیکن دعائے حزب البحر اور اعتصام وغیرہ کو طوالت کے سبب چھوڑ دیا گیا، مرشدی حضرت مولانا شاہ بدرالدینؒ کی دعا سے اس دعا میں اگر کچھ الفاظ کم وبیش ہوں گے تو البتہ ان کا ذکر کر دیا جائے گا۔

حضرت مولانا سیّد محمد علی صاحب کا ہدایت نامہ یہ ہے

مشائخ نامدار اور عاملان کامگار نے فرمایا ہے کہ دعائے حزب البحر تمام دینی ودنیاوی مہمات کے لیے مجرب ہے، اگرچہ عامل دعا اور اس کے مقصود میں مشرق اور مغرب کا فاصلہ اور دوری ہو، اسی واسطے اس کو کبریت احمر اور اکسیر اعظم کہتے ہیں، اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس دعا کی دعوت تمام دعاؤں سے افضل ہے، اس لیے کہ جیسے اعمال میں رجعت وغیرہ کا اندیشہ ہوتا ہے، اس میں نہیں ہے، جو شخص اس دعا کا عمل کرنا

چاہیے اس کو لازم ہے کہ کسی بیہودہ اور چھچھوری مراد کے لیے اس کو نہ پڑھے، دعوت دعا کا سلسلہ اس حزب کے صاحب شیخ الشیوخ امام ابوالحسن الحسنی الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے متصل کرنا چاہیے، اور ہر روز دعا شروع کرنے کے وقت ان کی روح پاک کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا چاہیے، اور فقرا و مساکین کو کچھ صدقہ دینا چاہیے اور ہر دفعہ اعتصام اور اختتام کے ساتھ دعا پڑھنی چاہیے، جب عمل کرنے بیٹھے تو مندلہ کے اندر بیٹھے، مندلہ ایک ریشمی حصار کو کہتے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ کالے ریشم کے سات تار لے کر اپنے بیٹھنے کے قابل ان کا ایک گول حلقہ بنایا جائے، اور جب حلقے کے اندر جانے لگے تو اس کا سرا ہٹا کر اندر داخل ہو جائے اور اس کے بعد پھر اس سرے کو دوسرے سرے سے ملا لے، یعنی حلقے کو قائم کرلے، پڑھتے وقت دعا کے الفاظ کو نہایت درستی اور صحت کے ساتھ پڑھنا چاہیے، اور ان تمام شرطوں کا لحاظ رکھنا چاہیے، جو اعمالوں کے لیے مقرر ہیں، اور جب عمل ختم ہو جائے تو حسب توفیق گائے یا بکری یا مرغ ذبح کر کے فقرا میں خیرات کر دے، اس دعا کی اجازت نا اہل کو نہ دی جائے، صاحب حزب کا ارشاد ہے کہ جو شخص تمام شرائط کا لحاظ کر کے اس دعا کو پڑھے گا، جو مراد چاہے گا پوری ہو گی خاص کر جذب دوست، دفع اعدا، شفاء مریض، امن طریق، سلامتی سفر، حفظ کشتی، تسخیر سلاطین وغیرہ، ادائے قرض، کشائش بخت دختراں، حصول تونگری، زیادتی فہم، شرح سینہ، کمال معرفت حق، سلامتی ایمان از غارت شیطان، از بس مجرب و آزمودہ ہے۔ اب ان شرائط اور دعا کو بیان کیا جاتا ہے، جو اس ضعیف (یعنی حضرت مولانا سید محمد علی صاحب) کو پہنچی ہیں، اور وہ چار ہیں۔ اول صغیر، دویم بسیط، سویم کبیر، چہارم اکبر اور اس کی دو قسمیں ہیں، پس چاہیے کہ اگر بہ نسبت صغیر پڑھنا چاہے تو تین روز پڑھے،

اور ہر روز اکیس۲۱ بار، اور اگر بہ نیت بسیط پڑھے تو بارہ۱۲ روز، اور ہر روز تینتیس۳۳ بار، اور اگر بہ نیت کبیر پڑھنا چاہے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ اول تین روز اکیس۲۱ بار روزانہ پڑھے، اور اس کے بعد چالیس۴۰ دن تک چالیس۴۰ بار روزانہ پڑھے۔ اور اگر بہ نیت اکبر پڑھنا چاہے تو تین روز چارشنبہ و پنجشنبہ اور جمعہ کو پڑھے، اور ہر روز ایک سو بیس۱۲۰ بار پوری کرے، یا بارہ ہزار مرتبہ کو اکتالیس۴۱ دن پر تقسیم کرکے پڑھے، بہرحال اگر شرائط کو پیش نظر رکھ کر اس دعا کا عمل حاصل ہو جائے گا، تو بہت جلد کمالِ عمل حاصل ہو جائے گا۔

اگر یہ چاروں پانچوں طریقے میسر ہو جائیں، یعنی مذکورہ پانچوں طریق پر عمل کر لیا جائے، تو عامل اکمل ہو جائے گا، ورنہ کم سے کم پہلے کے دو طریقے یعنی صغیر و بسیط کا تو معمول کر لینا چاہیے، اس کے بعد جس مطلب یا مراد کے واسطے ضرورت ہو، شرائط مذکورہ کی رعایت کے ساتھ تین روز تک اسی تعداد سے پڑھے، انشاء اللہ مطلب پورا ہو جائے گا، اور اگر خدانخواستہ حصول مقصد میں کچھ دیر ہو تو چاہیے کہ دوبارہ تین روز تک پھر پڑھے۔

عمل میں ان سات چیزوں کی رعایت رکھنی چاہیے، اول، یہ کہ جب وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ پر پہنچے تو اس لفظ کے تلفظ یعنی زبان سے ادا کرنے کے وقت اپنی مراد کا خیال دل میں لائے۔ (۲) یہ کہ جب کٓهٰیٰعٓصٓ پر پہنچے تو تین بار اس کو کہے، اور ہر حرف پر دائیں اور بائیں ہاتھ کی انگلی کا ایک ایک حلقہ بنانا جائے۔ یعنی انگلی کو موڑ کر گول کر لے، اور جب[۱] حٰمٓعٓسٓقٓ پر پہنچے تو ان حلقہ شدہ انگلیوں کو ترتیب

---

[۱] حضرت مولانا محمد علی صاحب نے اس ارشاد نامے کے حاشیے پر لکھا ہے کہ اور کسی نسخہ میں لفظ
(باقی ص ۸۴ پر)

کے ساتھ ایک ایک کر کے کھولتا جائے، یعنی جب کٓھٰیٰعٓصٓ پر پہنچے اور اس کو تین بار کہے تو پہلے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کا حلقہ بنائے، اور اس کے بعد بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کا حلقہ اسی ترتیب سے کہ اوّل دائیں پھر بائیں کا بنائے، اور اس کے بعد اس کی برابر والی انگلی کا اسی ترتیب سے، اور جب حٰمٓ عٓسٓقٓ پر پہنچے، تو جس ترتیب سے ان کا حلقہ بنایا تھا، اسی صورت سے ایک ایک کر کے ان کو کھولے، یعنی اوّل چھوٹی اور اس کے بعد برابر والی، پھر اس کے پاس والی کھولے، (۳) یہ کہ جب عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پر پہنچے تو اپنی مراد کا تصور کرے۔ (۴) یہ کہ جب شَاهَتِ الْوُجُوْهُ کے مقام پر آوے تو اپنے دشمنوں کا خیال کرلے، (۵) یہ کہ جب اس مقام پر پہنچے جہاں حٰمٓ سات بار کہی جاتی ہے تو چاہیے کہ پہلی بار حٰمٓ کہہ کر اپنی دائیں جانب دم کرے، یعنی پھونکے، اور دوسری بار بائیں طرف اور تیسری بار آگے کے رخ اور چوتھی دفعہ پس پشت اور پانچویں دفعہ اوپر آسمان کی جانب اور چھٹی مرتبہ نیچے زمین کی طرف اور ساتویں بار خود اپنے تمام جسم پر، مگر یہ خیال رہے کہ چھٹی مرتبہ حٰمٓ کہنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے، اس کے بعد ساتویں مرتبہ حٰمٓ کہے، دعا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنِیْ بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنِیْ بِعَذَابِكَ وَعَافِنِیْ قَبْلَ ذٰلِكَ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِسُوْءِ عَمَلِیْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ وَكُفَّ اَیْدِیْ

(صفحہ ۸۳ سے آگے) حٰمٓ عٓسٓقٓ اس مقام پر نہیں دیکھا گیا اور استادوں سے بھی نہیں سنا، اور اس فقیر کو شیوخ سے پہنچا ہے، کہ کٓھٰیٰعٓصٓ پر انگلیوں کو بند کرنا اور اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ، پر چھوٹی انگلی اور آگے جملوں پر باقی انگلیوں کو کھولنا چاہیے ۱۲

الظّٰلِمِیْنَ عَنِّیْ یَا حَفِیْظُ احْفِظْنِیْ وَیَسِّرْ اُمُوْرِیْ وَحَصِّلْ مُرَادِیْ۔

اس دعا کے پڑھنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا تصور اور اس کی ذات سے خطاب کا خیال ذہن میں ہونا چاہیئے، اس کے بعد ساتویں بار حٓمٓ کہہ کر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے اس کو تمام بدن پر پھیرے، (۶) یہ کہ جب کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا وَ حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا پر پہنچے تو بیان کردہ قاعدے کے موافق انگلیوں کو کھولے اور بند کرے، (۷) یہ کہ جب اختتام کی دعا پوری ہو چکے، تو تین بار آمین کہے، اور ہر بار دایاں ہاتھ زمین پر مارے اور مراد کو ذہن میں لائے، اس دعا کا وظیفہ ایک بار نماز صبح سے پہلے اور ایک بار نماز عصر کے بعد اور ایک باز نماز مغرب و عشاء کے درمیان پڑھنا چاہیے۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب کے مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا ہے کہ صبح کی نماز سے پہلے پڑھنا نہ ہو سکے، تو جمعہ کی نماز کے بعد ایک بار حزب شریف اور فاتحہ، آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر صاحب حزب اور ان کے مشائخ سلسلہ کی ارواح کو بخش دے، اور ان کی برکت سے اپنی مرادمندی کی دعا مانگے

روایت ہے کہ ہر روز یا ہر شب میں ایک بار اس دعا کے پڑھنے کا ورد رکھے تو ہمیشہ خدا تعالےٰ کی پناہ میں رہے گا اور خاتمہ بالخیر ہو گا۔

اگر کوئی بادشاہ یا کوئی دشمن درپے آزار ہو تو اس دعا کو ایک بار پڑھ کر دم کر لے اور ہاتھوں کو تمام اعضائے جسم پر مل لے، خدا نے چاہا تو بادشاہ و دشمن زیر ہو جائے گا۔

اگر درندوں کا خوف ہو، جاتا رہے گا، اور اگر کسی مصیبت میں پریشانی ہو تو ایک صاف ستھرے تخلیئے کے مکان میں غسل کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اس دعا کو

پانچ بار یا سات بار پڑھے مشکل آسان ہو گی۔
اس دعا کو حرز العصریہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی عصر کے بعد جس مقصد کے لیے پڑھے گا پورا ہو گا۔
اور اگر ہمیشہ پڑھنے کا قاعدہ مقرر کرلے گا تو تمام موجوداتِ عالم اس کے تابع فرمان رہینگی اور ہر طرح کے فائدے اس کو پہنچیں گے، اور دین و دنیا کی تونگری حاصل ہو گی۔

طریق دعوت

اب دعوتِ عمل کے طریقے کو معلوم کرنا چاہیے، محبت کے واسطے تین روز تک روزانہ اکتالیس بار گلاب پر دم کرے اور جب وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ پر پہنچے تو ستر بار پڑھے يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط پڑھے اور کہے فلاں بن فلاں کے دل و جان اور تمام اعضاء بدن مغز و استخواں میں فلاں بن فلاں کی محبت ظاہر و طاری فرما۔ ایسی کہ بغیر اس کے ایک لحظہ قرار نہ پا سکے، آمین، آمین، آمین، ہر آمین کے ساتھ ہتھیلی زمین پر مارے، اور اس گلاب کو حفاظت سے اپنے پاس رکھے، جب مطلوب کے سامنے جائے تو تھوڑا چہرے پر مل لے۔
دفع اعداء اور زبان بندی کے لیے تین روز عمل کرنا چاہیے، ہر روز تینتیس ۳۳ مرتبہ پڑھے، اس طرح کہ جب مقام وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا پر پہنچے تو ستر بار اسم يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِىْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ

یَامَاھِرُ، پڑھے اور کہے " الٰہی شر و مکر و قہر فلاں بن فلاں سے بچا، اور اس کو اپنی طرف مشغول کر دے، اور اس کے آنکھ، کان، زبان کو میری طرف سے بند کر دے، اور اس کو جلد ہلاک کر،" اور پڑھے : فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

مریض کی صحت یابی کے واسطے تین روز پچیس ۲۵ بار پڑھے، اور جب مقام بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ پر پہنچے تو ستّر بار وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ پڑھے اور تین بار کہے یَا شَافِیْ فلاں ابن فلاں کو جمیع امراض سے شفا بخش، بحقّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سلامتی سفر کے لیے مسافرت سے پہلے تین روز تک روزہ رکھے اور ہر روز بارہ مرتبہ پڑھے، اور جب مقام بِحَوْلِ اللّٰہِ لَا یَعْدِلُ وَاحِدٌ اَعْلَیْنَا، پر پہنچے تو ستّر بار یَا حَفِیْظُ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پڑھے، روانہ ہونے اور پہنچنے اور کسی خوف کے وقت ایک بار حزب البحر پڑھے۔

حفاظت جہاز و کشتی کے لیے سوار ہونے سے پہلے ستّر بار پڑھے اور جب مقام وَسَخِّرْلَنَا ھٰذَا الْبَحْرَ پر پہنچے تو ستّر بار کہے :۔ الٰہی اپنے آپ کو اور سب مال و اسباب کو تیرے سپرد کرتا ہوں، خیریت کے ساتھ کنارے پر پہنچا۔

اور جب تک جہاز میں رہے، ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھ لیا کرے، اور طوفان کی حالت میں جب تک طوفان رہے، پڑھتا رہے۔

تسخیر سلاطین و حکّام کے لیے تین روز پڑھے، ہر روز اکیس ۲۱ بار، اور جب مقام

کمال معرفت حق و غلبۂ حال کے لیے تین روز پڑھے، اور ہر روز انیس ۱۹ بار، اور جب مقام مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ پر پہنچے تو ستر بار لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھ کر کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَالَ الْمَعْرِفَةِ وَحَقِيْقَةَ الْيَقِيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

برائے سلامتی ایمان از غارت شیطان تین روز پڑھے، ہر روز دس بار، اور جب مقام حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سے الْعَظِيْمُ تک پہنچے تو ستر بار یہ دعا پڑھے، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا صَادِقًا وَّيَقِيْنًا كَامِلًا اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ يَا قَاهِرُ ذَاالْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ۔

بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ بعد ادائے شرائط عروج ماہ میں نہا دھو کر اور پاک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر جس مطلب کے واسطے چاہے بارہ روز تک تینس ۳۳ مرتبہ پڑھے، مراد پوری ہوگی۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سات روز تک اسی طرح پڑھے کہ چھ روز تک اکیاون ۵۱ مرتبہ اور ساتویں دن چودہ بار، گویا اس طرح سات دن میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار پوری ہوجائیگی۔

چشتیہ نظامیہ طریقہ

عمل حزب البحر کا ایک چشتیہ نظامیہ طریقہ مولوی نواب سید نور الحسن خاں صاحب کو حضرت مولانا شاہ محمد زاہد صاحب بلگرامی سے پہنچا ہے، اور ان کو اپنے اجداد سے

حاصل ہوا تھا، جو یہ ہے۔

اول بارہ روز خلوت میں بیٹھنا چاہیے اور ہر روز تینتیس ۳۳ مرتبہ دعا پڑھنی چاہیے، شروع کرنے سے پہلے ایک دائرہ کھینچا جائے جس میں داخل ہونے کا ایسا راستہ رکھیں کہ داخل ہوتے وقت عامل کا رخ قبلے کی جانب ہو، اور جب دائرے میں داخل ہو جائے تو داخلی دروازہ بند کر دیا جائے، یعنی لکیر کھینچ کر اس راستے کو دائرے میں ملا دینا چاہیے، اور جب عمل پڑھ چکے تو فولاد کی چھری یا چاقو سے دائرے کا منہ اپنے باہر نکلنے کے لیے کھولنا چاہیے۔

ورنہ ریشمی ڈورے کا دائرہ بنا لیا جائے، اور دائرہ بنانے کے وقت آیۃ الکرسی پڑھی جائے، اور دوران عمل میں غذا جو کی روٹی ہونی چاہیے، اور صاحب الحزب حضرت ابو الحسنؒ کی روح سے پہلے اپنے خیال میں اجازت لے لینی چاہیے، اور اکل حلال کا اور ترک حیوانات کا خیال رکھنا چاہیے۔

حِزبُ البَحرُ
کا
اردو مفہوم

اب جب کہ طریق دعوت وغیرہ کا مفصّل و مشرح بیان ہو چکا اور دعا حزب البحر مع اعتصام و اختتام وغیرہ کے درج ہو گئی، تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صرف دعائے حزب البحر کا اردو مفہوم بھی لکھ دیا جائے تاکہ جو ناظرین عربی نہیں جانتے ان کو معلوم

ہو کہ دعا کا مفہوم اور حاصل مقصد از روئے معانی الفاظ کیا ہے، کیونکہ جب تک عمل کرنے والے کو دعا کی عظمت لفظی و معنوی اعتبار سے معلوم نہ ہو، اس کے قلب میں پورا خلوص اور ذوق پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اس اشاعت میں لفظی ترجمہ کر دیا گیا ہے، لیکن ترجمۂ لفظی میں عام و خاص طبائع پر عربی عبارت کا وہ زور نمودار نہیں ہو سکتا جو اس مفہوم میں ادا کیا گیا ہے، یہ مفہوم نہ ترجمہ لفظی ہے، نہ نظم ہے، نہ نثر۔ اس میں فقط صاحب حزب البحر کے ذوق قلبی جو انھوں نے عربی عبارت میں ادا کیا ہے، اردو زبان میں اپنی بساط کے موافق میں نے ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض مقامات پر لفظی ترجمے کی رعایت کو ملحوظ رکھا ہے، بعض جگہ اس کو چھوڑ دیا ہے، اور حاصل مقصد لے لیا ہے بعض فقرے قاعدۂ نظم میں آگئے ہیں، اور بعض اس سے علیٰحدہ ہیں۔ کیونکہ میں شاعر نہیں ہوں، میں نے اس میں قرآن شریف کی پیروی کی ہے، کیونکہ اس میں بھی بعض آیات کے جوڑ منظوم ہوتے ہیں۔ اور بعض کے نہیں، اس سے میرا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ نعوذ باللہ میں قرآن شریف کی عبارت سے اپنی عبارت کو تشبیہ دیتا ہوں، مقصود یہ ہے کہ یہ عبارت قرآنی تقلید میں ایک حد تک لکھی گئی ہے۔

اس سے میں نے یہ فائدہ مدنظر رکھا ہے، کہ جو لوگ محض اردو مفہوم کو پڑھیں تو وہ بھی ایک دعا کی صورت میں پڑھی جائے، لہذا کہیں کہیں عبارت کی موزونیت کے لیے کچھ الفاظ مطلب کے سلسلے کی خاطر بڑھا دیئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جس خلوص نیت سے میں نے اس مفہوم کو قلمبند کیا ہے اور جو کیفیت بعض راتوں کی تنہائی میں اس کے پڑھنے سے مجھے حاصل ہوئی ہے دوسرے بھائیوں کو بھی وہ حاصل ہو گی۔ اور مجھ کو وہ اس وقت خاص میں دعائے خیر سے فراموش نہ کریں گے۔

مفہوم یہ ہے

بلندی والے عظمت والے، حلم و دانش والے، تو میرا رب اور کیسا اچھا، تجھ پر بھروسہ کیسا اچھا، جس کو چاہے نصرت دے، تو ہے غالب، تجھ سے رحمت، میری شن، اپنی حفاظت مجھ کو دے، حرکت ہو تو فضل میں تیرے، چپکا رہوں آغوش میں تیرے، بولوں کچھ تو تیرا سہارا، چاہوں کچھ تو اس میں سہارا، شک کی الجھن، وہم کی دھڑکن، الٹے سیدھے ظن کی آفت، سب ہیں دل کے پردے کالے، غیب کے در پر ڈالیں تالے، ان سے بچالے، ان سے بچالے۔

دیکھ تو تیرے مومن کیسے، آن پڑے منجدھار کے اندر، زیر و زبر ہے حالت ان کی، کشتی ان کی ڈوبی ڈوبی، جھوٹے منافق اور وہ بیری، جن کو عداوت تجھ سے بھبڑی، بولی ٹھٹھولی تجھ پر ماریں، نبی پیارے کی ہنسی اڑائیں، اور کہیں سب جھوٹا تھا وہ، جس کا وعدہ رب نے کیا، پکے کر دے قدم ہمارے، اور بھیجدے ہم پر نصرت اپنی، کر دے مسخر موجوں کو، جن سے روانی بحر میں ہے، جیسے مسخر دریا کو موسیٰ نبیؑ کے آگے کیا، آگ کے شعلے اڑتے ہوئے، ابراہیم نبیؑ کے آگے بجھے، جیسے لوہے پتھر کو، داؤد نبیؑ نے موم کیا، جیسے تیز ہواؤں کو، شیطانوں اور جنوں کو سلیمان نبیؑ نے زیر کیا، کر دے مسخر ہم پر بھی، عرشی فرشی دریا سب، ملک کو بھی، ملکوت کو بھی، دنیا کے موجود کو بھی، اور عقبیٰ کے موعود کو بھی، کر دے مسخر ہر شئے کو، اے میرے یکتا مالکِ کل، کاف پکاروں، ہا پکاروں، یا پکاروں یا عین یہیں دیکھوں کس پر تیرا صاد، ہم کو مدد دے اچھے ناصر، ہم کو فتح دے اچھے فاتح۔ بخش دے ہم کو بخشنے والے، رحمت کر اے رحمت والے، رزق عطا کر اچھے رازق، راستہ بنا دے ہدایت کا

پنجہ ہٹادے ظالم کا، بگڑی ہماری ہوابنادے، اپنے گھر کی ایسی ہوادے، رحمت تیری جوش میں آئے، غیبی خزانے خوب لٹائے، اور ہم کو اٹھائے اپنے کرم سے، زندہ رہیں ہم پورے بھرم سے، دین میں اپنے پکے رہیں، اور دنیا میں بھی سچے رہیں، آخری کا بھی دھیان رہے، سالم یہ ارمان رہے، تجھ میں قدرت سب کچھ ہے، تو اگر چاہے سب کچھ ہے، مولیٰ مولیٰ اور بھی سُن، ہم ہیں نرگُن تو باگُن، کاموں میں آسانی ہو، ایسی جیسے پانی ہو، دلوں کی راحت ساتھ رہے، اور جسموں پر بھی ہاتھ رہے، دین سلامت دنیا بھی، گھر میں رفاقت باہر بھی، پردیس میں تو دمساز بنے، اور دیس میں تو ہمراز بنے، جتنے ہمارے دشمن ہیں، قہری طمانچے ان کو لگیں، جن سے ان کے چہرے مٹیں، ایسا غضب ہو ان پر نازل، ہلنے نہ پائیں اپنی جگہ سے، کرنے پائیں وار نہ ہم پر، ایسی قدرت ہم کو عطا کر، اندھا کر دیں اعداء کو، جب نور نہ ہوگا آنکھوں میں، اور قصد کریں گے چلنے کا، تو کیسے چلیں گے سیدھا رستہ، جب تیری نصرت ساتھ رہے، تو دشمن کی کیا ساکھ رہے ایسا دبائیں اس کو ہم، اور قید کریں ایک کونے میں، آگے بڑھے نہ پیچھے ہٹے، ڈگڈا میں بس پڑکے مٹے، صدقہ اس یاسین کا یارب، جس کو کیا قرآن حکیم، کہا جسے تو مرسل ہے، اور راہِ حق کا واصل ہے، عزت رحمت جس کو دی، اور نازل اس پر وحی ہوئی، جس نے ڈرایا قہر سے تیرے، غافل سرکش قوموں کو، وہ قومیں جو بھول میں تھیں، جن کے بڑوں کو خوف نہ تھا، غفلت میں جب دیکھا ان کو، حق کا کلمہ ان سے کہا، جب پورا اس نے قول کیا، اور دل نے سب کے مان لیا، پھر اس پر بھی ضدی منکر ہوئے، اب تو ہی بتا کیا چارہ رہا۔ بس ڈال دے ان کی گردن میں، بھاری بھاری طوق بڑے ٹھوڑی تک جو پھیلے رہیں، اور گردن کو جو قید رکھیں، آگے ان کے پہرہ ہو، اور پیچھے ان کے

پھرا ہو، پھروں میں وہ ویسے گھریں، دیکھ سکیں نہ دنیا کو، شکلوں پر پھٹکار پڑے، اور رسوائی کی مار پڑے، تیرے در سے اے زندہ، تیرے گھر سے اے قائم، اور ذلّت ان کی پوری کر، جیسا انھوں نے ظلم کیا، طٰسٓ، طٰسٓمٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ قدرتِ مخفی مولیٰ نے، دو دریاؤں کو جاری کیا، اور دونوں مل کر بہتے ہیں، پھر برزخ حق نے دونوں کو ملنے سے باہم روک دیا، حٰمٓ کام میں گرمی آئی ہے، اور نصرت رب کی پائی ہے، حٰمٓ پاک خدا ہے اپنا ٹھکانا جس کے نوشتے نازل ہوئے، جس نے خطا کو معاف کیا، سزا میں پکّا، رحم میں اعلیٰ، یعنی خدائے واحد یکتا، اس گھر کو دیکھا کیسا بنا، بسم اللہ کا دروازہ ہے، تبارک کی دیواریں ہیں، یٰسٓ کی برکت چھت میں ہے کٓھٰیٰعٓصٓ اس کی کفایت ہے، حٰمٓ عٓسٓقٓ کی جب حمایت ہے، نام خدا بس کافی ہے، جب عرش کا دامن تھام لیا، اور حق کی نظریں ہم پر پڑیں، پھر کس کی قدرت آگے بڑھے، اور حد میں خدا کی ہم سے لڑے، قرآن میں ایسا لکھا ہے، محفوظ نوشتہ کہتا ہے، اچھی حفاظت مولیٰ کی، جس کی ولایت ازلی ہے، جس نے سنبھالا نیکوں کو، بس اسی پر بھروسہ اپنا ہے، نام ہیں جس کے اثر ہے ایسا، پڑھو اسے تو مٹے ضرر، ساری قوت اس کے بل پر، وہ رب ہمارا عزت والا، حمد ہو جتنی تھوڑی ہے، رحمت اس کے رسولوں پر، پاک نبی محمدؐ پر، اور ان کے سب یاروں پر، آل اور سب گھر والوں پر، رحمت والے مولیٰ کی ؎

حاشیہ

خِنْصَرْ، ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو کہتے ہیں۔ بِنْصَرْ اس کے پاس والی کا نام ہے وُسطیٰ بیچ کی انگلی، سَبَّابَہْ انگشت شہادت، اِبْہَامْ انگوٹھا۔

(۲) دعا میں آیت یٰسٓ شریف کے اندر لفظ سُدًا لکھا گیا ہے، اگرچہ قرآن

شریف میں سداً پڑھا جاتا ہے، لیکن اس مقام پر سُدًّا پڑھنا صحیح ہے، بعض مشائخ مصر و شام نے اس موقع دعا پر بھی مجھ کو سدًا ہی بتایا تھا، مگر عام اجماع سُدًّا پر ہے۔

(۳) نازک اور خاص فکر کی مشکلات میں عمل پڑھا جائے تو کٓھٰیٰعٓصٓ کی تین بار تکرار کرتے وقت حل مشکلات کا پورا تصور ہونا چاہیے، اس لفظ میں عجیب اسرار ہیں، فوراً مشکل آسان ہو گی، ایسا کرنے والا، کبھی محروم و ناکام نہیں رہا۔

(۴) فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا والے فقرے میں لفظ حَافِظًا حمزہ اور کسائی کی روایت کے موافق ہے، حفص نے حِفْظًا روایت کیا ہے، مگر مجھ کو اکثر مشائخ نے حَافِظًا تعلیم فرمایا ہے۔

(۵) جن حضرات نے میرے ہاتھ کے ذریعہ سلسلہ نظامیہ، یا قادریہ، یا شاذلیہ، یا نقشبندیہ، یا سہروردیہ، یا رفاعیہ وغیرہ میں بیعت کی ہے، ان کو اس کتاب کے پڑھنے اور ورد میں رکھنے کی عام اجازت ہے۔

(۶) ہلاکی اعداء کے عمل میں نہایت احتیاط کرنی چاہیے، معمولی رنجش کی بنا پر کسی کو آزار پہنچانا خود ہلاکت و بربادی کا سزاوار ہونا ہے۔

(۷) اعمالِ حُب میں ناجائز جذبات کی غرض کو شامل کرنا ممنوع ہے، اس سے احتیاط کرنی چاہیے ❖ ❖

عام اجازت

ہر آدمی کو خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، اور شرائط پاکی و طہارت کی پابندی کر

سکتا ہو، وردِ حزب البحر کی اجازت دی جاتی ہے، اب مجھ سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ٭٭٭

وصیّت

امام المشائخ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحبؒ نے ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ کا دن گزرنے کے بعد رات کو وصال فرمایا۔ ان کی وصیّت کے موافق اب حزب البحر اور حضرت کے دوسرے مخصوص اعمال و اشغال کی اجازت ان کے فرزند خواجہ حسن ثانی نظامی صاحب سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

تحفے

دعائے حزب البحر کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے بعد خواجہ اولاد کتاب گھر کی طرف سے ناظرین کو مندرجہ ذیل لاجواب تحفوں کی اطلاع دی جاتی ہے۔

اَسرارِ کلام اللہ اور اسمِ اعظم اس کتاب میں امام المشائخ حضرت خواجہ صاحبؒ نے اسمِ اعظم اور کلام اللہ کے تمام خفیہ راز درج کر دیئے ہیں، لیکن اس کتاب کو حاصل کرنے کے لیے یہ شرط ضروری ہے کہ خواجہ حسن ثانی صاحب سے رازداری کا تحریری اقرار کیا جائے۔

ہدیہ :- سات روپے

تعلیم اسرار تصوف } اس میں تعلیم تصوف کا پورا خلاصہ حضرتؒ نے درج کیا ہے اور ان سب اشغال و اعمال اور بھیدوں کو ظاہر کر دیا ہے، جن کو مشائخ برسوں خدمت لیے بغیر نہیں بتاتے۔ ہدیہ :- دو روپے

مفلسی کا مجرب علاج } امام المشائخ حضرت خواجہ صاحبؒ نے اعمال اور دعاؤں کے ذریعے مفلسی دور کرنے کا مجرب علاج بتایا ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ

مرشد کو سجدۂ تعظیم } جن وہابیوں نے خواجگان چشت کے بارے میں اس بنا پر ہتک آمیز فتویٰ دیا تھا کہ ان حضرات کے سامنے تعظیمی سجدے ہوتے تھے ان سب کو امام المشائخ نے قرآن و حدیث کی دلیلوں سے منہ توڑ جواب دیا ہے۔ ہدیہ :- دو روپے

عام فہم تفسیر } امام المشائخ حضرت خواجہ صاحبؒ کے علمی و ادبی کاموں میں یہ تفسیر شاہکار کا درجہ رکھتی ہے، اس سے زیادہ عام فہم اور مفید تفسیر آج تک کسی نے نہیں لکھی، بچے اور معمولی سمجھ کے آدمی تک اس کو پڑھ کر قرآن مجید کی تعلیمات پر عبور حاصل کر لیتے ہیں، اور ان کو صحیح معنی میں قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اور ادبی خوبیوں کا لطف حاصل ہوتا ہے، اس تفسیر میں حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کا پرانا ترجمہ بھی ہے، اور حضرت خواجہ صاحبؒ کا نیا ترجمہ اور تفسیر بھی ہے، صفحات ایک ہزار سے بھی زیادہ۔ زیر طبع۔

ملنے کا پتہ

خواجہ اولاد کتاب گھر، ڈاکخانہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ، نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

فیضان امام المشائخ

شمس العلماء، مصور فطرت امام المشائخ حضرت خواجہ سید حسن نظامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اگر نظامیہ سلسلہ کا مجدّد ثانی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ حضرت نے وقت کے تقاضوں کے موافق جس خوبی اور عمدگی سے وسیع پیمانے پر سلسلے کی تبلیغ کی اس کی مثال حضرت مولانا فخر صاحبؒ کی سی ہے، کہ انھوں نے بھی طویل عرصے کے جمود کے بعد سلسلے کو نئے سرے سے زندہ کیا تھا۔

اعمال و اذکار و اشغال وغیرہ کے معاملے میں مشائخ عام طور سے اتنی احتیاط کرتے تھے کہ بہت سی بیش بہا چیزوں کو یہ اصحاب سینوں میں اپنے ساتھ لے گئے اور عوام الناس ان سے محروم رہ گئے، حضرت خواجہؒ کی سب سے بڑی خوبی جو ان کو دوسرے مشائخ کرام سے ممتاز کرتی ہے یہ تھی کہ انھوں نے اولیاء اللہ کے فیضان ظاہری و باطنی کو محض چند اشخاص تک محدود نہ رکھا، بلکہ ان کے چشمہ سے ہر پیاسے کو سیراب کیا گیا۔

چنانچہ اعمال حزب البحر کے اس ایڈیشن کے ساتھ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقر کے اعمال اور تقدیر بدلنے کا عمل بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ اشاعت بدقسمتی سے اس وقت ہو رہی ہے جب حضرتؒ ہماری ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔

حضرت خواجہؒ کے فیضان کا احسان اتنا بڑا ہے کہ اسکو آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

دعاگو و دعاجو

سید حسن ثانی نظامی

حجرہ قدیم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اعمال سُورۂ فاتحہ

عام فہم تفسیر کے ہر پارے کے ساتھ اس کی خاص خاص آیات کے وہ اعمال جو مجھ کو اپنے سلسلے چشتیہ نظامیہ کے بزرگوں سے پہنچے ہیں اور بزمانۂ سیاحت ہندوستان کے مشائخ قادریہ وسہروردیہ ونقشبندیہ سے حاصل ہوئے ہیں یا مشائخ مصر ومشائخ بیت المقدس ومشائخ دمشق وشام ومشائخ مدینۂ منورہ سے اس وقت حاصل ہوئے تھے، جب میں ان ملکوں میں گیا تھا، درج کیے گئے تھے، ان میں سے یہاں چند لکھتا ہوں۔

بعض مشائخ اس تعلیم کو اور ان اعمال کو مخفی اور پوشیدہ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں. یہاں تک کہ جب میں نے ان اعمال کے شائع کرنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے مجھ کو بھی روکا، اور کہا یہ چیزیں اس طرح عام کرنے کی نہیں ہیں۔ اس سے ان کی بے قدری ہو جائے گی، اور یہ بھی بازار کی ان عام اور خرافات کتابوں کی طرح حقیر و ذلیل ہو جائیں گے. جن کے رسالے پیسہ پیسہ دو دو پیسہ بکتے پھرتے ہیں۔ میں نے کہا بے شک یہ بات اصولاً درست ہے. کہ چھاپے کی چیزیں بہت بے قدری کی نظر سے پڑھی جاتی ہیں۔ اور بزرگوں نے یہ سینہ بہ سینہ راز کبھی اس طرح عام نہیں کیے، لیکن چونکہ یہ اعمال تفسیر کے ساتھ شائع ہوں گے، اس واسطے ان کی ویسی۔ بے قدری نہیں ہوگی، جیسی بازاری کتب اعمال کی ہوا کرتی ہے، اس کے علاوہ میں آج کل کے زمانے میں جب کہ چاروں طرف

بے اعتقادی کا زہر پھیل رہا ہے، اپنے بزرگوں کے یہ ہتھیار عام طور سے ہندو مسلمانوں کو اور ہندوستان کے سب باشندوں کو ہر جگہ علانیہ تقسیم کرنے چاہتا ہوں۔ تاکہ لوگ ان چیزوں پر عمل کریں، اور ان کا اثر دیکھنے کے بعد ان کا اعتقاد درست ہو جائے۔

مجھے سب سے زیادہ اعمال لکھنے کے شروع میں اس بات کا لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لوگ آج کل کے زمانے میں کسب، اور محنت چھوڑ کر انہی اعمال کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، اور انھوں نے یہ خیال قائم کر لیا ہے کہ بغیر محنت اور بغیر ہاتھ پاؤں کی سعی اور کوشش کے محض ان اعمال کی برکت سے ہماری تمام دنیاوی ضروریات پوری ہو جائیں گی، حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے، حکم یہ ہے کہ اپنی ظاہری محنت اور کوشش کو جاری رکھا جائے۔ اور پھر ان اعمال کو بھی پڑھا جائے، تاکہ ان اعمال کی برکت سے سعی اور کوشش میں کامیابی ہو، یعنی ان اعمال کی تاثیر انسان کی ذاتی محنت اور سعی کے بغیر ظاہر نہیں ہوتی۔ کوشش اور محنت انسان کی ہوتی ہے۔ اور ان اعمال کی برکت سے اللہ تعالےٰ اس کوشش اور محنت کو پورا کر دیتا ہے۔

پس ان اعمالِ قرآنی کے پڑھنے والے اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ ان اعمال میں بغیر ان کی ظاہری محنت اور کوشش کے ان کو کوئی اثر اور نتیجہ نظر نہ آئے گا۔

ہر مشکل کی کنجی

سورۂ فاتحہ کے کئی سو اعمال مجھ کو پہنچے ہیں۔ جن میں سے دو چار اعمال کا تجربہ خود مجھ کو اتنا زیادہ ہوا ہے کہ میں پورے یقین، اور وثوق کے ساتھ ان کو نہایت مفید اور تیر بہدف موثر کہہ سکتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے شجرے میں جو مریدوں کو دیتا ہوں، سورۂ فاتحہ کے ایک عمل کا نام "ہر مشکل کی کنجی"، رکھا ہے۔ یہ عمل حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے،

اپنے مرید اور جانشین حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھایا تھا، اور انھوں نے علاوہ صدہا خلفاء کو تعلیم کرنے کے خاص طور سے حضرت خواجہ سید قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تھا۔ اور انھوں نے بھی دوسرے خلفاء کے علاوہ سلطان شمس الدین التمشؒ شہنشاہ ہندوستان اور حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھایا تھا، اور حضرت بابا صاحبؒ نے اپنے مریدوں اور خلفاء کو بھی تعلیم کیا، اور خود اپنے لیے بھی بارہا خود اس کو پڑھا، اور ایک دفعہ اپنی بیماری کے زمانے میں تندرستی کے لیے اپنے خلیفہ اور جانشین حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین رات متواتر پڑھوایا، اور اس کی برکت سے آپ کو صحت ہوئی۔ اور حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر میرے زمانے تک تمام نظامیہ مشائخ اس عمل کو سکھاتے رہے۔ اور خود دوسروں کے لیے اور اپنے لیے کام میں لاتے رہے۔ خود میں نے اس عمل کو اپنی ذات کے لیے اور دوسروں کے لیے جب کبھی پڑھا ہمیشہ مفید پایا۔

ایک دفعہ مجھ پر ایک شخص نے روپے کا جھوٹا دعوے کر دیا تھا، اور قانوناً کوئی بچاؤ میرے پاس نہ تھا، کیونکہ جعل سازی سے بارہ جگہ میرے دستخط بنا لیے گئے تھے فیصلے کی رات کو حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضے کے مغربی پہلو میں بیٹھ کر تمام رات میں نے یہ عمل پڑھا، پچھلی رات کو سو گیا۔ خواب میں دیکھا ایک کالے سانپ نے مجھ پر حملہ کیا ہے، مگر میں نے اس سانپ کو پکڑ کر ہتھیلی میں بند کر دیا ہے، پھر آنکھ کھل گئی دن کو مقدمے کا فیصلہ بالکل خلاف امید میرے حق میں ہوا۔ اور مدعی ہار گیا۔

ایسے ہی اور بہت سے واقعات خود مجھ کو پیش آئے، جن میں اس عمل کی تاثیریں

نے دیکھی، یہاں تک کہ اب میں اس عمل کو بطور سند ان لوگوں کے سامنے جو "عملیات" کے قائل نہیں ہیں پیش کیا کرتا ہوں کہ جس شخص کو تاثیر اعمال کا ثبوت درکار ہو وہ یہ عمل کر کے دیکھ لے، وہ تاثیر دیکھ کر مجبوراً عملیات کی صداقت کو مان جائے گا۔

ترکیب عمل صبح کی سنتیں پڑھ کر فرض پڑھنے سے پہلے اکتالیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بسم اللہ کے ساتھ سورۂ فاتحہ پڑھی جائے، اور چار باتوں کا خاص طور سے خیال رکھا جائے، ایک تو یہ کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا آخری میم اَلْحَمْدُ کے الف لام سے ملا کر پڑھا جائے، اور دوسرے یہ کہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے بعد اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو تین دفعہ پڑھا جائے، اور تیسرے یہ کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھتے وقت اپنے مقصد اور مراد کا تصور کیا جائے، اور چوتھے یہ کہ آخر میں تین دفعہ آمین کہی جائے، یہ عمل بیس منٹ میں ہو جاتا ہے، اس لیے ایسے وقت بیدار ہونا چاہیے کہ فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد بیس منٹ تک یہ پڑھ کر جماعت سے یا ٹھیک وقت فرض کی نماز ادا ہو جائے۔

اگر صبح کی نماز کسی مجبوری کے سبب قضا ہو جائے تو قضا نماز میں بھی سنت اور فرض کے بیچ میں یہ عمل پڑھا جا سکتا ہے۔

اگر کسی شخص کو صبح کے وقت پڑھنا مشکل معلوم ہو تو عشا کی سنتوں اور فرضوں کے بیچ میں پڑھ لے۔ یا مغرب کے فرضوں کے بعد یا عصر کے فرضوں کے بعد یا ظہر کی سنت اور فرضوں کے بیچ میں، یعنی فرضوں سے پہلے پڑھ لے۔

ہر قسم کی دینی اور دنیاوی مہمات اور مرادوں کے لیے یہ عمل مفید ہے۔

دوسرا عمل استخارے کے لیے سوتے وقت ایک سو سترہ مرتبہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ دائیں انگشت شہادت دل پر رکھ کر اور پڑھ کر سو جائے، جس آئندہ بات

کا حال معلوم کرنا مقصود ہو اس کا حال خواب میں معلوم ہو جائے گا

تیسرا عمل طلوع آفتاب اور زوالِ آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر ایک سانس میں سات مرتبہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ یہ تصور کر کے پڑھے کہ میں پروردگار کے سامنے حاضر ہوں، اور اس سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہوں کہ میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھی سے مدد مانگتا ہوں۔

دشمنوں کی یورش یا کسی خاص خوف کے موقع پر یہ عمل مفید ہوگا، بعض اوقات پہلے ہی دن اثر ظاہر ہو جاتا ہے، ورنہ سات روز پڑھنا چاہیے، اثر ضرور ہو گا۔ اِنۡشَاءَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

چوتھا عمل نوچندے بدھ سے لے کر جمعہ تک تین روزے رکھے، طے کا روزہ نہیں ہر شام افطار کر لیا کرے، اور ہر نماز کے بعد پانچ سو سترہ مرتبہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ۔ آہستہ آہستہ یعنی زبان سنبھال سنبھال کر پڑھے، جو شخص ہر مہینے اس کا معمول رکھے گا کبھی رزق کی تنگی نہ ہوگی، اور نماز کا پابند ہو جائے گا اور نماز میں، ذوق پیدا ہونے لگے گا، اور لوگوں کی نظروں میں پڑھنے والے کی عزت اور وقعت بڑھیگی،

پانچواں عمل زوال مہتاب کی تاریخوں میں کورے ٹھیکرے پر کوئلے سے اپنے دشمنوں کے نام لکھ کر اس کے نیچے لکھ دے، غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔ اور اسی طرح سات ٹھیکریاں روزانہ زوال آفتاب کے وقت لکھ کر کنوئیں میں یا ندی میں یا تالاب میں ڈال دیا کرے، یہ عمل چاند کے آخری عشرے میں ہونا چاہیے، سات دن کے اندر دشمن مطیع ہو جائیں گے، یا ان کے شر سے عامل محفوظ ہو جائے گا۔

اعمال سُورۂ بقر

سورۂ بقر کے شروع میں لفظ الف لام میم کے سینکڑوں اعمال ہیں جن میں سے سات یہاں لکھے جاتے ہیں :-

پہلا عمل چاند کی گیارھویں تاریخ سے یعنی بارہویں شب سے لے کر تیرھویں تاریخ یعنی چودھویں رات تک عشاء کی نماز سے صبح کی اذان تک لفظ الٓمٓ پڑھا کرے، اور تین رات میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھ لے، پڑھتے وقت سبز ریشمی ڈورا گلے میں ڈال لے جس میں انیس انیس بار بسم اللہ پڑھ کر ایک ایک گرہ لگائے، اور گرہ لگاتے وقت بسم اللہ دم کی جائے، اس طرح اس ڈورے میں انیس گرہیں ہوں، پڑھنے کے وقت مٹی کے ایک برتن میں پانی بھر کر رکھ لیا جائے، اور جب ایک ہزار کی تعداد پوری ہو تو اپنے ہاتھ کے دسوں ناخون پانی میں ڈبو لیے جائیں، اور جب ایک رات کا عمل یعنی تعداد خواندگی پوری ہو جائے تو سترہ مرتبہ آمین آمین کہہ لیا کرے، تین رات میں اس عمل کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اور پھر جس کام کے لیے سات مرتبہ الٓمٓ کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کام کو پورا کر دے گا، بیماروں پر دم کرنے یا ان کو پانی پڑھ کر دینے یا سات خانے کے تعویذ میں یہ لفظ الٓمٓ لکھ کر دینے سے یقینی فائدہ ہوگا، اگر اس نے زکوٰۃ دے دی ہے تب۔

دوسرا عمل کسی طوفان یا قحط یا وبا کی مصیبت پیش آئے تو بہت سے آدمی مل کر سوا لاکھ مرتبہ زعفران اور کیوڑے سے الٓمٓ لکھ کر وہ کاغذ جن پر یہ لفظ لکھا گیا ہو پانی کے ایک بڑے برتن میں ڈال دیں، بارش کا طوفان ہو تو وہ پانی

مکانوں کی چھتوں پر ڈالا جائے۔ اور بارش نہ ہونے کی تکلیف ہو تو وہ پانی کھیتوں میں ڈالا جائے، اور وبا پھیلی ہو تو وہ پانی تندرستوں اور بیماروں کو پلایا جائے، اور ان کے گھروں کے دروازوں اور دیواروں اور بستروں پر چھڑکا جائے۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ جن باغوں اور کھیتوں میں وبائی کیڑے لگ جاتے ہیں وہاں بھی یہ پانی چھڑکنا مفید ہوگا۔

تیسرا عمل تہجد کے وقت نفلوں کے بعد ایک سو سترہ مرتبہ الٓمٓ بلند آواز سے پڑھا جائے، مگر ہر حرف کو علیحدہ علیحدہ زبان سے ادا کرنا چاہیے۔ جب الف کہے تو داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت اپنے سینے کے دائیں رخ پر رکھے، اور جب لام کہے تو وہی انگلی اپنے سینے کے بائیں طرف دل کے اوپر رکھے، اور جب میم کہے تو وہی انگلی زور سے آنکھیں بند کر کے اپنے ماتھے پر رکھے۔ اگر یہ عمل چالیس دن بغیر ناغہ کیے پورا کر لیا جائے تو پڑھنے والے کو ظاہری اور باطنی بہت سے فائدے ہوں گے خصوصاً اس کے دل میں اللہ اور رسولؐ کی محبت پیدا ہوگی اور چالیس دن کے بعد وہ جب کسی بیمار کو دم کرنا چاہے تو انگلی کے وہی اشارے کر کے آہستہ آہستہ جس کو کوئی دوسرا نہ سن سکے، سات مرتبہ الٓمٓ پڑھ کر دم کر دے، خدا نے چاہا فائدہ ہوگا۔

چوتھا عمل زرد رنگ کے ریشمی کپڑے پر پانچ دفعہ سرخ رنگ کے ریشمی ڈورے سے لفظ الٓمٓ کاڑھا جائے، اور پھر وہ کپڑا کسی مریض دق کے گلے میں ڈال دیا جائے، اگر بیماری تیسرے درجے تک نہیں پہنچی ہے، تو مرض یقیناً جاتا رہے گا، مگر یہ عمل وہی شخص کر سکتا ہے جس نے سوا لاکھ خواندگی کی زکوٰۃ دے دی ہو۔"

پانچواں عمل اگر کوئی شخص جائز محبت کے لیے موثر عمل حُب چاہتا ہو تو سات روز تک روزہ رکھے اور دودھ چاول سے افطار کرے، اور سات دن تک کوئی نمکین غذا نہ کھائے، نہ نمک چکھے، اور ایک لاکھ سترہ ہزار مرتبہ لفظ الٓمٓ

پڑھے اور اول آخر ہر روز سات سات مرتبہ بحرمت یوسف علیہ السلام پڑھ لیا کرے، ساتویں دن مصری کی سات چھوٹی چھوٹی ڈلیوں پر دم کر دے، پھر یہ ڈلی اگر جائز مطلوب کو کسی طریق سے ایک بھی کھلا دی جائے گی تو وہ دیوانہ اور شیفتہ ہو کر تابعدار ہو جائے گا، مگر یہ یاد رہے کہ کسی ناجائز کام کے لیے ہرگز ہرگز اس کو نہ کیا جائے ورنہ بہت نقصان کا اندیشہ ہے۔

یہ عمل رات کے وقت پڑھا جائے گا، عامل پڑھتے وقت سوئی سے سلا ہوا کوئی کپڑا نہیں پہن سکتا۔ جہاں عمل پڑھا جائے روشنی خوب صاف ہونی چاہیے، اور ہر رات گلاب کے تازہ پھول سات عدد جن کا رنگ گلابی ہو ایک سفید رکابی میں سامنے رکھے رہیں اور عامل نظریں جمائے ہوئے برابر ان کو دیکھتا رہے۔

چھٹا عمل انار کے درخت میں جب پھل پیدا ہوں اور انار بڑے بڑے ہو جائیں تو ہر پھل پر سیاہ روشنائی سے سترہ جگہ الٓمٓ لکھ دیا جائے اور پھر تین رات دن ان پھلوں کو درخت میں لگا رہنے دیا جائے، اس کے بعد ان کو توڑ کر استعمال کیا جائے، مگر ان کے چھلکے ایسی جگہ نہ ڈالے جائیں جہاں وہ پیروں میں روندے جائیں، اور ان کی بے ادبی ہو، یہ پھل جس بچے کو کھلائے جائیں گے، اس کا ذہن کھل جائے گا، اور اس کی زبان کا تو تلا یا ہکلاپن بھی جاتا رہے گا۔

اور جس بچے کو جگر کی بیماری ہو گی اس کو بھی اس انار کا کھانا فائدہ دے گا، اور جس ماں کے دودھ کم ہو وہ بھی یہ انار کھا سکتی ہے، خدا نے چاہا دودھ پیدا ہونے لگے گا۔

ساتواں عمل اگر کسی شخص کے ہاں چوری ہو جائے اور کسی خاص شخص یا اشخاص پر شبہ ہو تو چھری کے ایک رُخ پر سات جگہ الٓمٓ لکھ دو اور دوسرے

رُخ پر اس شخص یا اشخاص کے نام لکھ دو، پھر اس چھری کا پھل گرم چولہے میں دبا دو، اور تین رات دن دبائے رکھو، خدا نے چاہا پہلے ہی دن یا تین روز کے اندر چور کو خون کے دست آنے لگیں گے، اور وہ بے قرار ہو کر چوری کا مال واپس کر دے گا مگر چھری پر اس شخص سے لکھوانا چاہیے جو اس کی مذکورہ بالا طریقے سے زکوٰۃ دے چکا ہو۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ سات خانے کے نقش میں زکوٰۃ دینے والا عامل الٓمّٓ کی خانہ پُری کرے اور پھر نمک کی سات کنکریوں پر سترہ بار الٓمّٓ پڑھ کر دم کرے، اور پھر جن لوگوں پر چوری کا شبہ ہو ان کے نام لے کر نمک اور نقش پانی کے ایک کورے برتن میں ڈال دے، نمک کے گھلتے ہی چوروں کو تکلیف شروع ہو گی اور وہ چوری کا مال واپس کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

تیسری ترکیب یہ ہے کہ لوہے کے پترے پر سات خانے کے نقش میں الٓمّٓ کندہ کرایا جائے اور اس کو کسی خشک کنویں یا خشک باؤلی میں ڈال دیا جائے، ڈالتے وقت ان لوگوں کے نام لیے جائیں جن پر چوری کا شبہ ہو، خدا نے چاہا بہت جلد چوری کا مال مل جائے گا۔

سِرٌّ وَاحِدٌ اَسْرَارُ کَلَامُ اللہِ

کلام الٰہی کے اسرار کا ایک سر

کُل اولاد آدم کی

تقدیر بدلنے کا بھید

شیخ مشائخ مدینہ منورہ حضرت مولانا سید حمزہ رفاعیؒ نے ۱۹۱۱ء میں حضرت خواجہ حسن نظامی دہلویؒ کو بتایا، اور حضرت خواجہ صاحب نے محرم ۱۳۶۶ھ مطابق دسمبر ۱۹۴۶ء میں خاص خاص محرم راز ہندوستانی مردوں اور عورتوں کے لیے قلمبند فرمایا۔

درس حرم اطہر محمدؐ رسول کل عالم
بسم آمر کن و بروح مامور اعظم

یہ لوح اسرار خاص ہے جو حرم اطہر رسول الکل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت خواجہ حسن نظامی دہلویؒ کو مرشد کامل عارف اکمل سیدی و مولائی حضرت مولانا سید حمزہ رفاعیؒ نے عطا فرمائی تھی۔

صوت خفی میں ارشاد ہوا

پڑھ، اے روحانی فرزند کلام اللہ، پارہ ۳۰، سورۂ قدر حضور قلب اور توجہ باطن سے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ج صلے

نازل کیا ماجناب نے ان اسرار کو قدر (یعنی تقدیر) کی رات میں

وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ط

یہ کون بتا سکتا ہے؟ تجھ کو سوائے ماجناب کے قدر کی رات کا بھید

لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ط

قدر یعنی تقدیر بنانے کی رات بہتر ہے، ہزار مہینوں سے

تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا

قدر کی رات میں نازل ہوتے ہیں فرشتے اور روح (کامل)

بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ لا سَلَٰمٌ قف

وہ سب اپنے رب کی اجازت سے (بناتے ہیں) ہر طرح کی سلامتی والی (تقدیر)

هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ

اللہ کی اجازت سے فرشتوں اور روح کامل کی تقدیر بنانے کی رات طلوع فجر تک رہتی ہے
علم شریعت کے مفسران آیات کی تفسیر بیان کرتے وقت کہتے ہیں، اللہ نے قرآن کا ذکر کیا ہے کہ قرآن قدر والی رات میں ہم نے نازل کیا تھا۔ اور قدر کی رات ہزار مہینوں سے افضل ہوتی ہے' اور قدر کی رات کو آسمان سے فرشتے اور روح نازل ہوتی ہے اور اللہ کی اجازت سے فرشتے اور روح تقسیم کرتے ہیں ہر قسم کی سلامتی' اور یہ رات طلوع فجر تک رہتی ہے۔
علم شریعت کے مفسر یہ بھی کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

مگر سن، اہل باطن کی تفسیر، اے مرد حق کہ قدر اور تقدیر ایک ہی چیز ہے اور قدر کی رات عارفین اسرار کے مشاہدے میں تقدیر بنانے کی رات ہے' اور رات سے مراد تجلی ذات بشکل ظلمت و تاریکی ہے' کعبے پر کالے رنگ کا غلاف اسی لیے ڈالتے ہیں کہ ذات الٰہی کی تجلی پردہ پوش اور ستار العیوب ہے جو شان تاریکی میں ظہور کرتی ہے، جس نے کائنات کی تکوین کے وقت لفظ "کُن" کہا تھا، اور "کُن" کہتے ہی کائنات نمودار ہو گئی تھی۔ اور کائنات کی نمود کے فوراً ساتھ ہی کائنات کی ہر چیز کی تقدیر بھی بن گئی تھی وہ تقدیر تیرے رب کا تخمینہ اور اندازہ تھا' اور اس نے دنیا کی ہر چیز ایک تخمینے اور اندازے سے پیدا کی تھی اور انسان بھی چونکہ کائنات کی ایک شے ہے اس لیے وہ بھی ایک قدر اور اندازے اور تخمینے سے بنایا گیا تھا، اور وہ اندازہ اور تخمینہ وقت ظہور "کُن" سے وقت فنائے کامل تک ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اس تقدیر میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی، اس واسطے اللہ نے فرمایا۔ لَا تَبۡدِیۡلَ

لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ" اللہ کے کلمات تقدیر بدلا نہیں کرتے۔ لیکن پارہ ۱۳ سورہ رعد میں اللہ نے یہ بھی فرمادیا ہے۔ "یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ" البتہ اللہ چاہے تو تقدیر کے نوشتے کو کاٹ سکتا ہے اور مٹا سکتا ہے، اور بدل سکتا ہے، اور اسی تبدیلی قسمت وتقدیر کے عملی اسرار اس سورۂ قدر میں ارشاد ہوئے ہیں۔

سورۂ قدر میں فرشتوں اور روح کے نازل ہونے کو ایک کلمے میں اس لیے جمع کیا گیا ہے کہ عارف حق کی روح اور اس کی ملکوتی قوتوں کا اللہ کی اجازت سے تقدیر بدلنے اور بُری قسمتوں کو اچھا بنانے کا ظاہر کرنا مدّنظر تھا۔

پس عارف حق اپنی طاہر و کامل روح اور ملکوتی قوتوں سے باجازت تجلیات ربّانی ہر انسان کی تقدیر بدل سکتا ہے۔

مجازی انوار کی راتیں

ہر مہینے کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تین راتیں مجازی انوار کی راتیں ہیں، ان راتوں میں تقدیر بدلنے کا عمل پڑھنا چاہیے، سورۂ قدر کے ۴ الفاظ مِنۡ ، کُلِّ ، اِمۡرٍ ، سَلٰمٌ لفظ کن کا آئینہ ہیں۔ اور ان چار کو وجودِ انسانی کے عناصر اربعہ کا حاکم بنایا گیا ہے، اور نو ہزار نو کا عدد ان کا برزخ قرار دیا گیا ہے، جو مرد حق کلمات اربعہ عناصر کا عامل بننا چاہے، اس کو ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخوں کی ہر رات یہ چار کلمے "مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ سَلٰمٌ" تین ہزار تین بار پڑھنے چاہییں۔ تین رات میں عمل کا نصاب نو ہزار نو ادا ہو جائے گا، اس کے بعد عامل کو ہر رات سوتے وقت ۹ بار یہ کلمات پڑھ لینے کافی ہوں گے، چپ کا روزہ صرف عمل پورا کرنے کی تین راتوں میں رکھنا ہوگا ہمیشہ نہیں البتہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخوں میں ہر مہینے کی تین راتوں میں یہ کلمات نو سو بار پڑھنے لازمی ہوں گے۔

عامل ہو جانے کے بعد

جب کوئی عورت مرد تین راتوں میں یہ عمل پورا کرلے تو وہ دوسروں کی تقدیر بدلنے کے لیے یہ کلمات نو بار اس تصور اور یقین کے ساتھ پڑھے کہ میری روح اور میری ملکوتی قوتیں اللہ کی اجازت سے قسمت اور تقدیر کی غیر سلامتی کو ہر طرح کی سلامتی سے بدل رہی ہیں، اور جب ان کلمات کو نویں بار زبان سے نکالے تو یہ یقین کرلے کہ تقدیر بدل گئی، اسی طرح یہ عمل نو دن لگاتار کیا جائے۔

حمل کے وقت یہ عمل زیادہ مفید ہوتا ہے۔ مگر حمل کے وقت ان عورتوں سے عمل کرایا جائے جو ان کلمات کی عامل ہوں، اور اگر کہیں عورت عامل نہ ہو تو وہ مرد عامل پردے کے باہر بیٹھ کر عمل کرے، عامل کو عمل کے وقت ایک سانس میں دوبار یہ چار کلمے پڑھنے ہوں گے، اور نویں بار ایک سانس میں صرف ایک بار یہ کلمات پڑھنے چاہئیں، نومولود بچوں کے سامنے بھی نو دن تک یہ عمل پڑھنا چاہیے، اس سے ان کی

تقدیر کی برائیاں دور ہو جائیں گی

بڑی عمر کے مردوں اور عورتوں اور بچوں کی تقدیر بھی اس عمل سے بدلی جاسکتی ہے، عمل کی ترکیب سب کی یکساں ہے جو مذکور ہوئی۔

کوئی عامل نذر نیاز لیے بغیر عمل نہیں کرسکتا۔ یعنی ہر عمل کے وقت نو پیسے یا نو آنے یا نو روپے لینے ضروری ہیں۔ اور یہ نذر نیاز آدھی کسی دینی کام میں خرچ کی جائے اور آدھی عامل اپنے ذاتی خرچ میں لاسکتا ہے۔

اس عمل کی اجازت مجھ سے یا حضرتؒ کے ان خلفاء سے لی جاسکتی ہے جن کو حضرتؒ نے اجازت دی تھی، کہ وہ جس کو اس عمل کا اہل سمجھیں اجازت دیں۔

سید حسن ثانی نظامی